

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_228196**

UNIVERSAL  
LIBRARY

228196







واقعاتِ عالمگیری



هُوَ السُّلْطَانُ

# واقعاتِ عالمگیری

مصنف

عاقل خان رازی متوفی ۱۰۸۰ھ بمبئی

بسعی

احقر العباد محمد عبد اللہ چغتائی عفی عنہ

امید ہے کہ ناشر حضرات مولف کی محنت و کاوش کو مد نظر

رکھ کر جملہ حقوق اشاعت کو اس کے حق

میں محفوظ تصور فرمائیں

گے

مسبوعہ ایکسپریس ایڈیٹوریل ٹرسٹ پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور باہتمام چوہدری محمد اسلم پرنٹر

## مقدمہ

واقعاتِ عالمگیری عالمگیرِ اعظم کے ابتدائی حالات کے متعلق ایک نہایت اہم تاریخی مسودہ ہے۔ بالخصوص تختِ سلطنت کے لیے کشمکش کی ایک بہت عمدہ اور نرب سرگذشت ہے۔ علامہ شبلی مرحوم کی کتابِ عالمگیری پر ایک سرسری نظر میں اس تاریخی مسودہ سے کافی استفادہ کیا گیا ہے۔ مختلف کتابوں میں واقعاتِ عالمگیری کے اتنے مختلف نام ملتے ہیں کہ انسان کوئی ایک نام متعین کرنے میں حیران رہ جاتا ہے۔ مثلاً

- ۱۔ واقعاتِ عالمگیری
- ۲۔ ظفر نامہ عالمگیری
- ۳۔ حالاتِ عالمگیری
- ۴۔ وقائعِ عالمگیری
- ۵۔ اقبال نامہ عالمگیری

۱۰۔ فہرستِ مخطوطات کیمبرج ۱۷۷۱ء + ظفر نامہ بادشاہِ عالمگیری مکتوبہ ۲۵ ص ۱۹۱۱ از محمد اکرم و محمود حسین محض ڈاکٹر بروکس کے تنقیر میں سی خاں کی طرف منسوب کیا۔

۱۱۔ فہرستِ مخطوطات برٹش میوزیم ۲۶۲۳۴

۱۲۔ فہرستِ مخطوطات فارسی انڈیا آفس ص ۶۰-۳۴۵

۱۳۔ فہرستِ کتب فارسی پبلک لائبریری پنجاب کے نسخہ ۱۷۷۱ء کے اخیر میں یوں لکھا ہے: تمام شد اقبال نامہ حضرت شہنشاہِ اراک نامہ معرفت نثار اورنگ زیب عالمگیری..... کہم الہی بت تاریخ ۱۶۱۱ھ (۱۷۱۱ء) صفحہ ۱۷۱۱

۶۔ اورنگ نامہ عالمگیری

میں نے علامہ شبلی مرحوم کے تتبع میں ہی نہیں بلکہ اس کا اصل نام و اقوات عالمگیری انتخاب کیا۔  
اس کتاب کا مصنف عاقل خان میر عسکری خانی رازی بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن عجیب بات  
یہ ہے کہ عاقل رازی کا ذکر جہاں کہیں آیا ہے اس کے ضمن میں اس کی دوسری تصانیف کے نام تو ملتے  
ہیں مگر اس تصنیف کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ صرف صاحب منتخب الیاب نے اپنی کتاب میں جب تک تحت  
نیشینی کے تحت میں یوں لکھا ہے۔

اما عاقل خان خانی در واقعات عالمگیری تالیف خود بہ شرح و بسط ذکر کردہ .....

بعض نے اس کتاب کو امیر خاں صوبیدار کابل کی طرف منسوب کر دیا ہے مثلاً ڈاکٹر ریو  
نے برٹش میوزیم کی فہرست مخطوطات فارسی میں واقعات عالمگیری کو پہلے امیر خاں مذکور کی تالیف  
بتایا ہے پھر جہاں عاقل رازی کی مشہور ہر ماہ اور اورنگ نامہ ذکر کیا ہے وہاں اس نے بھی عاقل  
رازی ہی کی تصنیف قرار دیتے ہوئے اپنے پہلے تراجم کی غلطی کا اقرار کیا ہے۔ حیدرآباد کے  
کتب خانہ آصفیہ میں واقعات عالمگیری کے دو تین نسخے ہیں جن میں سے ایک ۱۹۱۷ء کا  
کتابت شدہ ہے۔ اسے امیر خاں صوبیدار کابل کی تصنیف بتایا گیا ہے۔ ایک نسخہ جس کا آخری حصہ  
ناقص ہے محمدالحی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ایک اور نسخہ آداب عالمگیری کے ساتھ جلد

دقیقہ صفحہ ۷۰) اس نسخہ کو ہم بہت دیر تک محض نام کی وجہ سے دنیا بھر میں ایک ہی تصور کرتے رہے،

۷۔ میرا پتا ذاتی نسخہ جس کے اخیر یوں لکھا ہے۔ اورنگ نامہ مصنفہ میرزا عاقل۔

۸۔ منتخب الیاب ص ۳۲ جلد دوم۔

۹۔ فہرست برٹش میوزیم ۱۹۳۷ء۔

۱۰۔ فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد ص ۶۶ و ۶۷۔

پنجاب یونیورسٹی کے فہرست نگار نے بھی اپنے ہاں کے نسخہ کو امیر خاں مذکور کی طرف منسوب کیا ہے۔ بعض مؤلفین نے اپنی تالیفات میں جہاں عاقل خاں رازی کی مشنریات کا ذکر کیا ہے وہاں قاضی عالمگیری اور ظفر نامہ عالمگیری اس کی دو الگ الگ کتابیں قرار دی ہیں۔

عاقل خاں رازی کے حالات مختصراً یہ ہیں :-

نام میر عسکری قوم سید خواف خراسان سے تھا۔ اورنگ آباد میں پیدا ہوا شاعر تھا اور اپنے پیر و مرشد شیخ برہان الدین رازاکی کی نسبت سے راز تخلص کرتا تھا۔ عالمگیر کا خاص رفیق تھا جس نے اس کی حُسن کا رُکڑگی سے خوش ہو کر اسے عاقل خاں کا خطاب دیا۔ ۱۰۹۱ھ میں اسے دہلی کا حکم مقرر کیا گیا تھا۔ عالمگیر کی ایک تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ عاقل خاں نے دہلی کی صوبہ داری کے زمانہ میں شاہی منصب کو ترک کر کے گوشہ نشینی کی درخواست پیش کر دی تھی چنانچہ تحریر مذکورہ ظہور ہے۔

”جواب عرضی عاقل خاں مہذبہ دار دہلی کہ درباب ترک منصب نوشتہ صادر شدہ حقوق متد

ہائے سابقہ نظر ہشتہ ہر گاہ گوشہ خاطر خود را کہ معدن لطف و مخزن عنایت است باں

فردوی بردہ یا شتم کلام شہ با از رخ اہن دریافت با وجود این عنایت لطف بے اندازہ اگر ترک و گوشہ

نشینی راضی اندالتما میں قدیم الخیرت قبول خواہم کرد و دوازہ ہزار روپیہ سالانہ مقرر خواہند شد

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ ترک منصب اور گوشہ نشینی کی درخواست صرف خدا پرستی

اور وقار و نبوی خود لب بوشنگی کا نتیجہ تھی۔ عالمگیر کے دل پر عاقل کی خدمات کا بے حد اچھا اثر

تھا اور وہ عاقل سے اتنا خوش تھا کہ عنایت و لطف بے اندازہ کے باوجود اس کی خواہش ترک

۱ اور ٹیل کالج پرمیگزین۔ اگست ۱۹۲۶ء۔ ۵۴

۲ معارف جولائی ۱۹۲۹ء مضمون نصیر الدین ہاشمی صاحب۔

۳ ثقہ جات عالمگیری ورق ۵۲ کتب خانہ آصفیہ ۱۳۵۱ء انوار۔

منصب کو رد نہیں کرتا اس پر ناراض نہیں ہوتا بلکہ اس کی سابقہ خدمات کا ذکر کرتا ہوا بارہ ہزار روپیہ سالانہ وظیفہ دینے کا وعدہ کرتا ہے۔

عاقل خاں نے ۱۸۰۸ء میں دہلی میں وفات پائی اور میں اُسے دفن کیا گیا۔ نہایت مخیر اور کرمی الصفات تھا یہ

اس کے علمی کارناموں میں اس کی مثنویات ہیں مثلاً مثنوی ”مہر و ماہ“ جس کے متعدد نسخے ملتے ہیں مدت ہوئی یہ لکھنؤ میں چھپ بھی چکی ہے دوسری مثنوی شمع و پرواز یا قصتہ پر ماوت ایک دیوان بھی ہے۔ عاقل خاں کا مندرجہ ذیل شواہد مرتبہ عالمگیر کے سامنے پڑھا گیا تو اس کے اعادہ کی فرمائش کی اور پوچھا یہ کس کا شعر ہے

عشق چہ آساں نمود آہ چہ دشوار بود  
ہجر کہ دشوار بود یا چہ آساں گرفت  
واقعات عالمگیری کے اہم مضامین یہ ہیں :-

۱۔ عالمگیر کی پیدائش۔

۲۔ شاہ جہان نے اپنی اولاد میں صدیوں کی حکومت جس طرح تقسیم کی اس کی تفصیل۔  
۳۔ دکن پر حملے۔

۴۔ شاہ جہان کی بیماری

۵۔ دار شکوہ کی حرص سے بھری ہوئی تجاویز۔

۶۔ شاہ جہان اور عالمگیر کی خط و کتابت اور شاہ جہان کا قلمہ نشین ہونا۔

۷۔ شجاع اور عالمگیر کی جنگ۔

۱۷ معاشرۃ الامراء ۸۲۱ جلد دوم

۱۸ فہرست شاہان اودھ ۷۷۷-۷۷۸ اور مہر و ماہ کے نام سے پہلی مثنوی غالباً ترکی زبان مسئلہ میں لکھی گئی۔

۸۔ جمہیہ کے قریب داراشکوہ کی دوبارہ ہزیمت اور گرفتاری۔

۹۔ شہزادہ محمد سلطان کا بنگالہ پر حملہ۔

۱۰۔ شاہ جہان کی وفات اور اس کا جنازہ۔

اب ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ کتاب کے متعدد نام کیونکر تراشے گئے۔ میری ناچیز رائے یہ ہے کہ مصنفین و مؤلفین عام طور پر اپنی کتابوں کے مقدمات میں کتاب کے نام موضوع اور غرض و غایت تالیف بیان کر دیتے ہیں۔ لیکن عاقل کی زیر بحث تالیف میں کہیں اس کا نام واضح نہیں کیا گیا۔ اس بنا پر مختلف اشخاص نے اپنے خیال کے مطابق الگ الگ نام تراش لیا۔ ممکن کہ شروع میں عاقل خاں کا ارادہ ہو کہ عالمگیری کے مکمل حالات لکھ دیے جائیں۔ لیکن بعد ازاں یہ ارادہ فسخ ہو گیا اور کتاب غیر مکمل ہونے کی وجہ سے بے نام رہ گئی۔ یا یہ ہے کہ عاقل خاں نے اپنی جانب سے ایک غیر جانبدارانہ بیان جنگِ تخت نشینی کے متعلق بطور یادگار کے قلمبند کیا اور حالات کے اعتبار سے اس بنا پر اپنا نام یا دیگر ضروری مقدمات کی ضرورت نہیں سمجھی اور اسے محض اس کا معاصر حوائی خاں مولف منتخب الیاب ہی جانتا تھا جس نے اپنی تالیف میں بیان کیا ہے۔ یہاں شائع کردہ متن و اقتباسات عالمگیری ذیل کے تلمیحی نسخوں پر مبنی ہے جن کے لیے مختلف مندرجہ نشان و وضع کیے گئے ہیں تاکہ نسخوں کے فوق مندرجہ حواشی کو سمجھنے میں سہولت ہو۔

(ا) نسخہ ملوکہ پروفیسر سراج الدین آزاد گورنمنٹ کالج پسرور۔

(ب) نسخہ ملوکہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور۔

(ج) مولف کا ذاتی نسخہ۔

(د) نسخہ ملوکہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔

اول متن کو پنجاب پبلک لائبریری کے نسخہ اقبال نامہ عالمگیری سے نقل کیا گیا تھا جس کو

نظر ثانی کے بعد پنجاب یونیورسٹی اپنے ذاتی اور پروفیسر آڈر کے نسخوں سے مقابلہ کیا گیا۔ جب میں یورپ میں ۱۹۳۲ء میں تھا تو وہاں قریب قریب ہر کتب خانہ میں اس کے نسخے دیکھو لیکن یہاں شائع کردہ متن جنھن متذکرہ بالاسنخوں پر ہی مبنی کیا گیا ہے کیونکہ ایسی صورت میں کسی نتیجہ پر پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

میں نے ایک مضمون روزنامہ انقلاب مورخہ یکم جولائی ۱۹۲۶ء میں بعنوان عالمگیر اعظم کی سیرت کے صحیح نسخہ لکھا تھا جو اصل میں علمی دوست مولانا غلام رسول ہر صاحب میرا انقلاب کی اعانت سے شائع ہوا تھا اس مضمون میں اس نسخہ کی اہمیت پر خاصی روشنی ڈالی گئی تھی۔ میرا اس وقت بھی ارادہ تھا کہ مسئلہ تخت نشینی پر ضروری صحیح مسودات کی مدد سے لکھنا چاہیے۔ کیونکہ عام طور پر لکھنے والوں نے عالمانہ دیانت سے کام نہیں لیا۔ لہذا میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس واقعات عالمگیری کو ہی شائع کر دیا جائے تاکہ اہل علم و اہل بصیرت صحیح حالات کا مطالعہ کر لیں جو اقل خاں کے ذاتی مشاہدات پر مبنی ہیں۔

میں اخیر میں اپنے علمی احباب قبیلہ مولانا محمد عنایت اللہ صاحب اٹوٹی جنہوں نے اس کی کتاب کی اور ترتیب کتاب بہت حد تک انہی کی مرہون منت ہو رہا تھا اور نہ اشاعت میں یوں کن تعمیری ہوتی مولوی محمد اسماعیل صاحب ٹونکی اور مولانا غلام رسول ہر صاحب کی علمی نوازشات کا ممنون ہوں۔ سب سے بڑھ کر پروفیسر سید اولاد حسین شاداں بگلامی اور ٹیمل کالج لاہور نے خاص نوازش سے اس علم مسودہ کی طباعت سے پہلے از سر نو نظر ثانی فرمائی اور دوران طباعت میں پھر مقابلہ کر کے ممنون فرمایا۔ جو لوگ علمی کام کرتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ باوجود کما حقہ محنت کے کبھی کس نہ سہو کے مرتکب ہوتے ہیں اس لیے اگر میں ہی سبب مذمت پیش کروں تو بے جا نہ ہوگا۔ و ما ذوقی

والی اللہ

اختر عبد اللہ چغتائی

۱  
بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# اقبال نامہ عالمگیری

ابوالنظر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی خلد سلطنت  
ابد سلطنت آن قطب سلطنت و جہانداری و مرکز دائرہ عظمت و بخت یاری ،  
مقتدر سے خوانین جم شکوہ قبلہ گاہ سلاطین معدلت پڑوہ بر آرنڈہ بزوم کرامت  
و کامرانی ، فرائزہ علم جلالت و جہانبانی ۔ چرخ دو دو مان جاہ و جلال ، گلبن ریاض دولت  
و اقبال ۔ خاقان صبح جبین خورشید کلاہ ، شہریار سپہر عقبہ انجم سپاہ ۔ بادشاہیت  
در ویش نہاد ، جہانداریت متخلق باخلاق رب العباد ۔ ذات مقدسش از لقا لیس  
انسانی مبرا ، باطن ہمایونش از ہوجس نفسانی معزاً ۔ گوہر کرامتس بقضائے  
و کمالات بشری موصوف ، و بہت والایش بانتظام امور دین و سرا انجام اسباب  
معاد صرف ۔ رموز عبادت مبارکش ہمہ ملکات قدسیہ از باب زہد و اصحاب  
ورع ، و سیر و سکون طبع اقدسش جملہ بر مہتج عدل و موقف شمع ۔ بکلم و حیا

۱۰ (د) عالمگیر ، ۱۱ (د) دو دو مان ۔ (ب) خاندان + ۱۲ (د) رموز عبادت ۔ (ب) انو

ذمکین و وقار در چارچہت پہنچی سرا یگانہ و طاق، و بعقل و دانش و عدل و فضل و بیل  
 برگزیدہ نفس و آفاق۔ از فیض سحاب معدتتش کشت امانی و آمال طوائف اہم  
 سرسبز و شاداب۔ از موائد مکرمتش آفاصلی و ادانی روزگار بہرہ ور و کامیاب بتدبیر  
 صائب و رائے ثاقب مدبر عالم و کار فرمائے جہاں۔ بجلادت گوہری و بلمت  
 ذاتی گیتی کشا و گیہاں ستاں و تیغ الماس گون آبدارش چون ذوالفقار حیدری  
 منقح کشتگانی۔ نعل سیم مند اقبالش بگردار ہلال زینت بخش سپہر مینائی  
 حلقہ متالبتش فلک فیروزہ قام بارزوئے تمام در گوش انداختہ، و غاشیہ  
 چاکریش زمانہ بطوع بدوش برداشتہ۔ در روزگار زمام تو سن ایام بقبضہ اقتدار  
 چاکرانش سپردہ، و دہر پیر خود را در سلک بندگان فرماں پذیرش شمرودہ۔ بی خانمہ  
 تکلف در شیوہ بزم و رزم و عزم و جزم و نمکس و تحمل مثل آن حضرت از دو مان اکبری  
 والا گوہرے بزناقتہ و بعقل و عدل و رائے و تدبیر و تیغ عالمگیر فلک خردوہ وال  
 نظیرش نیافتہ، صیت صلابت صفدری و آوازہ معدلت و رعیت پروری آن  
 ہر سپہر سلطنت و سروری باکلاف عالم و اطراف جہاں رسیدہ و طنطنہ عدو  
 بندی و کشتگانی و غلغلہ عظمت و دارائی آن بانی مبانی خلافت و فرمانروائی از شرمی تاثیر یا  
 چپیدہ از علوم مکتبہ و فہم و متعارفہ تام النصیب و کامل انصاف و از مبد رفیت فن  
 بجماد صدوری و مجاہد معنوی بہرہ مند و کامیاب۔ خانہ معنی نگار آن حضرت حروف نوح و تملیق  
 ابرکری تحمیس و تزیین نشانہ و در پیش حسن طراوت ثلث و ریانش ریاضین صہب

لحد (د) چارچہت پہنچی سرا (ب) جہات پہنچی سرا + سلہ (د) برگزیدہ + سلہ (د) شاداب۔ (د) سرسبز

لہ (د) انداختہ۔ (د) کشیدہ + سلہ (د) تکلف (د) تکلیف +

لا روتق آب و تاب نماندہ۔ و یا وجودِ شعلِ خطیرِ سلطنت و سرانجامِ ہمام و سمعتِ آبا و ہندوستان  
کتابتِ کتابِ آسمانی و تلاوتِ کلامِ ربانی بسببِ دوامِ لازمِ الاوقاتِ قدسی سمات و اردو  
وظائفِ عباداتِ باندازہ طاقَتِ انسانی و قوتِ بشریِ بجامی آرد، و بیشتر از ساعاتِ  
لیالی بطاعتِ زندہ مے دارد، و بعضے از ایامِ لہووم مے گذارد، و تقلیلِ طعام و تکثیر  
ادراء و ادعیہ ماثورہ توجہ ذاتی مے گذارد، در ایامِ جہانبانی و شعلِ خطیرِ شبانی حفظِ کلامِ  
ربانی را پاسِ مراتبِ فرمودہ علی الدوام بعد از نماز با مداد و فریغ از وظائف و آورد  
ستم دیدگان و مظلوماں را در خلوت کدرہ خاص طلب فرمودہ بے واسطہ استفسار مے  
فرماید و مرہمِ معدلتِ بر جرحتِ دل ریشاں مے تہد و رفاتِ اربابِ استغاثہ در شکوئے  
معلی و حرمِ سرانے و الالبطلتہ اقدس مے رسد، و آنحضرتِ بجمہتِ احرازِ مشوبات  
آخرومی و تحصیلِ مرضیاتِ الہی و تکمیلِ مراتبِ ظلِ الہی و جہاں پناہی متحملِ جہتِ تصدیح  
و بارِ تعب گشتہ بدستِ خطِ مبارکِ خاص بہر رقمہ مطابقِ مدعائے رافع، جوابِ قلمی فرمودہ  
انجامِ مطلبِ ہریکے را بنا بر مناسب وقت و اقتضائے نسبتِ یریکے ازارکانِ دولت  
غفلتے و مقربانِ با اقدس و اعلیٰ حوالہ مے فرماید و بعد از صلواتِ پیشین نیز این زمرہ  
را در حضورِ اشرفِ طلب دہشتہ نفیقاتِ متوافرہ و توجہاتِ متکاثرہ مبذول می دارد، و  
واقعاتِ مبارکِ شبانہ وزمی بدین منط و بدین عنوان بمرضیاتِ ایزد سبحان صرفے  
نماید۔ بے ثنائیہ تکلف و فائلہ اغراق تہذیبِ اخلاق و محابہ اوصاف و محاسنِ اطباء  
و اوضاعِ این بادشاہِ جہانِ مطاع از حوصلہ تقریر و بیان افزوں ست، و معنی ظلِ الہی

۱۷ (ج) - (د) - (د) مے رسد + ۱۷ (ج) - (د) ہریکے بنا بر

مناسب اقتضائے مناسب + ۱۷ (ج) - (د) ارکانِ دولت و مولانا عظمت و با و اقدس لعل +

از ذاتِ کثیر البرکات منبع فیوضاتِ آن حضرت حسن ظہور یافتہ سالانہ بخششِ مآرب  
خاص و سرانجام فرمائے مقاصدِ لائفِ انام است،

### منظوم

بدنش بزرگ و بہت بلند      بیازو دلیر و بدل ہوشمند  
بدستِ گرم آب دریا ببرد      بر فہمت محل از ثریا ببرد  
خدایا تو ایں شاہ درویش دوست      کہ آسائش خلق و ظلِ اوست  
بسے بر سر خلق پائندہ دہ      بتوفیق طاعت دلش زندہ دہ  
غم از گردش روزگارش مباد      وز اندیشہ بر دل غبارش مباد

## حکایت در بیان ولادتِ آلِ مہرِ عظمت

آفتابِ عالمیاب ذاتِ قدسی صفاتِ لازم البرکات شہنشاہِ ملکی ملکاتِ تاریخ  
شب یکشنبہ پانزدہم ذیقعدہ ۲۸ھ ہجری در مقامِ دو حد از مضافاتِ صوبہ گجرات  
از مطہلح ولادت باقراوالِ سعادتِ طالع گشتہ پر تو عزمِ کرامت بر ساحتِ وجود و  
عرصہ شہود انداخت۔ و از انوارِ جمالِ جہاں آرائے قفائے مبارکش دولتِ عالیہ سلطنت  
ابد مقروں چہل جلدت گاہ خورشیدِ منور شد و روکشِ فردوس بریں و رشکِ فرمائے  
سپہرِ بوقلموں گزید۔ مژدہ مسرت و شادمانی و نویدِ بھیت و کامرانی در باطنِ بیط  
زمین و ساحتِ وسیعِ زمانِ چھپیدہ جہاں رامرمون منت و عالمِ رامنون امنیت  
ساخت۔ شہسوارِ عرصہ نکتہ طرازی و شہرِ یادِ کشور سخن پر دازی طالبِ کلیم در تاریخ

لئے واقعات کے سبب نسخوں میں تقریباً "دوہرہ" ہے مگر خانی خاں نے منتخب اللباب ص ۲۹۶ میں دو حد درج کیا ہے۔  
جو آج بھی مشہور ہے۔ - ۲۸ھ (۱) و از انوار۔ (ب) و انوار +



کار فرمائی کارخانہ دوران و فرمانروائی جنت آباد ہندوستان بنام ہمایوں آن زمیندہ  
تاج و تخت رلیح سکوں خواہد کشود۔

واذ غراب قضایائے روزگار آنکہ روز می شہنشاہ جم مرتبت و خاقان سکت در  
منزلت صاحبقران ثانی در مستقر الخلافت الیر آباد از غرقہ در شن جمال عالم آرائے  
ہمایوں را جلوہ دادہ بجنگِ فیل اشارت فرمودند و اقبال کوہ مثال باہم در آویختہ خرطوم  
بلند ثعبان مانند باہم دیگر پیچیدند و از روئے قہر و خشم کلہ بر کلہ زدہ حرکات غریب  
و صد مات عجیب بظہور رسانیدند و از تصادم آن جبال متحرک زمین بجنبش درآمد نہیب  
اذا ذلزلت الارض زلزالها پیدا گشت، و خرطوم بان دو مار سیماہ و سحاب مرکوم  
باہم پیچیدہ فرق گنبد، سیکل ہم دیگر گرفتند۔ و صدائے جگر تاب تراز کوہ و نہیب، مہیب  
از صاعقہ رعد بر خاستہ بیم آن بود کہ بنائے کہنہ طاریم گنبد نیلگون متخلل گرود۔ و  
پنداشتنی روند بر الیز خوردہ و بسکہ کجک ہلالی شکل بر فرق شان فرورفتہ نخل بیوں  
چکید، معاننہ برق در ابر سیماہ و شفق بر فلک نمودار گشتند۔

### قطعہ

زدند آنچنان کلہ بر یک دگر کہ بشیر از صدائش بیازد جگر

دو ابر رسید باہم آمیختند جو باران ہمے خون خود بخیتند

و چند آنکہ از چرخ آتشیں شعلہ و شرارہ و صوت و صدائے تند ظاہر شد۔ از دو و

روئے ہوا کیورد شد۔ اصلاً پروانہ کردہ، ہچنان آن مہنگانہ محشر نمون را بدندا نہائے

سپید چوں برق در ابر سیماہ گرم تر داشتند۔ از حرکت و حمالہ آن دو کوہ سیماہ ہجوم

مردمان و جنگاپور نے فیلبانان نیزہ دار و چرخ زنان آتش بار وغبار تر میں متصاعد شد  
 در ہوا متنق بست، عشرت و غبار و تیر گے دغاں حجاب رویت گم دیدہ شہزادہ عالی  
 تبار کہ بمقتضائے حدائت کس مشغول تماشا نے آن ہنگامہ ندرت آتما بودند از پیشکار  
 خلافت و جہانداری رخصت یافته از بالا پائے درشن خواہیدہ و بر باد پایان کوہ سپیکر  
 برآمدہ بان شیران بے باک و دلیران ہمناک نزدیک تر شتافتند، و سوارہ  
 نظارگی تماشا نے مصارعت آن دو عفریت سیاہ مست گردیدند۔ چوں بساط  
 جدال آن جبال طے نمے شد پس از زمانے حضرت شہنشاہی نیز بدولت و  
 اقبال بر بندہ اجلال برآمدہ بگوشہ آن ہنگامہ قیام فرمودند بواسطہ ادب اشرف اعلیٰ و تہام  
 یسا ولان ہجوم مردم و غوغا و خروش خلق بر طرف شد سکون و آرام پدید آمد و میدان  
 فراخ گشت، اتفاقاً اس دو کوہ منظر نیز از ہم جدا شدہ زمانے آرمیدند۔ اہا ہمیجاں  
 پڑکیں و خشم آگیں کہ از نگاہ شاں خوں سے چکید۔ محاذی و متقابل یکدیگر ایستادہ نظر  
 بروئے ہمدگر دوخت بوندند۔ قضا رایکے ازاں دو جویان بدست شورش آغاز کرد  
 بر شہسوار عرصہ کشتوفی یعنی حضرت جہاں پناہی کہ دراں ایام باصطلاح عرف  
 ہنوز حکم صغرنسی و طفولیت براں حضرت جاری بود۔ و چنانکہ پیلبانان لصبطش  
 کوشیدند سر خود سری از فرماں بیروں بردہ پر خشم و کیں کہ از چشمش زہر آب مے ریخت  
 در رسید از جہا بت آن دیو ہیب صف مردم بر ہم خورد و از پیش یک سو شدند  
 و حائلہ در میاں مانند فیل بر رخ آن شاہ شیر صولت آمدہ بدستی آغاز کرد۔ و ایں

سلاہ (۱) برآمدہ + سلاہ (۱) عرف - (ب) عز + سلاہ (۱) بود - (ب) فرمودند + سلاہ (۱)

پیلبانان + شہ در میاں + سلاہ (۱) شیر +

حضرت با وجود خورد سالی از تہور ذاتی و شجاعت گوہری یک سر مواز جانز فتمہ اصلاً  
اضطراب و اضطراب را بطبیح اقدس راہ نداده بآل عفریت کہ تہ در غایت استقلال  
دپر دلی بآن رستم و بہمن رو برو شد از مشاہدہ این حال غریب غریبوا از ہنہا  
خلاتی بکرہ اثیر رسید و در آل عرصہ ہنگامہ محشر و صحیحہ نفع صدور مرتب گردید۔

### منظوم

بچشمِ جهان دہتر تاریک شد      بخورشید آں ابر نزدیک شد  
بتکلیفِ ہمت دلیری نمود      برستے کہ تکلیف برو نہ بود

و آں خورشید آسمان تہور بآن ببر پرقہر و شیر خشمگیس در خانہ زین قائم گشتہ  
باشارہ پاشنہ نگا در اقبال را حاضر گردانیدہ آمد و پائے مبارک در خم رکاب افشرد ہ  
بقوتِ بازو و نیروئے دل آسپخان نیزہ را بر پیشانی آں کہ منظر بی مستوں پیکر  
حوالہ فرمودند کہ سنان در فرخش چون برق در ابر غرق شد و در آل حسین ازان حضرت  
جلادتے بطہور رسید کہ در جنب آں کار نامہ پڑ دی رستم و اسفندیار افسانہ گردیدہ

### مثنوی

یکے نیزہ برفوق شان تافتہ      نظر از رگِ غیر تشس یافتہ  
ز قدرت چنان زد بہ پیشانیش      کہ جہت از قفا خوش رخفایش  
ز بس نیزہ در شکش شد نہال      سرش گشت فانوس شمع سہال  
از ان رخنہ کہ نیزہ شد در سرش      بروں رفت مستی کہ بُد در سرش  
در آل کہ پیکر نہال شد سنان      دگر بار در رفت آہن بجان

آں غفریتِ جبلِ شکوہ کہ بلائے سیاہ کنایتِ ازاں بود ازاں ضربِ قرخمِ خشمِ آلودہ و  
 کینہ و رترگشتہ از غامتِ قہر خون از چیم پر زہر شس فرو چکید و غضبناک و پُر  
 جوش د بے باک و مدہوش حملہ آورد، و ابرش فلکِ خرامِ آن خورشیدِ حشام  
 را بخرطومِ ثعبانِ شکلِ چمپیدہ زیر کرد و دندانِ کین در اں اشقر دیوزادِ بفیشر و واخضر  
 بدان غفریتِ کوہِ منظر بان خورشیدِ جہاں تاب با ظلمتِ شبِ تار قرین گردید، و  
 دندانِ لبشخصِ مبارکِ لاحقِ گشت و باگِ خلاقِ دگر بارہ بطارمِ دوارِ چمپیدہ جہانے  
 از معاننہ این حال چون صورتِ دیبا و سپیکرِ نمثالِ از غامتِ حیرتِ بے حس و حرکت  
 ماند۔

## مثنوی

ز خرطومِ انداختِ پیمانِ کند	فتاد اسپ شہزادہ در پیل بند
چو شہزادہ بر آں فرس بد سوار	زیم آب شد نہرہ روزگار
بفیشر و بر اسپ دندانِ کین	بر آمد خر و شس از زمانِ زمین

آں شاہبازِ اورجِ بسالتِ درانِ حسینِ لبسانِ برقِ چسپت و چالاکِ از خانہٴ زیحِ بستہ  
 بر زمینِ نوا مید بمتابہٴ شیرِ پیلِ انگن و پیلِ کوہِ شکنِ حملہ آورد۔ درانِ وقتِ حفظِ الہی  
 نگہبانِ ذاتِ مقدسِ گشت و وقایتِ حامتِ ایندومیِ حاملِ گردید۔ و فیلِ دیگرِ کریم  
 این بدستِ عریدہ گرد بود بر کیبار و دید چون نظرش بر دشمنِ قویِ افنادِ ازاں حضرت  
 روئے تافنہٴ متوجہِ غنیمِ گردید و مستعدِ دفعِ فیلِ و حملہٴ او گشت۔ حضرتِ جہاں پناہی  
 بر پیلِ الوذئثالِ مانندِ خورشیدِ بر فلکِ آمدہ از زمانِ سلامتِ بدولتِ خانہٴ امنِ عافیت  
 مراجعتِ فرمودند۔ این واقعہٴ حیرتِ افزا روزِ بسیتِ و ہفتمِ ذمیِ قعدہٴ سالکہ کہ پانزدہم

درجہ از عمر گرامی طے شدہ بود روئے نمود۔

واز جملہ مصافح آں شہنشاہ جم قدردیوں فرکہ عقل ازاں کرد فرانگشت حیرت  
بدندان تفکر مے گزد محاربه بلج است کہ با عبد العزیز خاں وانی تواری در نهم جادی الاول  
اتفاق افتاد تفصیل این دستاں و کیفیت این ماجراے نذرت اتما خامہ خاق نگار در  
ضمن وقایع ایام دولت بادشاہ گردوں عظمت حضرت صاحبقران ثانی در سلک تحریر کشید  
اند جلادین تہور و تدابیر و استقلال و تکلیس و تحمل شدید ضرب و حرب آں حضرت نزد  
ارباب عقل ہوش ازاں ماجرا کہ بے غائکہ تکلف از امور مضر فرودگارست مبرہن و مکشوف  
مے گردد۔

گفتار در تبیین صفیہ بعضی از سوانح و مقدمات ظہور ارباب

مقاصد طوع نیر اقبال جہاں پناہی از فضل حضرت باری

تعالیٰ اسمہ

برائے زریں و ضمیر صواب گزین ارباب عقل رسا و اصحاب خرد والا مخفی و مستور  
نماند کہ چون آفتاب عنایت اقدس اعلیٰ و توجہ ظاہر و باطن بادشاہ و نکتہ رس حضرت صاحبقران  
ثانی بر ساحت حال مہر پھر عظمت و جلال محمد دار شکوہ با قضی غایت تافت۔ آں جناب  
را منصف والائے ولایت عہد بخشید و از میا من توجہات عالم آرائے بادشاہی

کلاہ گوشتِ عزت و اعتبارش با درجِ مہروماہ و قبۃ طارم انجم و تنگاہ رسیدہ آن خیاب بنا بر  
غرور و استکبار کہ مذموم ترین افعالِ نبی نوع است، خود را رثا و استحقاقا والی ولایت  
سعادت باو بندتوں قلم و حضرت صاحبقران تصور بل تصدیق کردہ باستیصال نہال وجود احوال  
کہ وارث و سہیم ملک و دیہیم بودند، ہمت مقصود گردانیدہ علی الدوام سررشتہ این شمار و  
حساب این کار با خود مے داشت؛ و بظاہر و باطن در ایقاد نار این کار نامبارک توجہ  
تمام مے گماشت؛ آن حضرت و دیگر شہزادہ عالی تبار برین معنی مُفطِن و مفرس گشتہ  
بہ فکرِ حفظِ نفس و پاس ناموس در ضبط سررشتہ کار خویش در افتادند و اندا سبب و گزند  
آن چنان خصم قوی کہ بزمِ شدوکت و مکنت و کثرتِ اعوان و انصار اختصاص داشت  
ایمن نبودہ جہا لکن بجز است خود مے کوشیدند و پنهانی بہ تہیہ اسباب دفع شرش  
ہمت مصروف داشتہ از ضبط سررشتہ ہمیں و بسیار کار و دشوار اصلاً زہول و غفلت  
جائز مے داشتند، و حضرت صاحبقران از راہ عاقبت اندیشی و دور بینی و سلامتی  
و زناہ فرزندان کا مکار مطمح نظر فیض اثر داشتہ برائے ہر یکے اذعان در درج سلطنت  
و جہانبانی و درازی سپہر عظمت و کامرانی مملکت معین ساختہ شرح شہستان خلافت و  
جہانداری شاہ شجاع را بحکومت بنگالہ امتیاز بخشید و مملکت وسیع دکن بگماشتہا  
سر کا فیض آثار خورشید فلک دولت و وارانہ کو کب بخت سلطنت و فرمانروائی حضرت  
جہاں پناہی متعلق گردانیدند، و پچیس انجم سپہر شہریاری سلطان مراد بخش را با یالت  
ملک گجرات مفتخر و میاہی ساخت و بقیہ ملک محروسہ کہ درازمنہ ما فیئہ مستقر مکنت  
واقتر چندین سلاطین نامدار بود بولی عہد منظور النظر عنایت و ملحوظ عن رعایت خاص بود

ارزانی داشت و در سن ہزار و شصت کہ ریایات حضرت صاحب قرآن ثانی زینت بخش و رونق افزائے بلدہ و لکشائے کابل بود۔ ہندگان حضرت جہاں پناہی و شاہ شجاع از پیشگاہ ارننگ شاہنشاہی بخصت دلایت متعلقہ خود ماہ اختصاص یافتہ اوبیہ توجہ بدراں صوبہ براؤاشتند۔ و پس از طے منازل و قطع مراحل چون طبلال اقبال برستقر الخلافت اکبر آباد معسوط گردانیدند تا شش روز دراں شہر دل افزوز توقف کردند۔ فیما بین طرح محبت و صفائنداختند و سر روز حضرت جہاں پناہی در منزل شاہ شجاع و همچنین شاہ شجاع سر روز در دولت خانہ والا بسر بردہ بہ تمہید بساط عیش و نشاط و ترتیب مسرت و انبساط پروردند و در ایائے تو دو و والا را بمصقلہ بیک جہتی و یک ذی روشنی و صفا بخشیدہ بجهت مزید استحکام بنائے محبت و اتحاد و تشدید مبانی خلقت و وداد با وجود یگانگی معنوی پیوند صوری را در میان آرد و صبیثہ پناہ شجاع بسہی سر و جہاں سلطنت و جہانداری سلطان محمد و محمدہ سراوقات خسروی را بسطان زرین العابدین خلف الصدق شاہ شجاع نامزد ساختند انکہ خلوتکدہ صدق و صفایان طلعت آئینہ مصفا داشتہ انکہ در وقت ظاہر و باطن و ختہ راز در دل پیروں انداختند۔ و بعنوان مشاورت سررشتہ سخن فرود کردند و بجهت تمشیت ہم خویش و مال کار را سے زدہ با ہم گفتند کہ برادر بزرگ بساں گرگ تشہ خون اخوان است و با آنکہ ظل ظلیل حضرت صاحب قرآن بفرق جہانیاں معسوط است انکہ دگرگزندش ایمن نیستیم۔ معاذ اللہ انان روز کہ روزگار عنان بارگاہ سلطنت در ماہ دولت بر قبضہ اقتدارش و کف خستیمارش و ہد دیگر توجہ امن و آسائیس و عافیت از ما روئے مے تا بد و حلاوت شادمانی مفقود۔ ولذات زندگانی نابود گردد و با او در مقام تقاومت پافشردن و گوئے مقصود از میان بردن محض مجال۔ درین صورت شائستہ عالم صلحت و پسندیدہ جہان عقل و

کیاست آنست که با هر سه برادر طریقه انقیاد اتحاد و اتفاق را پذیرا گشته بمیان موافقت و  
برکات معاشرت هم درگراقتش شریار و منطقی سازیم و سوره کنت و قدرتش بشکینم درین  
باب عهد پیمان را با یگان موکد گردانیده بنائے موافقت و مصداقت را بقسمت و سوگند استحکام  
بخشیده آنحضرت لولے توجه بستر قدرت دولت خود در ترفع ساخت و شاه شجاع روئے توجه  
به جانب بنگاله نهاد. و حضرت جهان پناهی سایه رات ظفر آیت بر ساحت ولایت دکن  
مبسوط گردانیده متوطنان آن دیار را از حرارت آفتاب حوادث روزگار بظلم ظلیل معدلت جان  
بخشیده و مهت عالم آراے بگرد آردی سبب مملکت و سر انجام مہام دولت ممد و من  
گردانید و چون خپسک برآمده از اتفاقات روزگار و گردشیں میل و نهار میر جملة که مدبر و مدرا علیه  
دولت قطب الملک بود. بتقریب از آقائے خود رنجید بلکه ریمیدہ بخواب جهان پناهی  
التجا آورد. آنحضرت کیفیت رنجیدن و رسیدن او از قطب الملک و ملتجی شدن بخواب دولت  
ابد مقرون شاهی بدرگاہ سلاطین پناہ عرضداشت نمود و از پیشگاه عنایت حضرت صلاح جہاں  
حکم جهان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافت کآن سرگردان صحرائے آسیمه سری و ہیماں را  
بمنزلی دولت رہنوں گشته بہر کیف کہ سمیر آید از دست معاندان بدست تخت قطب الملک  
وارانیدہ مشمول و مستمال عنایت پادشاهی ساخته روانہ در گاہ خلایق پناہ سازند. آنحضرت  
کہ معدن عقل و مخزن دانش است پس از ورود منشور لازم الاتباع فرمان  
جهان مطاع نشان واجب الاذعان بنام قطب الملک صادر فرمودہ۔

## مضمون نشان آنکہ

چون گلبن روضہ سلطنت و جهان داری قرۃ باصرہ خلافت و شہر یاری سلطان محمد عالم

مملکت بنگالہ شدہ سے خواہد گزارا اور ایسے خود بخودت عجم بزرگوار شاہ شجاع رساند۔  
 مناسب آنست کہ آن سلالہ دوہا بن عز و علامہ اسم اعانت و مرافقت کما نیبغی بظہور  
 رسانیدہ از سرحد ملک داری خود سالماً بگذرانند و آن سادہ غافل از پرکاری ہا و نیز نگہ ہائے  
 روزگار حل بر حقیقت این مقدمہ کردہ انگشت قبول بر دیدہ نہاد و امتثال امر از واجبات  
 شمرده بہ تہیہ اسباب ضیافت و مہمانداری و سرانجام مواد معاشرت و ہمراہی توجہ اتم مہر و  
 گردانیدہ شاہزادہ نامدار از پیشگاہ دولت و اقبال در غایت سامان حرب و نیز مصالحہ کاہ  
 و اسباب پیکار در خص گشتہ کوچ کوچ متوجہ شدہ از دنبال آن نورس نہال دولت  
 و اقبال حضرت جہاں پناہی نیز رایت توجہ و لوہائے نہفت برافراشت۔ چون شاہزادہ  
 قطع منازل فرمودہ و ماہچہ نظر اتمائش از افق قریب بدہ بھاگ نگد کہ مستقر دولت قطب  
 الملک بود طبع نمود۔ او بر صورت حال موقوف یافتہ و میگزید عاپے بردہ چشم غفلت از  
 خواب نکبت باز کردہ جسم فتنہ را کہ از ساہائے دراز بر بستہ راحت و ناز غنودہ بود بار دیدہ  
 بسیمہ چال سنج و مضطرب در افتاد و شجرہ بے خوری و بیوشی او فی الفور بارتکبت و ادبار  
 آوردہ ہو کہ از بھاگ نگر لقبہ جیدر آباد ستانف و پارہ از جواہر و دیگر از نفاس و ایضاً  
 ہر یار باندا زہ مساعدت وقت برداشتہ افتاد و خیزاں خود را بہ ماسن انداخت و سکنہ  
 حرم حرمش کہ ز بس نازکی قدم بر دیدہ نگرس و فرق نارون نمے نہاندند بواسطہ ضیق فرست  
 و عدم مجال متوجہ سواری نشدہ مضطرب و مضطرب بر بہنہ پا و سر از بھاگ نگر لقبہ مذکور شتافتند  
 شاہزادہ غیر وزمند در کمال عظمت و استقلال بہ بھاگ نگر درآمدہ رایت اقتدار برافراشت  
 و اکثر کار خانات و میوزات قطب الملک عرصہ نہیب غارت ساخت و کتب نفیسہ  
 و صینی آلات و دیگر اشیاء و اجناس افزون از اندازہ شمار و قیاس بسیر کار سلطنت رسید

و از عقب بندگان جہاں پناہی بدولت را قبالتشرف آوردہ طغطنہ ب عظمت و اجلال  
 آنحضرت در زمین و زمان سچید و بسیارے از آلات و سباب غریبہ کماز مخالف  
 نادرہ روزگار بود از اموال قطب الملک بسرکار عالم مدار ضبط شد۔ اما کثرت سباب و  
 افزونی ذخائریشیا و سامان ساز مواد کمکت و ثروت آن دولت مند بمرتبہ بود کہ با وجود  
 سائر ج و تفرقہ کہ چند گاہ کارخانہ اش عرضہ نہیب و غارت بود بعد از کوچ فرمودن  
 همچنان خاہنا و مخزنہا مالا مال گذاشتند اصلاً محسوس نمی شد کہ دست کسے بر آن خزائن  
 و ذخائر رسیدہ باشد یا تنقصہ راہ یافتہ و حال آنکہ ازین جہت در سرکار سلطنت سامان  
 ثروت و سرانجام کمکت پدید آمد و سرمایہ متحد بہ بدست اولیائے دولت ابد مقرون افتاد  
 میر جملہ ہمین توجہ عالم آراے ازاں گرداب محن و بلا سجات یافتہ از حرارت آفتاب طرب ارق  
 حدت ان نقل عنایت و سایہ حمایت خدیو زمان جایافتہ ب شرف بساط بوس و الا فائز گشتہ  
 پیشکشہائے لائق گذرانید۔ و قطب الملک صبیحہ خوراک پرودہ ہمد دولت و تاز بود  
 بسہی سر و بوستان کرامت و اجلال سلطان محمد نامزد گردانیدہ بوسیلت این وصیلت  
 از صدر قہر جہاں بانی امین گردید و انگاہ طہیل مراجعت زدہ بجانب مستقر جاہ جلال منزل  
 پیماشدہ میر جملہ از حدت آفتاب تموز در ایام بے غمائی قطب الملک خشک لب و لفسیدہ  
 زبان سرا بگاہ یاس نو میدی بود بمنہیل مقمور و رسیدہ حیات تازہ یافت۔ و ملازم  
 رکاب ظفر انتساب گشتہ باورنگ آباد آمد۔ آنحضرت اورا پنہاں در سلک ہواخوانان  
 دولت ابد بنیان در آورده عہد و پیمان موکہ با غلاظ ایماں بستہ انگاہ مدغایت اعزاز و اکرام  
 روانہ در گاہ جہاں پناہ ساخت و او در دار الخلافہ شاہ جہاں آباد با مدد و طالع سازگار و نجبت

بیدار بدولت زمین بوس اقدس مشرف دستسد گشته مورد عنایات و مشمول توجها  
 خسروانی گردید چون هم در آن ایام دستورا صفت احتشام دزیرارسطو نظیر عالی مقام سعده  
 خاں قدم در راه سفر ناگزیر نهاده مسند وزارت عالی گذاشته بود او از پیشگاه نوازش شهنشاه  
 جم جاب خطاب معظم خاں و منصب خطیر وزارت ممالک هند و ستان جنت نشاں  
 امتیاز اختصاص یافته مرجع جهانیان شد اما از آن جا که خورکده و نشوونمایافته آب و هوا  
 ولایت دکن بود و هم در خدمت والائے حضرت جهان پناهی وعده داشت پیوسته  
 در ترتیب مقدمات و بعثت تقریباتی که موصل و مورث مقصد تواند بود بهمت مقصود  
 و مصروف گردانیده سررشته این شمار بادل داشت تا آنکه پیشکنی در خور از نظر کمی اثر  
 خاقان بکنند و منزلت جم اقتدار گزرا نیده سر کلاه مقصود و اکنذ و حسنائے عروس ملکیت  
 دکن را در جمله ضمیر خورشید نظیر صاحب تاج و سریر بجلوه در آورده به تسخیر آن ولایت از  
 کمال سهولت و یسر و انامید به تقریر بدین زیر خاطر نشان اقدس گردانید و متعهد این شغل  
 سترگ و بهیم خطیر گشت باز پیشگاه اورنگ جهان پناهی بجهت سرانجام این کار بخصمت  
 اختصاص یافته خلف الصدق خود محمد امین خاں را حسب الاشارات اقدس نیابتاً بر چاربا  
 وزارت و مسند دستوری متمکن گردانیده بعضی امرائے جلالت شاعر شل بهابت خاں  
 در او دسترسال و نجابت خاں و غیره بموجب حکم جهان مطاع با خود رفیق ساخته عازم مقصد  
 گردید و پس از طی مسافت و قطع مراحل در اورنگ آباد به تفصیل عقبه سپهر رتبه فائز  
 گردیده مورد عنایات و الاکثای و مشمول نوازشات حضرت جهان پناهی گشت آنحضرت  
 بصواب دید آن میر اعظم و خان معظم انتزاع ممالک متعلقه عادل شاه پیش نهاد بهمت  
 جهان کشا گردانیده از اورنگ آباد لولے نهضت بدان صوب برافراشت و در اندک

فرصتے بیدر کلیانی کہ از قلاع مشہورہ و حصون حصینہ آن دیارست پس ازا براز محاصرہ  
 و مقاتلہ بضر ب تیغ آبدار و صمصام صاعقہ بار بجیز تسخیر د کشید و انگاہ را بیت توجہ بعزم  
 افتحاح گل برگ کہ از بلا و مشہورہ آل ولایت ست مرتفع گردانید۔ و پس از وصول حبند  
 نصرت موعود را بہ محاصرہ بلدہ کہ حصار استوار داشت با یقہ و آتش حرب و قتال اشتغال  
 نمودند۔ غنیم نیز با فوج آراستہ بمدد و کمک محصوران گل برگ رسید و در حال لشکر  
 فیروزی اثر اقامت و زیدہ و داو شجاعت و تہور میدادند و روز بروز از اطراف و جوانب  
 جمیعت مخالفان جنود اعدا بکثرت مے انجا مید و ناممکن و مقدور بالتهاب نواثر شورش  
 و عناد و کاوش و فساد مراسم سعی و اجتهاد بتقدیم مے رسانیدند و پیوستہ فیما بین دو  
 لشکر آتش حرب و کین سمت اشتعال مے پذیرفت و با زار خون ریزی و ہنگامہ کشش  
 و کوشش را رونق پدید آمد۔ در حال این حال مقدمہ بیماری کہ بر ذات مقدس حضرت  
 صاحبقران طاری شدہ بود در اکناف و اطراف جہاں شائع شدہ در اردو مے معلی و الاشاہی  
 سمت اشتہار پذیرفتہ و این معنی باعث بیدلی سرداران اردو مے معلی و چیرگی و خیرگی  
 اعدا گشتہ در محاربہ و مقاتلہ دلیرگر دیدند۔ درین اثنا دو قطعہ فرمان حسب الالتماس از شکوہ  
 بنام ہماہت خاں و راؤ ستر سال از در گاہ معلی عالم پناہ مشرف اصدار پذیرفتہ بود و نزول آن

## والا مناشیر کہ حسن اندراج یافت بود

ہماہت خاں با سائہ مغلیہ راؤ ستر سال با کل را چپوتیہ کہ بر فاقت و ہمراہی آہنہ  
 متعین انداصلاً بخصمت شاہزادہ مقید شدہ روانہ در گاہ گیتی پناہ گردند واحد مے لا از

بندہ نے سرکارِ عالم مدار درانجامِال توقف و اہمال نہادہ ہمپائے خود بیارند۔ سروارانِ کوہ  
 امتثال و ایثارِ حکیم جہاں طمع از متماتِ عالم بندگی و مختصاتِ اطاعت و انقیاد و فراگرفتنہ  
 در چنان مہنگام کہ اعدائے بد سرا انجام از چہار طرف فراہم آمدہ فلو و از دھام تمام داشتند بے  
 اذن و اجازتِ عالی بلکہ بے آنکہ در خدمتِ باریافتگان مجلس و الا اظہار نماید کوچ کردہ  
 روانہ در گاہِ سلاطین پناہ شدند و از بس راہ و ہن و فتور بجای آوردے معنے سامی راہ یافتہ  
 پائے استقلال و بنائے نبات و سکون جنود نصرت موعود و مترزل و متخلل گردید۔ اما حضرت  
 از انجا کہ معدنِ تہور و جبلِ جلاوت و استقلال است انہارا از جیشِ اقبال کم گرفتہ اصلاً  
 از جا نرفتنہ و از رفتنِ امرائے بادشاہی بنا بر صحتِ کشورستانی و ملک داری در عالم ظاہر  
 قطعاً اضطراب و اضطراب را راہ نہادہ بر تہنونی عقل و الائے کشور گیر جہاں کشا صد گونہ تدابیر  
 دما تہہ انجمنند بتدارکِ آل و ہن و احتمال کوشیدہ چر یک منصورہ را کہ جمعے قلیل بودند  
 ہیاد مستعد کار ساختہ بحکم ضرورت از انجا طویل مراجعت بلند آوازہ ساخت پذیروئے  
 دل و تائید ہمت از میانِ آل چنان غنیم انبوه در غایت تکلیف و وقار بر آمدہ پسائے  
 استقلال رہ نوروی آغاز نہاد و بیامین نیت درست و عزم راسخ سالماً بمتقد دولت  
 وار رسید۔ چون رایاتِ ظفر آیات رونق بخش در نظر مستقر اورنگ آباد گردید اخبار  
 موحش و ناملاکم ہشتہار یافتہ از مرض و بیماری حضرت صاحبِ جوقان جم قدر دستا نہائے غریب  
 قرع بسبح ہمایوں فالص شدن گرفت و مقدماتِ شورش افزا فتنہ انگیز مشتمل بر مسدود  
 ساختن دارالشکوہ طرق و مسالک بر قاصداں و مسرعان و مقید گردانیدن و کلائے اخوان  
 و صوبہ داراں را و ممنوع گشتن و کلائے امرائے سرحد نشین از تہ قییم اخبار و دربارِ معلی

و غلو آں جناب دریں باب بسر حد کمال و پرده برگزین شاہ شجاع از روئے تقاضائے وقت خویش دار تفلع دادن ریایات توجہ تا پتہ و نہصت سلیمان شکوہ با فوج قاہرہ بہمت اطفائے نائرہ شورش او و سمت التہاب پذیرفتن آتش حرب و شین فیما بین آں دو لشکر پرخشم و کبس و راہ انہزام پیودن شاہ شجاع و جلوس مراد بخش بر ستر فرزند ہی لاییت گجرات شائع گردید۔ اما آنحضرت بنا بر تعلقین عقل دور بین بحبل المتین تانی و تحمل اعتصام فرمودہ قدم از دائرہ وقار و تکلیس بیرون نسپرد و با دراک کیفیت حال روزگار و دریافت اصل کار و تحقیق حال حضرت شاہنشاہی و اول این مقدمات عبرت آلیگز جیرت افزا کما تبغی توجہ جہاں آرا بر گماشت و پاس مراتب حزم و احتیاط و حفظ مراسم تيقظ و دور بینی کہ طریقہ انبقر اولوالایاب و ہمیں آداب ارباب عقل و قیقہ سنخ نکتہ یاب ست، واجب شمرد۔ و مقارن این حال بعرض آں برگزیدہ نفس و آفاق رسید کہ معظم خاں نیز بدستور ہماہمت خاں و را و ستر سال روانہ در گاہ جہاں پناہ گشتہ مراحل پیا گردید۔ چوں بمقتضائے ہمت بلند و نہمت آسمان پیوند مقصد افضی و مطلب علیا طرح نظر والا داشت و امیر عظیم دشان سترگ کہ پیش نہا و خاطر اقدس بود در چنین وقت رفتن آں چہاں امیر عمدہ صاحب تدبیر و راے خداوند خزان و سپاہ و بیوستن بدارا شکوہ مخالفت قانون عقل و در اندیش و مہانتن مصلحت دولت ابد قرین دانستہ مطرح تدبیر و دام صید گیر در را ہمیش پہن ساخت و بر ہمنوی خرد چارہ شناس بد و پیغام فرستاد

لہ (۱) ارباب + لہ (۱) چوں بمقتضائے قآ و دشان سترگ - (دب) چون نیت بمقتضائے

ہمت بلند و نہمت آسمان پیوند مقصد و مطلب علیا نظر والا داشت و امیر عظیم دشان سترگ + لہ (۱)

خزان - (دب) خزینہ +

چوں آں قدوہ امرائے ربیع الشان را ہوا خواہ و خیر اندیش خود سے دانم اگر از حضور پر نور  
 مرخص گشتہ عازم مقصد گرد و گنجائش وارد معظم خاں ازیں امر پہلو تہی کردہ در جواب معروض  
 داشت کہ چہل از راہ در گاہ جہاں پناہ فرمان طلب نائل گشتہ در عالم بندگی و نشہ چاکری جب  
 استیصال امر و اقیاد فرمان چارہ نیست، آن حضرت این مرتبہ خلف الصدق سلطنت جہاندار کا  
 سلطان محمد معظم را بجهت تصدیق و تقیید آں شاہ باز ہوائے کمکت و اقتدار فرستادہ پنہام  
 فرمود کہ درین ایام کم کم زبده اولیائے دولت یک دل و یک جہت عازم در گاہ سپہر  
 اشتباہ گردید و بعضی مقدمات ضروری در خدمت خاطر نشان آں مخلص خاص و یار تمام  
 اخلاص کردن و سخنان مصلحت آمیز دولت را بعنوان مطارحہ مذکور ساختن از جملہ مفروضات  
 است۔ درین صورت آملن آں سر کردہ اولیائے حقیقت کیش از حضور سر اسر و  
 برخصت اختصاص یافتن و در ضمان سلامت و امان عافیت قدم در راہ مقصد سپردن  
 ہر آنہ موجب استرفنائے خاطر خطیر اشراف خواهد بود و سلطان محمد بنا بر تلقین و تعلیم خود  
 کامل خورد و سخنان چرب و شیرین و کلمات تعلق آمیز دل نشین دلش از دغدغہ و توہم باز پرودہ  
 بران داشت کہ نگفتہ روکش اوہ جبیں روانہ حضور پر نور گشت۔ درین جا خود کار مخمر و یادہ  
 خارشکن جہتا بود و اہل مواضع مستعد و منتظر بمجرد در آمدن بخلو تگدہ خاص شہر یاری جہاں  
 امارت مآب مقید و مجبوس گردید و تمامی خزائن و اموال و سامان ثروت و حساب مکت  
 کہ اندوختہ عمرش بود لیسر کار فیض آثار ماندگشت و نوکرانش در سگ ملازمان خسرو می  
 انتظام یافتند۔ در چنین ہنگام امر خطیر انجام دہم عظیم پیش نہاد ہمت جہاں کشا بود۔  
 خزائن اموال و سپاہش سرمایہ سر انجام و در بالیست این ہجم اہم شدہ خاطر اشراف

قرین جمعیت و حضور ساخت و چون ہنوز پردہ از روئے کار بر نیفتادہ بود بدرگاہ عالم  
پناہ عرضداشت نمود کہ چون این مرید از اوضاع و اطوارِ معظم خاں استقامت را نحو بے نظاہی  
دور گذرانی نمود بالفرد و قواد مقید گردانید، و اگر ایس جنین نئے کرد بے فائدہ شہہ شائبہ رشک  
گہ نخیتم باز با سردارین دکن مے پیوست۔ مقارن این حال بمسابع جاہ و جلال رسید کہ  
قاسم خاں از پیشگاہ غنایت خسروانی و نوازش صاحبقرانی بصوبہ داری گجرات اقیار یافته  
حکم جہاں طاع بشرف نفاذ رسیدہ کہ گلبن چمنستانِ عظمت و نامداری سلطان  
مراؤجش بدکن رفتہ در ملک برار کہ در تنخواہ اُن جناب تنخواہ یافتہ طرح اقامت اندازد۔ و  
ہمارا جبہ سونت سنگھ بایالت ولایت مالوہ سرستخار بردوشتنہ از پیش گاہ خلافت فرمانروائی  
بدان مامورست کہ اگر سلطان مراؤجش از ایتمار امر بادشاہی سرچمپیدہ در سلیم صوبہ گجرات  
بقاسم خاں و حرکت خود بہ صوبہ برار بہ عذر مانع نامسموعہ متمسک گشتہ تا مل و تانی جائز  
وارد۔ راجہ جسونت سنگھ مراسم امداد ہمراہی قاسم خاں بتقدیم بیانیدہ بہرہنجی کہ صورت  
پذیرد سلطان مراؤجش را از تشریح و غرور گذرانیدہ روانہ دکن نماید۔ انگاہ مراجعت  
نمودہ در او چین نشیند۔ این مقدمات بموجب التماس و افتراء داراشکوہ سمت وقوع  
پذیرفتہ چہ اُن جناب را دریں ضمن مصلحتہا بودہ۔ ازاں جملہ یکے اُن کہ بودن سلالہ خاندانِ عزت  
وامارت خانانان امستہ بہ شائستہ خاں کہ در خدمت باریافتگان محفل والائے شاہی  
حضرت جہاں پناہی بمزید ارادت و انقیاد و عقیدت و اخلاص اختصاص وارد و راہ بین  
کہ قرب و جوار دکن واقع است مبائن قانون خرد و مخالفت مصلح دولت خود دستاوار  
ازاں جا طلب حضور فرمودہ دیگر اُن کہ اگر بندگان حضرت جہاں پناہی از دکن لوائے توجہ بہت

اکبر آباد مرتفع فرمائند۔ راجہ با تفاق قاسم خاں و لشکر کے کہ برفاقت اولتین یافتہ بقدم  
 ممانعت پیش آید۔ بلکہ بغزیمت محاربتہ قتال استقبال نموده سہراہ گرد۔ وجہ ثالث  
 آنکہ خود ظاہرست اگر اجیائا نامراد بخش بنا بر جہل و جوانی وغرور نادانی سر از دائرہ اطاعت  
 بیرون برده از امثال حکم واجب الاتباع سرزند یا قدم جرات و جسارت پیشتر کہ نہ سادہ  
 مادہ این صوب نامد بمانعت او پردازد۔ بلکہ از ولایت گجرات بدر ساخته براہ و کن اندازد۔ و  
 چون پرتو آگاہی حضرت جہاں پناہی بریں قضیہ تافت آتش خشم آنحضرت شعلہ کشید  
 و زیادہ بران شاہد مقصود و عشیقہ مراد را در زیر نقاب تانی و درنگ مخفی و محبوب داشتن  
 مخالفت قانون صواب و مبایعن آئین خرد و مصالح دولت دانستہ پرده از رخ برگرفت  
 و مافی الضمیر خود را پیش خیر سگالان ہوا خواہ جلوہ ظہور بخشیدہ مہمات روایان دولت و  
 کارکنان سرکار فیض آثار را بہ تہیہ سباب این لیساق و سرانجام مواد این مہم و سائر  
 ضروریات و در بانست و ترتیب آلات مامور ساخت و شاہنواز خاں بن مزارستم صفوی  
 را کہ را حکم مخالفت و عدم اتفاق از اوضاع و اطوارش بمشام عقل مے رسید بمقتضای مصلحت  
 دولت ابد طراز مقید گردانیدہ آہنگ حرکت راست فرمود و مستعد نہضت گردیدہ بگلشن  
 دولت سلطان مراد بخش نوشت۔ چون جنو بادشاہی کہ با تالیقی راجہ جسونت سنگھ  
 در برابر آں برادر عزیز رسیدہ بکویت و کیفیت از سپاہ شہا افزوں ست، طرفینہ حزم و احتیاط  
 آنکہ تادموصولیایات اقبال از اشتعال تائزہ قتال پہلو تہی کردہ منتظر وقت باشند آن تازہ  
 نہال آبسال جہاں پناہی مطابق رائے صواب نمائے آن حضرت عنان توجہ از محاربتہ راجہ

سہ (د) و لشکر کے کہ برفاقت اولتین یافتہ - (ب) و لشکر گراں ہرا و اولتین فرمائند + سہ (ا)

گردیدہ - (ب) گردید + سہ (د) شہا +

نافتہ دوسرے روز مسافت بصوبہ ماندھوش تافت و دران زمیں مترصد وصولِ ریایاتِ نصرت  
 قویں بودہ طرح سکون و ثبات انداخت راجہ این معنی را محل بر فرار آں جناب و عدمِ تفت  
 و استقلالِ او نموده صورتِ حال بدرگاہ عالم پناہ عرضداشت کرد چون این مقدمہ بعرض  
 حاکمان پایہ اوزنگِ خلافت رسیدہ خاطر اقدس از مہر شورش مراد بخش جمعیت گرایید  
 و ہم مورثِ ازالہ و دغدغہ و تردد و خاطر خیر شاہ بلند اقبال گردید و درین هنگام بعضی از امرائے  
 عظام کہ در سر نشان ہوا خواہی و دولت سگالی بندگانِ حضرت جہاں پناہی سمتِ سکون  
 داشت۔ رفتن عیسیٰ بیگ و کیل بل از سمتِ آنحضرت و طلاع دادن بر کیفیت  
 در بارِ محل ضروریاتِ مصلحت و موجباتِ دولت دانستہ بجهت حصولِ این مطلب از  
 کارخانہ عقل کاروان تدبیرے صاحبِ صواب قویں استنباط کردند و بعرض دارالشکوہ  
 رسانیدند۔ انکوں کہ مراد بخش را قوائم استقلال از جا بر آمدہ پے سپر سبیل فرار گردید۔  
 و خاطر خیر خواہان را از رہگذر بے اعتدالی و زیادہ سرمی او جمعیت تمام حاصل گشت بصلبت  
 دولت اقتضائے آن دارد کہ عیسیٰ بیگ از پیشگاہ اوزنگ شہر یاری رخصت یافتہ  
 بخرج استعجال خود را بدکن رساند و بر حقیقتِ صحت ذاتِ مقدس حضرت شاہنشاہ  
 صاحبقران ثانی موکل خود را آگاہ گرداند تا خاطر آں جناب ازین وسوسہ پرداختہ آید اگر اندیشہ  
 تباہ و داعیہ ناصواب در دلش جا کرده باشد بالکل زائل گردد و از اظہار امرے کہ مخالف  
 قانونِ ادب باشد اجتناب لازم شود۔ ورا شکوہ بنا بر سادہ دلی این مقولہ را مبنی بر اخلاص  
 و خیر سگالی تصور کردہ بعرض اقدس رسانید حضرت ظلِ الہی بموجب التماس شاہزادہ

لے (د) معنی راجل۔ (ب) معنی عمل + لے (د) اگر اندیشہ + لے (د) بالکل زائل گردد و از اظہار امرے۔

(د) بالکل زائل از اظہار امرے + لے (د) شود + (ب) شود +

بلند اقبال عیسیٰ بیگ راجست فرمودہ منشورِ عاطفت عنوان بہ دستخط خاصہ ہمایوں مصحوب  
اوصاف گردانید۔

## مضمون فرمان آنکہ

چون دریں مہنگام عارض آں قرۃ باصرہ دین و دولت با والی انکور پیہم بدرگاہ  
عالم پناہ مے رسید بدانیشی و بے اخلاصی آں جناب اصلاً پیرامون خاطر خیر خواہان  
حضور پُر نور جائے نداشت، و نیز از رگنڈر نادانی و ناہنجاری مرا و بخش خاطر اشرف قرین  
جمیعت شدہ بود لاجرم لولے توجہ عالم آرا بصوب دارالخلافات شاہ جہاں آباد شرف  
ارتفاع یافتہ از اکبر آباد کوچ کوچ متوجہ شدہ ایم و حال آنکہ عیسیٰ بیگ کہ متبدگان حضرت  
جہانبانی صاحبقرانی ثانی کلمات دلپذیر نصائح و سخنان سودمند اندرز و پند بزبانی او حوالہ فرمود  
از حضور اقدس ارسال داشتہ بود چشم آں داشت کہ رفتہ بر صحت ذات اقدس ہمایوں  
آں جناب را آگاہی دہد و بدلائل واضح و برابین لاسخ آں قرۃ باصرہ سلطنت و جہاننداری  
را از ارادہ تباہ باز آرد۔ آں غدار بجناب استعجال قطع منازل کردہ سعادت استلام حضرت  
جہاں پناہی دریافت بر خلافت حکم جہاں مطاع کیفیت قید خود و ناتوانی ذات ہمایوں عدم  
قوت سوارسی و حرکت و رفتن عساکر منصورہ بر ناقہ سلیمان شکوہ بر ممالک شرقیہ و خالی  
بودن عرصہ دربار جہاں مدار آژردان کار و سپہ کشان نامدار و مزید استقلال در ارا شکوہ  
لہد آب و تاب تبیین داوہ باعث علاوہ در تقدیم آں عزیمت و تصمیم آں ارادہ گردید و آں  
حضرت جہاں پناہ جنود اقبال توجہ عالم آراے گماشتہ بعضے از ملازمان بادشاہی را کہ در

ملہ (۱) بود۔ (۱) چشم آں داشت کہ۔ (دب) چشم آنکہ + (۳) د (۱) از + (۳) ل (ج) گردید۔ (دب) کہ +

صوبہ بودند از راه عنایت و نوازش بمطرح اطاعت و انقیاد خویش در آورده و عہد و پیمان بمیان نموده خاطر مقدس را ازین رہگذر جمع نموده و سجاہت خاں بن مرزا شاہ رخ را بخطاب والا خان خانان و پسرش را بخطاب تظاہر خاں عالم شرف امتیاز بخشید و قلوب امرائے بادشاہی را صید نمودند و تکیہ بر عنایت الہی و فضل نامتناہی عزوجل کرده از مستقر دولت خود باسی ہزار سوار جانبا ز جبار را بایات کشور کشانی برافراشتہ چون سلطان مرا بخش را کہ از بس چہل جوانی گوشوارہ نادانی در بنا گوش نہت کوس سلطنت و چہانبانی نواختہ شہبوش و منندہ تہمتی در عرصہ ملک ستانی جولان مے داد بیک گذاشتن مخالفت قانون عقل و ناگزیدہ دیوان خود دانستہ بنا بر مصلحت دولت و اقتضائے وقت اورا درین لسیاق ضمیمہ جنود اقبال ساختن بمرافقت و موافقت بر کاب تظاہر انتساب اختصاص بخشیدن در خاطر خلیفہ فرید کو کشور گیر حسن نطباع و شرف ارتسام یافتہ لاجرم نام عہد و موافقت آمیز کر است آگین و صحیفہ محبت انگیز عنایت آمین منضمین بر ہستند فائے حضور پر نور عزرا اصدار پذیرفتہ و بنائے عہد و پیمان باغلاظایان استحکام گرفته اساس کار بدین رنگ قرار یافت کہ ثلث عنانم نصیبہ سلطان باشد و ثلثان بسر کار فیض آثار عائد گردد۔ بعد از تسخیر کل قلمرو ولایت حضرت صاحبقران و فتح ممالک و ہندوستان ولایت پنجاب و پٹان و ٹٹہ و کشمیر و کابل سجناب سلطانی تعلق گیرد و آں جناب در ولایت مذکور علم سلطنت برافرازد و براسہ کوس فرمانہ وائی بنوازد و خطبہ و سکہ بنام خود بسازد سلطان مرا بخش بدین افسوں و افسانہ طریقہ رفاقت پذیرا گشتہ از مستقر خود حرکت نمود و آنحضرت خاطر اقدس من کل الوجہ فراہم آورده دست امید بروجہ و ثقی شائبہ شاہی علی الاطلاق زود در پناہ و قایہ توکل خواہد بمقتضائے من یتوکل علی اللہ فوجہ با عنایت و امداد و خالق

جزو کل مستظہر گردیدہ بتاریخ غرہ حریب ۶۶۶ھ از دارالسرور بڑا پور لوئے توجہ نصرت  
 انما لصبوب پائے تخت صاحب جاہ و دیہیم و فرمانروائے ہفت قسیم مرتفع ساخت  
 و بقدم پہلوانی و عزم جاں ستانی قطع منازل و طے مراحل فرمون آغاز نہاد۔ چون شصت  
 فرسخی اوجین مضرب خیام اقبال گشتہ سلطان مراد بخش از جانب گجرات آمدہ نزدیکت  
 رسید، خلف الصدق سلطنت و جهاندارمی سلطان محمد حبب الاشارات والا با استقبال عم بزرگوار  
 خود شتافت۔ روز چہار شنبہ نوزدہم <sup>۳۲</sup> حبیب نے جلوس صاحبقرانی مطابق سنہ ہزار و شصت و  
 ہشت ہجری برکنارہ تالاب دیپال پور بہرہ ملاقات اندوخت روز دیگر حضرت جہاں پتیا  
 درضان نصرت الہی برآں سرزمین مسرت آگین فریب رسیدہ چوں ماہچہ لوئے جہاں کشائے  
 دران بیداطح گردید سلطان مراد بخش پارہ لہ موکب عالی را استقبال کردہ آن دو نیز  
 جاہ و جلال سوارہ رسم مصافحہ و معاہقہ بتقدیم رسانیدند و از انجا بافاق رایات آفتاب اشراق  
 برافراشتند۔ چوں طنطنہ قرب و وصول موکب جہاں کشائی بقرب بلدہ اوجین کہ دران وقت  
 مستقر راجہ جسونت سنگھ و قاسم خاں بود پچھیدہ غلغلہ در زمین انداخت، جسونت سنگھ سر  
 بحیب تفکر فرو بردہ در چارہ کار بے قرار گردید۔ چہ در برابر آنحضرت کہ صیت بسالت و جلاوس  
 از عہد طفولیت و ایام صبی جہاں رافرو گرفتہ و آوازہ تہور و وصف درمی بندگانش باطراف  
 و کثافت جہاں رسیدہ مع ہذا باقائے خداوند در میدان تقاضا دست صف آراستن و داد  
 مصاف دادن حد خود نمے دانست و بآن چنان تورہ صاحب شمشیر در عرصہ مقابلہ کارزار  
 پیشش بردن در حوصلہ تعقل و تصور نمے گنجید۔ اما بے آنکہ آتش محاربت اشتعال و اہتاپ  
 سلہ (۱) از بیال پور۔ (ب) از مال پور۔ (ج) سوارہ۔ (د) سرساری۔ (۳) بافراشتند۔ (ب) بافرزشت +  
 (۱) از چارہ کار بے قرار گردید۔ (ب) چارہ کاری قرار گردید +

پذیرد و از میدان پہلو تہی کردن و از پیش آن مشیر بشہ شہامت و کثرتانی کیسوشدن  
 نیز صورت امکان تداشت، زیرا کہ از پیشکاہ سلطنت و جہانبانی بامر محاربه محکوم و مامور بود۔  
 لاجرم بہر کیفیت در میان میدان قتال پائے جرات و جسارت فشردن بخود قرار دادہ چارونہاچہ  
 ہمت بصفت آرائی کارزار بر گماشت و مستعد القیاد نوآئیر نگردید۔ لیکن از آنجا کہ مرضی  
 خاطر اشرف آنحضرت آن بود کہ عبث آتش محاربه و مقاتلہ ملہتب نگردد و خون بے گناہ  
 چند برخاک ندلت و ہواں تریزد رعایت طریقہ بزرگی و ناموس اکبری فرمودہ براہ پیغام  
 فرستادہ مافی الضمیر اقدس راحسین ابراہین بخشید کہ چون غرض ازین توجہ ادراک سعادت  
 ملازمت اقدس علی بندگان حضرت شاہنشاہی و تقدیم مراسم عیادت آنحضرت است  
 لائق آنکہ از کسے جہل و بے دانستی پہلو تہی کردہ یہ نیل سعادت والا ملازمت مفتخر و مبہا ہی  
 گردد و از ارتکاب امرے کز اندازہ مجال او بیرون ست اجتناب لازم شمرد۔ بندگان الہی را  
 از صدر و موکب جہاں کشانی ایمن سازد، راجہ از آنجا کہ طینت این طائفہ از جہالت و نادانی محمّر  
 است قدر صحابہ فیضان عنایت و التفات اشرف ندالتہ در جواب معروض دہشت  
 کہ چون از پیش گاہ اورنگ قہر مانی بدین امر موم جبر از آنکہ قدم از اندازہ مجال خود فراتر نہادہ  
 و طریقہ جان فشانی و آئین جان سپاری را بتقدیم رسانم چارہ نیست اگر آنحضرت شرائط  
 بندہ نوازی در رعایت فرمودہ مراجعت فرمائند و بے حکم اشرف اعلیٰ پرشیر نہضت نہ مانند  
 گنجائش دارد والا بار تکاب این گستاخی معذوم۔

### منظوم

من کہ فرستادہ شاہ خودم      بر خط خالص گواہ خودم

نامزد م کرد کہ در این دیار دشمن اورا ندہم زینہار  
 آنچه اشارت بمنست از سر یہ تیغ گذارم کہ نذارم گزیر

چل این معنی اصلاً معقولیت نداشت و از دائرہ حساب خارج بود در پیش ملازمان راکاب  
 ظفر انتساب وقفے و وزنے نیاوردہ از آنجا کہ نہضت ہمایوں پیشتر شرف و توقع یافتہ  
 طلیعہ موکب گستی ستان از مطلع قرب بلدہ اوجین طالع گردید، راجہ جبونت سنگھ نیز  
 ہیشا دستعدایا دائرہ محاربه و پیکار گشتہ بلعت قلمت ممارست درین کار در زمین پست  
 و نامہوار و حیزے پر نشیب و فراز منزل اختیار نمودہ کنارہ لب آب زبده از آب سرد او  
 مقدار دولیت تداع حوالی آل را گل و لائے ساخت، روز دیگر کہ روز جمعہ بود بیت و  
 دوم ماہ و حسب سال ہزار شصت و نہ ہجری در ان تنگنائے نامہوار افواج را بقانون کارزار  
 ترتیب دادہ بمیدان مقابلہ فرامید۔ قاسم خاں دادہ ہزار فرج بہراول را استحکام داد۔ راجہ  
 رائے سنگھ با پنہزار دلاور در مینہ قرار گرفتہ و مالوجی با پنہزار مبارز در میسرہ قیام ورزید  
 و راجہ جبونت سنگھ دادہ ہزار سوار را چوت عہدہ ساز جاں باز فرج قول را مستحکم گردانیدہ  
 و از ان طرف آنحضرت در غایت تکلیس و وقار بفریبت کارزار بسان رستم واسفت دیاہ  
 بمیدان کاشریف آوردہ بہ ترتیب افواج بحر امتزاج اشارت فرمود۔ میسرہ را قرۃ باہر  
 سلطنت و بہانداری سلطان محمد با پنہزار سوار جوار آراش بخشید و نجابت خاں خان خاں  
 پڈل کوہ آہن در لشکر سلطان لشکر شکن قرار گرفت۔ موکب مینمہ بہ پڑولی شیخ میر استوا  
 گردید، ذوالفقار خاں باہنت ہزار جوان پڑول خود را بہراول قائم گردانید۔ و فرج طرف  
 چپ بہ لالیت اسلام خاں ترتیب گرفت، و مرشد قینخاں در پیشروی ذوالفقار خاں سردار

فرج ہراول بارالٹش و ترتیب نوپ خانہ بہت گماشتہ و اہل حضرت بذات مقدس  
 باہفت ہزار سوار رستم عیار از جانبازان چوکی خاص وغیرہ بفر فریدونی و شکوہ جم در قول  
 قرار گرفتہ چون سیدکنگد کوہ البزرا استحکام بخشیدہ سلطان مراد بخش با سپاہ خود علیحدہ  
 بجانب میسرہ قیام فرید چون بدیں آئیں افواج نصرت فریں صورت تزیین پذیرفت  
 ناگاہ بانگ کوس و فغان کرناے در اہل صحرائے فراخ پھیلیدہ ہول روز رستخیز پدید  
 ساخت جاں بازان ناموس پرست و مبارزان جاں برکف دست بساں شیران بے باک  
 خشتناک و پیلان سیاہ مت در عرضہ مصاف بے لاف و گزاف جلوہ پرداز کارگشتہ  
 از طرفین چون در مصاف باہم آویختند معامل تیغ از پر کالہ جگر موز دم نقد دست آلائے  
 نمود کردہ از فرق تاناف یکے را دو و دو را چار کردہ طرح سودا انداخت و از باد حملہ و لاوران و نعرہ  
 جاں گداز مبارزل آتش جنگ شعلہ کشیدہ برخت ہستی معرکہ ایان طرفین در گرفت ، نیز  
 خلی و تیغ یانی رسم جگر کاوی و سرفشانی را تازہ ساخت و خدنگ خونریز خارا سگاف بساں  
 طاہر تیز پرواز از آشیانہ کمان ببال عقاب پر پرواز آمدہ در ہول مصاف طرح دلدوزی و  
 جان ستانی انداخت و از شناسپ سہم و چقا چقی تیغ طاہر ارواح از آشیان ابدان و  
 اشباح رم کردہ اوج گرد گردید ، و از تر کمانان پیر دلال و مہماز کوشان غبار دار و گیر بکرہ اثر  
 رسیدہ گو نہ گندناے سپہ را چوں روئے زمین زرد رنگ گردانید۔

## بیت

برای گنجت ز مے چو بارندہ میخ نگد گش ز پیکان و باران ز تیغ

را چوتہاں رام رام گوے بیقرار و بے آرام گشتہ یہ فرج میسرہ شاہی تند و تیز خفاں رینہ

حملہ کردند و از غایت خشم و کین بگرداہ دود زد و کبود شد و در جاں فشانی و مردانگی دادند  
 دریں اثنا کہ ہنگامہ کر و فر بود تیرے از شست قضا کشا دیافتہ بمقتل مرشد قلیخان رسید  
 مردانہ جام شہادت کشیدہ جاں را فدائے راہ ولی نعمت گردانید دریں ہنگام گوتہ نزلزل در  
 افواج قاہرہ پدید آمد سلطان مراد بخش بگردار کورہ آتش از جائے خود جنبیدہ بمبد و فرج  
 میسرہ رسید و از آن طرف بجانب خانان راجپوتان را بسبب تیرہم دوخت و آتش  
 پیکار نامرہ نبرد سخت بالا گرفت و سخت وجود بسیارے را از مبارزان ناموس پرست  
 محترق گردانید۔ اگرچہ از غلبہ ہجوم مجاہدان کتبہ نصرت نصیب شاہی افواج بادشاہی بنا بر  
 عدم تجربہ سرداران قام کار کا اصلاحی قیام را نسنجیدہ در حیز نامہوار وزمین نشیب و فراز قرار  
 گرفتہ بودند دست بسیارے از کار کوتاہ ماند و جمعی از جہت تنگنائے میدان بالاہم بندند  
 مجال تردد و ترکنا زنیافتہ۔ اما راجہ و راجپوتان ش داد جلاوت و جاں فشانی دادہ تا نصف النہا  
 ہنگامہ ضرب و حرب گرم داشتند و پروانہ وار خود را بر آتش و غارتختہ جاں شیریں نثار  
 مے کردند و راجہ با وجود دوزخ تیر شبات قدم در زیدہ نامکن و مقدور راجپوتان را بجاں  
 فشانی و جاں ستانی ترغیب و تحریص مے نمود۔ و راجہ مکت سنگھ با جمعہ غفیر از راجپوتان  
 معرکہ تاز و عربیدہ سنج واد جلاوت و جاں بازمی دادہ جاں شیریں فدائے نام و ننگ گردانید  
 و بہ گرفتار و مغاک عدم فرو شدہ بہ بنس المہادس کشیدہ قریب چہل سردار اسم و رسم دار  
 و چندین ہزار گناہان اجنادیے تامل قلیل و جریح لیشمار آمدند۔ و قاسم خان نیز زخم دار گشتہ  
 در بنائے ثبات و قرار شان تخیل و در باطن تذبذب سمت بروز یافت۔ دریں اثنا بیکیا  
 نسائم و روح فیروزی از مہیب عنایت ظفر بخش بر پرچم لولے فتح اتما مے سپاہ  
 ظفر روزی ہمد ب آغاز کرد و پروین مہنت لائے سپہر نیزنگ زا غبار نکبت واد بار

بر تارکِ وقت و فرقی روزگار حبونت سنگمہ و قاسم خاں بیختہ آوارہ و شتِ ہر میت سرگردان  
 صحرا فرار ساخت بقیۃ السیف پر لگندہ و پریشان بہر طرف رونہادہ بصد جرقیل بانیم  
 جانی ازان محرکہ جانستان جاں بدر بردند و کوس نصرت و شادمانی در کار گاہ دولت و کامرانی  
 حضرت اقلیم کشاکش و شورستانی بلند آواز گشتہ مژدہ نصرت من اسد و فتح قریب و نوید بشر  
 المؤمنین بسبح اولیائے دولت ابد قرین رسانیدہ غلغلہ مبارکبادی از زمین و زمان برستہ  
 جانبا زان کوائی اخلاص را سرور و مبتہج گزارنید و غنائم بے اندازہ و فتوحات تازہ نصیب  
 دلیران موکب اقبال شدہ شمول استمال و عنایت شاہنشاہی علی الاطلاق  
 گردیدند تا سہ چہار کردہ بتکا پوس و نبال آن سرگردانان وادی انہزام شتافتہ بسیار  
 را طعمہ نہنگ خون آشام گزارنیدند و آن حضرت از حصیل این فتح نامدار کہ مقدمہ دولت  
 و اقبال پائندہ بود و ظالمت شکرد سپاس مودی ساختہ بلدہ ادجین را از زمین نترول  
 ہمایون روکش و بر شک افزائے سپہر بوقلموں گزارنید و سہ روز در بلدہ مذکور مسرت  
 سنج و نشاط افزوز بود، روز چہارم لوئے عالم کشاکش بصوب دار الخلافت مرتفع ساختہ کوچ  
 بکوچ منازل پیکار دید و ساتی بیگ و رستم بیگ یا ولان کہ بجهت خیر فتح رفتہ بودند  
 بعنوان ڈاک چوکی آمدہ این خیر ناملائم و حشت افزائے در بلوچ پور بسبح ہمایون حضرت  
 صاحبقران رسانیدہ معروض داشت کہ شاہ گزول غلظت ظفروست گاہ۔

### منظر

آمدہ اقصائے اجین در گرفت	واں ہمہ قسیم سرا سر گرفت
نیست شب و وز جزا نبش سخن	کایں منم سکندر دارا شکن
گرچہ زرم نیست جہانباں منم	وارث اکلیل سلیمان منم

حاصل ازین حادثہ کا دلیر  
شاہ جہاں یافت پیاپے خبر  
کرد اشارت بدلیرانِ رزم  
ساختہ دازندہمہ سازِ عزم  
در قلم آمد زیل و پہلو  
یک لک آراستہ برگستوان

بالجملہ از استعمال کیفیتِ این کرد و فراختصاص یافتنِ شاہ والا گہر بفتح و ظفر و منہزم گشتن  
جنونتِ مشکہ با ہمہ شکر و متوجہ شدن آنحضرت پیشتر داراشکوہ بغایت مضطرب و مضطر  
گردید بندگانِ حضرت بنا بر التماس او از بلوچ پور مراجعت فرمودہ مستقر الخلفائتِ اکبر آباد  
را از فرزند ول و الارشک فرمائے طارق مینا گردانید و داراشکوہ بگد اب تفکر و لجه تحیر فرمودہ  
بتدارکِ این احتمالِ مہمت گماشت و بانسداد راہ توجہ والا مبذول دہشتہ بہ تہیہ سامان  
نبرد و ہستماع سپاہ و مرد مراتب تا کید و اہتمام لظہور رسانیدند و قریب صد ہزار کردار از  
امرائے نامدار و دیگر بندہ ہائے سرکارِ عالم مدار ملا زمان سرکار خودش در ظلِ رامیت خویش  
فراہم آوردہ تیار بیخ بست و پنجم شہر شہان سنہ ہجری با فراوان اسباب نبرد و آلات  
پیکار از مستقر الخلفائتِ اکبر آباد بعزیمت مدافعت و مقابلہ آنحضرت نہضت فرمود  
و بر ساحلِ آب چنبل خمیہ و خرگاہ تا گنبد نیلگوں برافراشت، و بر سائلک و معاہر مورچال مقرب  
کردہ جا بجا افواج توپ خانہ تعبیه نمود از جوانب و اطراف راہ عبور بر مرکبِ مضور مسدود و ساخت  
اما چہل آن جناب از شیوہ مبارزت و پیکار و آئین سپاہ کشی و ملک کشائی و صف کشی  
و موکب آرائی بنا بر عدم تجربہ و قلتِ ممارست بیگانہ و عاری افتادہ بود پیشتر تداہیرش از  
قانونِ صواب و آئینِ حساب خارج مے افتاد۔ ہر چند خیر گالانِ دو دہان تیموریہ بعرضِ اعلیٰ  
رسانیدند کہ شلہ فسادِ فلک رسیدہ بی آب تدبیر اطفای پذیر نیست۔ اعلیٰ حضرت مدعی

محاربت ساختن صواب نداد۔ آن را بحضور مقدس آمدن و ہند تا بفرمان اعلیٰ حضرت امرائے  
بادشاہی ازانہا جدا شدہ باطراف ممالک متفرق شوند، بعدہ مصالح شاہی را مجال نفا و دست  
نخواہد ماند، آن زمان ہر چیزائے جہان آرائے حکم فرماید، ازنگ زریب را اسکان عدول نخواہد  
بود تا آنکہ امرائے بادشاہی برفاقت آنہاست، بیج ترد و پیش رفت نمے شود، بندگان اعلیٰ  
این مصلحت را بغایت پسندیدند، اما داراشکوہ باغوا و غرور را و ستر سال و رام سنگمہ منظور  
نفرمودند، بلکہ محل برنفاق خیر گالان کردہ علانیہ بر زبان آوردند کہ من عن قریب الایام اس  
کو تہ پانچہ را در جنب ستر سال خواہم دوآئید۔ ازین جہت تمام مخلیہ چہ تورانی و چہ ایرانی اترا بخنا  
بیدل شدہ خفیہ طرف جانب ثانی دہشتند۔ بالجلہ چون شاہ ظفر روزی بفرخی و فیروز می نزدیک  
رسید براندیشہ و عمل آنجناب آگاہ گردید بر ہمنوی خرید مصلحت شناس پیرامون کار آمد  
براہے کہ سر بمنزل مراد برود از اولیائے دولت روز افزوں طلب فرمودہ زمیندار پہلدار بلا  
طالب بیدار و بخت یا در سجالی گوئیار بکارکنان کاخانہ دولت جمع آوردہ تعہد این خدمت نمود  
و آن حضرت بنا بر مصلحت کارخانہ را در سراسرے کواری گذاشتہ بر بہری آن زمیندار بست  
پنج کردہ مسافت طے فرمودہ آب چینل را از گذر پہلدار پایاب عبور کردہ

### منظومہ

آمدہ بالشرک داراشکوہ	رفت بی پایاب گرو ما گروہ
روزہ و گر چون فلک آب گوں	داد رواں چشمہ خود را بروں
کو کبہ شاہ رواں شد ز آب	کرد سوسے منزل و یگیر شتاب

دیں وقت محمد فاروق بخشی سرکار فیض آٹا نادر خورشید اورین عظمت و اقبال رونق افزائے

سے (۱) فرماید (ب) فرماید (۲) روز افزوں قابلاکت۔ (ب) روز افزوں مشنور طلب فرمودہ زمیندار ہدایت و بلاکت

سراوقات جا و جلال، نگین خاتمِ عز و تمکین، فخرِ تساروئے زمیں بادشاہزادہ جہان جانیاب  
نواب بیگم صاحبہ بسطاط اللؤلؤ عصمتہا از دار الخلافت رسیدہ نامہ آن بلیقیسِ زمانِ مریمِ دولت  
بہ نظر کمیالِ اثر شاہِ بخجور آوردہ -

## خلاصہ مضمون آن نامہ کرامت مشحون آنکہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہ ذاتِ مقدس شامشاہِ معدلت پر وہ دقیقہ رس یعنی حضرت ظل  
سبحانی منظور انظارِ عنایت ربانی صاحبِ قرآن ثانی از سائر عوارض و امراض جسمانی کہ لازمہ  
نشہ بشری و طبیعتِ انسانی ست منزہ و مبرا ست توجہ عالم آرا سے دیباچہ رفاہیت  
برایا کہ ودائع بدائع الہی اند و امنیت ملک بوجہ اتم بندول و بمقتضائے طبع نصفت  
آگین اشرف بیچ متفنی رائے پسندند کہ مصدر حرکتے و مظهر امرے کہ ملترزم بے جمعیتی  
خلاق و متضمن جنس و شتر طوائف انام باشد کہ در قاعدہ اندوزائے نامدار و ابنائے کامکار  
سیما مدین ایام کہ خاطر مقدس بتدارک و تلافی وہیں وقتزد کہ بسبب بیماری آن برگزیدہ نفس  
آفاق بجال کائنہ برایا و عامتہ رعایا راہ یافتہ باقطعی غایت متوجہ و متعلق است التہاب نوائے  
فتنہ و فساد و اشتعال آتش کین و عناد کہ مورث ویرانی و خرابی عبادت، معاذ اللہ حسب  
مزید آزار خاطر ہمایوں و سبب کثرتِ حزن و ملال طبع مقدس خواهد بود۔ بہ تخصیص ظہور این  
نشہ ناپسندیدہ و وقوعِ این امر نامرغوب ازالہ بردہ ہو شمد بیدار مغز کآ راستہ مزایائے آداب  
لطیف و اخلاق کریمہ صاحبِ عادات حمیدہ و طبع سلیم بہت بغایت زشت و نازیبا  
لاجرم بنا بر خیر طلبی این کلمہ چند کہ ہر آئمہ متفمن فوایدِ غلیظہ و موجبِ تنزیہ و تقدیسِ ساحتِ باطن

و تصنیف طریق معاد اخس و خاشاک امور رویه و مشون زمیمه است، حسن نگارش پذیرفت  
 اگر عرض آن برادر والا گوهر این توجیه که، هیچ غبار و عناد والا باشد نوایه حرب و قتال  
 ست خود انصاف فرماید که در برابر مرشد و قبله حقیقی که رضامندی و خوشنودی خدای  
 عزوجل و رسول الله صلی الله علیه و سلم در رضامندی اوست، هنگامه جنگ و جدال و حرب  
 قال آراستن و پوسنک الدمار بے گناہان بہت گماشتن و بر روی آن حضرت تیر  
 و تفنگ انداختن بچہ مایہ ناشائستہ است، و ثمرہ آن درین نشا جنہ بنامی و دران نشا  
 جنہ بد سراخامی نیست و اگر آرائش ہنگامہ خاصہ و مقابلہ از بہر شاہزادہ بلند اقبال است  
 نیز در آئین دین و خود صواب گزین پسندیدہ نباشد۔ زیر کہ برادر بزرگ شرفا و عرفا  
 حکم پدید دارد و این معنی را با رضیات خاطر اقدس حضرت ظل الہی و بتغیبات طبع والائے  
 شاہنشاہی مبانیست تام متحقق ست با بجملاہ نبغات غبار ہیجا و ایقاد نوایہ و فنا و ترتیب  
 اسباب رزم و خونریزی و تقسیم غزیمت حرب و فتنہ انگیزی ازل برادر ہوشمند والا گہر کہ  
 بجماد و اوضاع و محاسن اطوار و مکارم اخلاق موصوف و معروف جہاں گشتہ و پیوستہ  
 استرفنائے خاطر اقدس خاقان خجستہ منظر و شاہنشاہ فرشتہ سیرے کوشد با ہیج گونه  
 و ہیج وجہ با ہیچکس پسندیدہ نیست، چه تو وقت چند روزہ درین دار بے ثبات و قرار  
 و مستلذات ابلہ غریب این سرے مستعار کہ باعث از تکاب چنین امر مذموم و نا  
 پسندیدہ باشد ملالت نشہ ابد و طراز سامت سرے فخلداست۔

## مصرع

مکن مکن کہ نگو گوہراں چنین بکنند

مناسب آنکلاں برادر نامدرا زین امور رویہ و افعال شنیعہ کہ منتج سورہ خاتمہ و مشر و قاسم

عاقبت است، اجتناب لازم شمرود. و در هر ستر فنائے خاطر قدسی مناظر شاهنشاه دین پرورد  
و خاقان معدلت گستر تا ممکن و مقدور رسمی نماید و خوشنودی آنحضرت را از موجب حصول  
سادت دارین قرار گرفته از اراقره و دم متابعان خاتم النبیین در ماه مبارک رمضان محبت نر  
باشند و احکام مطاع مرشد ولی نعمت و والی سلطنت و ولایت را بجان و دل اقبال نمانند  
که فی الحقیقت به مقتضائے اولی الامر منکم امتثال امر شهنشاه حقیقی است و قدم در راه خلاف  
خلیفه الهی سپردن مخالفت فرمان مالک الملک نمودن است. اگر مطیلی و غیره ضعیف ازین  
مرکز خاطر عزیز بوده باشد. پس پسندیده عالم خردانست که در سرزمین که معزب خیام واقع  
شده باشد توقف اختیار کرده هر مطیلی که کفون خاطر گرامی است رقوم گردانند تا بعرض اقدس  
ارفع اعلیٰ رسانیده مطابق ابتغائے خاطر عزیز و تمنائے طبع گرامی سرانجام داده آید در مسکن  
و انجام مقاصد و آارب آن قره باصره سلطنت و جهاندارمی سعی و اجتهاد بتقدیم رسانید  
شود. چون مکتوب صدر آراء عصمت و اقبال بباطله آن مرکز دایره عظمت و جلال  
دآمد و جواب آن عرض داشتے مشتمل بر مقدمات ذیل در خدمت بندگان اعلیٰ حضرت  
ماقانی ارسال داشته محمد فاروق بخشی را بعد از عبور آب چنبل برخصت آن طرف حقیقان  
بخشیدند.

## خلاصه مضمون عرض داشت آنکه

درین ایام زمام مهابم سلطنت و جهاندارمی و عنان امور ملکی و مالی از قبضه ختمت  
حضرت بیرون رفته و اعلام و تغلب و اقتدار شاهزاده کلان در قبض و بسط امور سلطنت

و فرمانہ ہی رتلاء پذیرفتہ کہ اندازہ آں را حوصلہ تحریر نئے تا بد، او بجائے بر قدرت و  
کمالتِ خویش ہشتہ ہمت باستیصال نہاں وجہ و خواں مقصور گردانیدہ روز بروز ہی  
واجہتادش دریں باب سمتِ تازندے پذیرد۔ چنانچہ سلیمان شکوہ را با فواج گراں بر  
سر شاہ شجاع کہ فرزندِ رشیداً حضرت مست تعین کردہ ناموس دنام سنی و دو سالہ او ببادقا  
در دادہ آں جناب چہ پایہ مذلت و خفت از نو اسد پر و نیز کشیدہ در پیش اہل جہاں نحل و شرمنا  
گزید و ہمچنین بمقتضائے ہوائے نفس و خواہش طبعِ خویش بتائے کار بزاں  
نہادہ پیوستہ در تنقیص و تنقیض احوال و تفضیح و تخریب ہمام این نیاز مند بدل جہت  
تا تند و ہمیشہ کار نامبا این دین و ملت کہ ملتزم فساد و اسد بلاد و عباد و باشنداز و بظہور میرسد  
ابواب منافع و داخل بر روی روزگار این خواہ مسد و گردانیدہ انواع نقصت و اقسام  
مضرت رسانیدہ در ایامے کہ حسب الاشارات اقدس بر ولایت بیجا پور شکر کشیدہ یہ تسخیر  
بعضے از قلعہ آں ولایت مے پرداخت، و امر او سپاہ بہ محاصرہ اشتغال و زبیدہ دانہ  
جانفشانی مے دادند و مخالفان از اطراف و جوانب ہجوم آورده در صدر و مانعت و مدافعت  
بودند و اخبار روحش بیماری ذات اقدس شیوع یافتہ باعثِ تسخیر و تفکر اولیا و خیرگی و  
شونجی انداشدہ بود۔ موصوران گلبرگہ کہ جانبا زبان موکب اقبال بعد از تسخیر بیدر و کلیانی بجائے  
بلدہ مذکورہ پرداختہ بودند یہ مصیقت محاصرہ دل تنگ تراز غنچہ شدہ کار بران قریب شدہ  
بود کہ صورتِ فتح تلح و رو نماید و سندا آرائے حکومت بیجا پور را از ترکستان بہادری  
اقبلیم ستان سخت استتوہ آمدہ و فکر آں فواقادہ بود کہ ہیکشے لائق سمر انجام دادہ ولایت  
خود را از صدر مہ سپاہ و فیروزی دستگاہ مسموں گرداند و الایم آں داشت کہ لا در ان کتبیتہ  
اقبال عنقریب اورا متاصل ساختہ ولایتش را نصیبہ ملک محروسہ گردانتد و در ضلال این حال

شاہزادہ کلان ملازمان خود را بطلب امرائے بادشاہی و تسلی و استعانت حاکم بیجا پور تعین نمود، آنہا پیغمہائے عنایت آمیز و مہربانی انگیز بوالی بیجا پور رسانیدہ اور در وادی بجاج و عناد نسبت بایں مرید دلیر تر ساختند و سرداران بادشاہی را بمبالغہ و استہتام تمام از پیرامون بلدہ گلگیر کہ بکشتائش نزدیک رسیدہ بود برداشتہ در روان کردن و بدون آنہا بیدان غایت مراتب تاکید و اجہاد بظہور رسانیدند کہ فرصتِ نخصت مجالِ وداع نیافتہ، و ایں خیر خواہ را نادیدہ بجنح استعجال عازم درگاہ جہاں پناہ شدند و از ایں جہت قافیہ وقت بریں نیاز مند بغایت تنگ گشتہ، بورطہ سحر و تفریق در افتاد۔ بحکم ضرورت کار صورت یافتہ و بانجام قریب شدہ را بہم زدہ محض ہمین نیروئے اقبال بے زوال خود را ازاں ورطہ رسد حالِ خطیر بر آوردہ و بہتر اراں جہت قبل و اصابت تدابیر از میان انبوہ غنیم بر آمدہ سالمًا بماننے رسید، عیاداً بالمدگہ چشم نغمے سے رسید و رنگات و اطراف جہاں شہرت یافتہ لگہ بدنامی و حالِ نخصت مذلت ساہائے دوازہ ہر روئے دولت پائیدار سے ماند و برجیدہ روزگار ثبت سے گزید، و پدید است کہ تدارک و تلافی آن بواسطہ عدم دور بینی و ناواقبت اندیشی شاہزادہ کلان کہ محض روئے کار خویش مطمح نظر داشتند، اگر حالے را آفرینے بردغے ندارد۔ از وارثہ امکانِ حیرت قدرت بندہ ہائے بادشاہی بیرون بود۔ و ایں مرید از بس ممارست در امر جانبا زنی و جہارت و مزاولت در کار پیکار و آشنائی با طرز شیون ستیزہ در ایں دیار از ہجوم و ازدحام اعدا حسابے نہ گرفتہ بچاق تہور و جلالت فرقی مخالفان کہ فتنہ با ستظہارِ پشتیبانی اقبال ابدال اتصال لشکر را ازاں گردابِ شورش و فساد در زمان سلامت بیرون آورد، و غریبے

آنکہ بدیں بے مدوی و خسارت و کاٹکنی و خصومت کہ در ایران و توران استہار یافتہ  
اکتفا کردہ مجال برابر اسے سابقہ تفسیر و کوتاہی از جاگیریں خیر خواہ رضا طلب کہ جز  
ارادت و اعتقاد و جانفشانی و اخلاص امر دیگر را بخاطرہ تداوہ تغیر کردہ باں چنان ناخلفے  
زیادہ سرے کہ پا از حد خود بیروں نہادہ متکلب انواع گستاخی و بے اعتدالی و مصدر  
تفسیرات غظیمہ گشت و لوائے بے اعتدالی و فساد در عرصہ لغی و غناد بر اقر استہ متخو  
نمود۔ و کیفیت حال داعی تیر خواہ را بواسطہ عرض و خواہش نفس خود بخلاف واقعہ  
بعرض اشرف رسانیدہ بمحض بہتان و افترا دامن حال این خیر اندیش را غبار آلود و جسم  
دولت آلود و نام و نمود و التماس و الحاح تمام حسبیت سنگمہ را بالشکر گراں بر سر این داعی  
برگاشت کہ درین ضمن و لایتنے مختصر کا از پیشگاہ عاطفت و اشفاق حضرت باین مرید  
رحمت شدہ بہر بہانہ کہ میسر آید انزع نماید و این فدوی را آوارہ فیانی بے کسی عزت  
و ایمہ سرسحر لے محن و کربت گرداند و بس کہ از ماہ و دمہ و دستاں در مزاج اقدس اشرف  
تصرف کردہ حضرت قبل اور تصدیق فرمودہ سائر فرزند ان فدوی اخلاص طینت را  
دشمن دولت فرا گرفتہ در حق این سرگردانان سرا بگاہ حیرت ہیمنہ ثرت غربت ہر جا و تجویزی نماید  
بے تامل حکمے فرماند و قطعاً تعخص و تفتیش این حال بے گناہاں و توجہ در غور امور ملی  
و ملی نہ فرمودہ نظام رتی و فتق و ہمام جزوی و کلی بکف اختیار و قبضہ اقتدار شن باز  
گذاشتہ اند او خود بے غائلہ شک و شائبہ ریب تشتمہ خون این بے گناہاں ست  
چوں کار بدیں صدر رسیدہ و صورت حال بدیں منوال انجامیدہ مخطط جاں و پاس ناموس  
خوار و تمات عالم عقل و محتمات نشا خود و التتمہ عازم استسلام سندہ سدرہ منزلت

سپہر احتشام گردید تا صورت حال و حقیقتِ معاملہ بے واسطہ <sup>سچ</sup> و برابرین مستقولہ  
در خدمتِ عاکفان پایہ اور نگہ جہاں بانی مکشوف گرداند۔

## بیت

عدلِ سلطان گزیر سپہ حالِ مظلومانِ خلق گوشہ گیراں راز آسائش طمع باید برید  
چوں این خیر خواہ قطع منازل نموده بحوالی او چین فائز گردید جسوت سنگمہ باشارہ  
شہزادہ کلان بایاد آزار این خیر خواہ امور بود بسلسلہ جنبانی جہل و جوانی و نادانی ستگراہ  
گشتہ بقدمِ مانعت پیش آمد و بے ملاحظہ آداب و حقوق دلیرانہ حکم نمود کہ مراجعت  
نمودہ بمکانِ خود برگردد و آلا خواهد دید آنچه خواهد دید۔ چندا نکہ مردم ہوشمند سخندان فرستادہ  
بعنوانِ معقلی آن جنکیر جہول را برارادہ خود آگاہی بخشید و تصریح نمود کہ بازروستری  
و فدویت تمام محرز سعادتِ حضورِ فالض النور و محرم طوائف کعبہ امانی و آمان بندگان  
حضورِ سراپا نورست چرا نفع سعادت مے شود۔ آن نا عاقبت اندیش اصلا  
بحقوقیت آشنانش تکلیفِ جہالت و غرور بیشتر در راتب منع و ردع افزود  
لاجرم نوبہ جہل و پندار پوچ از گوش ہوشش دور کردن و آل ظلم و جہول راز پیش راہ  
برداشتن بحکم ضرورت بزومہ مہمت عقیدت نہمت واجب گردید۔ اگر غیر از تخیس  
سعادت زمین بوسی اشرفِ اعلیٰ امرے دیگر مرکزِ خاطرے بود بر ضمیرِ خود شید تنویر  
ہمایوں روشن و ہویداست کاسیر کہ درین او در قفائش کہ چنیں شکست فاحش یافتہ  
کمال منکرہ سرا سیمہ گرد و وادی انہزام گشتہ بودند چنداں نغزے نداشت، و اکنون کہ  
شاہزادہ کلان خود با قہر ج کراں تا دھو لپیور تشریف آورده معاہدہ جنیل و مسالک راہ

لہ (ج) بے واسطہ + لہ (د) آنچه خواهد دید +

بریں خیرخواہ مسدود ساخت۔ جا بجا افواج و توپ خانہ گماشتہ باعقاد و خولیش راہ عبود  
 بریں خیر اندیش بسنہ بودن چوں این مرید را غیر از ادراک دولت جنوری پرنوریا، میکچس سر مقابلہ و پیکار  
 نبود و نیست از گذر بہداور و از آب چنیل عبور نموده عازم زمیں بوسی اقدس گشت چنان  
 مے شود کہ آن جناب حرمان این ارادت کیش مخلص پرست از سواوت خاک بوسی ہمایوں  
 بجد تر خواستہ اشتعال نامرہ قتال پیش نہاد بہمت دارند، چون آنجناب را باچوں من  
 ارادت پرست بمقابلہ و محالمت پیش آمدن و ہنگامہ حرب و مصاف آراستن عقلاً و نقلاً  
 سنجیدہ میزان استحسان نیست۔ لازم کہ از سلوک مسالک عناد و اعتساف انحراف نموده  
 از اقدام بر امرے کہ منتج احتمال احوال خلاق باشد اجتناب و احتراز نمائند، و اگر بنا بر توغل  
 در لجاجت غرور و استکیبار نظر بر کثرت اعوان و بسیاری انصار خواہ با فروضتن کا زار و گرم  
 نمودن بازار پیکار بہمت گمانند۔ فدوی عقیدت سرشت نیز بکلم الفروقات تبیح المخطومات  
 صرفہ نخواہد کرد۔ پس ندیدہ عالم صواب آنست کہ بزرگی را کار فرمودہ بسا د کہ و فر نور و تدبیر لفضل  
 بصوب ولایت پنجاب کہ در جاگیر آن جناب مقرست مستثافہ چندین خدمت حضور ہمایوں  
 را باین خیر خواہ سراپا اعتقاد گذارند، بعد ازاں ہرچہ در مراتب جہاں نامے جلوہ ظہور فرماید شرف  
 بروز خواہ دریافت و پس از ارسال عرضداشت و خصمت محمد نازق پیشتر لولے نہصت بہ  
 افراشتہ از سمو کہ بفاصلہ سہ کردہ خیام گردوں احتشام مرفع ساخت، و دارا شکوہ کہ در حوالی  
 وصولی پور محابر و مسالک نرد و مسدود ساختہ آبے پیور و باد مے گرفت، بریں حال و قوت  
 یافتہ ازاں محال مراجعت فرمودہ یعنی بہت اشتعال نواہ حرب و قتال بدیں طرف رسید  
 از مسکروالایہ فاصلہ یک کردہ شاہجہانی نزل نمود، و در دیگر بہ تہیہ میواد پیکار توجہ گماشتہ

متصل طبع نیرِ جهان تاب افواج بقانونِ مہرہٴ نینِ نبرد مرتب ساخته و بقدم جلاوت  
 بمیدانِ جنگ و عرصہٴ نام و ننگِ خرامیدہ و منتظر و مستعدِ کارگشتہٴ قیام نمود اما شاہ منظر لواء  
 دہان روز بنا بر رعایتِ سپاہِ فیروزی و سنگاہِ کہ قطرہٴ زورہٴ مسافتِ دراز طے کرده بودند بہ  
 مصلحتِ دیگر روز محاربہ را قرار دادہ اصلاً سوار نشد میا زبانی نصرت کیش و دلیرانِ صف  
 شکن را تقویت بخشیدہ فرمود کہ فردا روزِ مری و مردانگی است، مستقر دولت ما ازین مکان  
 بغایت بعید ماندہ باید کہ یک نل و یک رو بر مخالفانِ تاختہٴ بفریب تیغِ آبدار سررشتہ نشما  
 دولت بدست آرید بفریزی و دشمن شکنی در جہان نام برآید۔

### منظومہ

بکوشید کوشیدین مرد وار      رگِ جان بکوشش کنید استوار  
 اگر دست بردیم ما راست ملک      و گر ما شدیم این داراست ملک

و آن جناب از صبحگاہ تا آخر روز در میدانِ انتظار بی حرولین بردہ از شدتِ آفتاب و تعبِ  
 سواری سمتِ تصدیع کوشید و سپاہش کہ اکثر بر خود سلاحِ درست کردہ بودند سپاہِ از میر  
 حرارتِ مہر کہ در غایتِ شدت و کمالِ حدت مے نافت بجز گرامیدہ بے حرب و مزب  
 غنیم آن چنان کوفتہ و دباو گشتند کہ سورت تو ایلمنی تن و نیرو مے ول شان لشکرت، فردا  
 آن روز روزِ یکشنبہٴ ہفتم رمضان المبارک سنہ ۶۸ ہزار و شصت و ہشت ہجری کہ خسرو  
 انجم از شادروانِ خاور با تیغ و سپر بیرون تاختہٴ در عرصہٴ پہنا و سپہرِ اختر چالش کرد و دید  
 شاہِ جم قدر فریدوں فریکلانِ طغریز بران کشیدہ باقراوانِ کور و فرود میدانِ کار جلوہ گر  
 گوید۔

## نظم

شاه شد از دولت خسته سواد      خانه دولت شد از بخت بیاید  
 رایت منصور بیا کشید      ماه علم سر بشریا کشید  
 گو کبیر چون فلک آراسته      ماه علم تا بفلک خاسته

و بقانون سرکه تازان و غا، و ذوقون عالم هیجا آراش کنی نصر نصیبه و ترتیب صفوف  
 ظفر موصوف که چهل هزار سوار خونریز صف شکن بود فرمان داد - بنجم سپهر غلظت کارانی  
 سلطان مراد بخش با افواج خود در میمنه قرار گرفت، و فرج میسر و بشهامت و پردی و ظف  
 الصدق سلطنت و دارانی سلطان محمد آراش یافت، شیخ میر با پنجهزار مرد مبارز مرکب  
 طرف راست بیاراست، و بیاد خاں با پنجهزار سوار و جوان جان سپار طرف چپ را  
 استوار ساخته ذوالفقار خاں باده هزاره و لا و صف در فرج هر اول را بسان البرق قائم  
 گردانید، و آنحضرت بنفس نفیس باده هزار جوان بیاد ز عریده سنج جان سپار فرج  
 قلب را زینت بخشید، توپ خانه که کوه آهنین بود و شعله فشان آتش بار در پیش قول  
 مرتب گردید، و از آن طرف داره شکوه با فرادان فرود شکوه بر فیمل چهل کوه قرار گرفته با جنود  
 انبوه بمیدان خرامید، به ترتیب افواج بحر امواج اشارت فرمود، هر سپهر دولت و روحی  
 سلطان سپهر شکوه با عمده بیاد در آن رستم دل اسفند یار توان رستم خاں بیاد و تمامی گرد دارا  
 و منصب داران بادشاهی که پانزده هزار سوار خونخوار بودند فرج میمنه را زینت داد - و خلیل السد  
 خاں با قباد خاں و دیگر منصب داران منحل و کنز نام سنگه و برادرش کیرت سنگه که جمله  
 پانزده هزار تیغ زن نیزه گذار بودند، مرکب میسر را استحکام بخشید و طرح فرج میمنه  
 له (د) سلطنت + له (د) داد - (ب) داده + له (د) کنز نام سنگه - (ب) کرد نام سنگه +

بسر داری فاخر خاں کہ پنچہزار جواں ہمراہ داشت، مستحکم گردید و طرح مسیروہ را نطق خاں با  
پنچہزار دلاور جانبا ز قائم گردانید و را دسترساں یارام سنگھ و را جہر و پٹ راج سنگھ  
و داؤد خاں باہشت ہزار بہادر جواں نشان فرج ہراول چون کورہ ثابت استوار ساخت  
و آبخنا بقیس نفیس خود با دوازہ ہزار سوار یک دل و یک جاں از ملازمان خاصہ خود  
قول را استحکام دیکند بخشید، و توپ خاتمہ صاعقہ بار بقاعدہ در پیش قول ترتیب  
دادہ، پس از تسویہ صفوت و تعبید افواج کوس و کرناے از ہر دو طرف بفریاد و فغان  
آمدہ غلغلہ فزع ابرو ہول نفع صورت سنگامہ محشر پدیدار ساخت، با دپایان کہ تن در زیر  
مبارزان شمشیر زن و گردان صفت شکن از بانگ و حر و شش دامہ و نفیر کائے کہ ناے چل  
بر آتش سیما بے تاب و چرہ نظراب گشتہ حرکت کائے غریب و اول عجب  
ظہور آوردند۔ بہادران ناموس پرست، و دلاوران از نشہ تہو مست از طرفین بالہباب  
ناہرب و شین ہمت گماشتہ کار نامہ رستمی و کارستان اسفندیار روئیں تنی را بر  
روئے زمین نازہ ساختند۔ و از تیش پیلان عربہ گر، و غرش توپ خانہ چوں تند  
مردان پر جگر و گردان سراپا تہور بگردار مجنون آسیمہ سر مہر از جاں برداشتنہ بے خودانہ  
بفنائے یک دگر پر خستند۔ تیغ در گرد چوں برق در میخ شعلہ فشانی کردہ زخت تہی  
بسیارے محرق گردانیدہ، و خدنگ از خانہ کماں چوں مار فشا فشن کماں بر آمدہ پیش  
جاں گداز جانے را در خاک و خون غلطانیدہ پیکان تیر مانند خرگان را از خونیں نگہاں در  
دل گرداں ناخن زدہ از چشم زندہ فوارہ خون کشاد۔ و ستان بہادران بگردار ثعباں  
بجاری دم دلاوران راہ بردہ جگر دوزی و جانستانی آغاز نہاد۔ بدیں رنگ بدیم۔ تیغ

شعلہ بار و سنان آبدار کار پیکار سخت بالا گرفتہ ہنگامہ دریدن و بریدن و کوفتن و دوختن  
گرم تر از کورہ خدا گشت و از ہر طرف حسام دو دمہ چہل برق اندر سحاب در گرد و نبرد  
درخشیدہ پیایے بر فرق مرواں مے نشست۔

### منظر

چو شکر بکشکہ در آمیختند	قیامت ز گیتی برآمیختند
ز غریبین کو سس خالی و مانغ	ز میں لرزہ افتاد در کورہ مانغ
ز بس بانگ کرنائے ز ہر شگفت	بدرید زہرہ بہ سچید نافت
شرارے کہ شمشیر دارانگند	تپش در ول سنگ خاراگند

دریں ہنگام کہ روز در ساحت نیل فام از سمت الراس گذشتہ بزوال میل  
نمود و جانبازان بموکب وارانہ علم حلاوت و اقبال برا فراشتہ راو ستر سال و داود خاں  
در روپ راج سنگھ راٹھور بر سلطان مراد بخش کہ مہینہ شاہی را مستحکم داشت حملہ ہائے  
پیایے آورہ بھرب خدنگ خارا شکاف و سہام جگر دوز برداشتہ فوج را بر ہم زد  
انگاہ بقدم جبارت و جزأت بموکب قلب تاختہ راؤ ستر سال و راجہ روپ راج  
سنگھ باقیل سواری خاصہ شاہی جہاں پناہی خود را رسانیدہ پروانہ وار بر آتش  
سوزان و غار زدہ در پیش آں شاہ سوار عرصہ جہاں باقی از آتش تیغ جانبازان قول اقبال  
محترق گردیدند و رستم خاں لبان رستم دستاں بر فوج میسرہ تاختہ سلطان محمد را کجلہ  
اول متزلزل ساخت۔ و در اثنائے کرد فر گلوڑہ تفنگ برباز و خورہ زخمی گردید۔ چوں دریافت  
کہ سہم قضا کارش یا تمام رسانیدہ فی الفور از قبیل فرود آمدہ کہ تنگ باد رفتار زیر ران

لہ (۱) نیل فام۔ (ب) نیلگون فام + لہ (ج) راٹھور۔ (د) راٹھور +

کشیدہ سلطان سپہر شکوہ را نزد پدر والا شکوہ فرستاد و دل بر سفر ناگزیر نہاؤ باد و آرد  
 مرد جان باز سرگندہ شدہ بر فوج اسلام خاں تاختہ جان شیریں نثار کردہ حق جان نزاری و  
 نمک خواری بجای آورد۔ اسلام خاں سرش جدا کردہ بزیر سیم سمند شاہ فیروز بخت اندخت  
 و خلیل اللہ خاں کہ بہ ہدایت عقل و دلالت بخت در خدمت حضرت شاہ قومی طالع  
 فیروز جنگ پنہاں عہد و پیمان بندگی و اخلاص داشت با پانزدہ ہزار سوار چارہ گرتن  
 دار بجائے خود ثبات قدم و زیدہ اصلاً سر مو حرکت نہ کرد۔ بنا برہوا خواہی حضرت  
 جہاں پناہی قطعاً میا شہر حرب نگشتہ بہا و دین نہ و طلب ناموس دوست را کہ بہ او  
 یوزد معطل داشت۔ و چون دلا شکوہ بخلاف قاعدہ دانان کار ترتیب افواج را بہ ہم  
 زدہ از توپ خانہ گندہ پیش آمد دریں وقت کہ افواج چو تار ویر تار ہر دو لشکر بر ہم  
 خورہ بود و سرداران موکب ہراول دارائی براہ عدم شتافتہ عرصہ مصافحہ ہیانت  
 غریب بر آوردہ ذوالفقار خاں ناظم موکب ہراول جمعاً اقبال وقت را مساعد یافتہ  
 اسپ جلادت برانگیخت و یکمال دلاوری و پیر جگر می بر قول دارا تاخت و بسیعت  
 سناں بہ یمن پڑدلی کند و اراں بہا و موکب جہاں ستاں جو ہر خود بردے بروز انداخت  
 ہاں محرکہ محشر نمون نیامیج خوں بان جھوں سمت سیلاب پذیرفت دریں شہکام  
 چرخ مینافی با دلیران جہیش دارائی بکین ستیز بر قاستہ بگرد یا و تکبت و کمال بتلا  
 ساخت، و از حدت تموز حرارت با قطع غایت بر جوہر ہواستولی گشتہ بسیارے  
 از بردارن و لشکر یانش بے سعی ہم دستاں تشنہ لب و تفسیدہ زبان لعلش گویاں  
 بہر طرف دران میدان تقدرواں بقالض الارواح و لادم اللذات تسلیم نمودند۔

شہ (ج) پنہاں + (ب) گہاں خدیو جہاں + (ج) حضرت جہاں پناہی + (د) جوہر

۴۷  
منظوم

یاد ز جزا نشند و آتش زہر سوخت جہانے ز زمین تاسپہر  
 اختر بید ہر فلک گرم کین گرم شدہ ہر فلک بر زمین  
 تافتہ در گرمی خود آفتاب تابش او کرد جہاں را خراب  
 خوں زرگ مرد ز بوں آمدہ خوے شد از پوست بریں آمدہ

در عرصہ مصاف آتار یوم فیتر المر من اخیرہ پدیدار شدہ عبرت افراطی اولوالابصار گردیدہ  
 در اثنائے چنین حال کہ ہنگامہ قتل و قتال از دم تیغ شعلہ بار برقی مثال گرم نواز با تازہ  
 روز شمار بود شکر نصرت ربانی و جیوش قدرت سبحانی در صد معادنت و امداد مبارک  
 موکب اقبال حضرت جہاں پناہی آمدہ بنائے بہت دستملل اجناد دارائی کہ مشیل  
 او تا دیکوہ البرز از صدمہ صلابت غیبی متزلزل گردید و در چشم تماشا بی اصحاب بصیرت  
 و بینائی ارتفاع اعلام غلبہ و اقتدار دارائی قریب الوقوع جلوہ کردہ بود خورشید قدرت  
 الہی پر تو غیرت بر ساحت اختیار دیدہ وراں انداختہ قضیہ منکس گشت افواجش  
 یکبارگی بہم بر آمدہ از ناموس گاہ مردمی و مردانگی و میدان مردان رو تا فتنہ و در غایت  
 اضطراب و اضطراب راہ فرار سر کردہ عرصہ ناور و تا چشم بر ہم زنی بردلا وراں موکب انبال  
 فراخ ساختند۔

منظوم

پراگندگی در سپاہ اوفتاد ہزیمت در آرزوم شاہ اوفتاد  
 سپہ چون پراگندہ شد سوئے جنگ فراخی در آمد بمبیدان تنگ

کس از خاصگان پیش دارا نبود  
 کزو در دل کس مدارا نه بود  
 ستیزنده از تیغ سیماپ ریزد  
 چو سیماپ کرده گمیزا گمیزد

و آنچه روز با فتح و فیروزی از هب تا سید فلک فیروزه قام بر شقه زر نگار دولت و  
 پیروزی شاه قوی بخت نظر روزی دریدن آغاز نهاد، کوس و کرتائے نصرت شاه  
 منظر لوا بلند آوازه گشته غلغله و مال النصر الامن عن العمد بگوش نصرت نبوش بچپید  
 دارا شکوه دالائی گذاشته بآن شاکسته سریر فرمانروائی از زانی دشته بنابر  
 فرزین بند و منسوبه بازی روزگار از سواری فیل بر اسپ بر آمده رخ از بساط دولت  
 بگردانید. دو گهڑی روز باقی مانده کوکب بخت و ستاره طالعش پس کوکب تکبوت و نکال  
 زائل و غارب گشته گسسته عنان و شکسته رکاب داخل آکیر آباد شد با آن چنان لشکر  
 عظیم باقتضائے مشیت خداوند قدیم شکست غریب یافته بیک بارگی از فرار  
 مسند کرامت و اجلال و چار باش عزت و اقبال بر خاک ذلت و نکال افتاد. این  
 قضیه غریب و حادثه عجیب روزیکشنبه بتاریخ هفتم شهر رمضان المبارک سنه مکه هزار  
 شصت و هشت از هجری در عرصه روزگار نیزنگ زاسمت و وقوع پذیرفته عبرت  
 افزای اولوالالباب گشت و حیرت انمائے خردوران دقیقه سنخ نکتہ یاب گردید.

سنوح بعضی از وقائع عبرت بخش ارباب خب و وقوع

مکاتب فی مابین زمینده تاج و تخت جهانبانی حضرت

# سب قرانی و آل شاہ سوار مضماری ملک کشانی و کشور

## ستانی

چوں ہمیں غایاتِ ربانی و تائیداتِ آسمانی این چنینی فتح نامدار کہ در حوصلہ  
 یائے دولت پایدار حضرت جہانپانی و لعل و تصور ارباب ہوش و آگاہی نبی  
 پانچیر اندیشیان دولت ابدی بیاں گردید۔ آنحضرت مشکدانہ عنایت سرشار  
 یم رسانیدہ دماں روزِ فیروزِ زری بخشش کہ نمونہ شب معراج غلو بہت حضرت  
 جہاں پناہی بود از سر زمینے کہ منزل یار گاہ و دار شکوہ بود نزل جاہ و جلال فرمود  
 نگاہ و اسباب و اموال و اسپان و شتران بسیار و عقیمت میارزن ظفر  
 ید و ہمدراں روزِ نخست فاختہ خاں کہ از مصاحبان خاص و فدویان با اخص  
 بود و محمد امین خان خلعت الصدق معظم خاں و اعتقاد خاں بن آصف خاں موسوم  
 خاں از کبر آباد رفتہ یادراک سعادت ملازمت اکیسیر خاصیت والا فستخار  
 نسیمات مبارکبادی بجا آوردند و در آن شب کہ آلبتن صبح دولت مراد  
 سرست و نشاط و طنطنہ مبارکبادی و انبساط در آرد و مئے محلے بلند گشتہ در  
 دامان روزگار پچید روزی دیگر بندگان حضرت عالی از آن سرزمین ظفر  
 چ فرمودہ شکار گاہ عماد پور را بفرزول والا رشک فرمائے طارم مینا خست  
 جعفر خاں و فاضل خاں خانساہ و نامدار خاں ولد جعفر خاں و فیض اسد حسین  
 در احمد رگناتھ و قاسم خاں و ملتفت خاں و لداصالت خاں در حود و نامدار

خواجہ سراسے و اسلام خاں مخاطب خدمت یار خاں کہ در قلعہ اکبر آباد بودند و دیگر جمیع  
 بندگائے بادشاہی چہ امرائے بزرگ منصب و چہ منصب داران ریزہ کلہم اجمعین طوعاً  
 و کرہاً بدرگاہ جہاں پناہ مشافتہ بشرت زمین یوس اقدس مقنن و مباحی گشتہ سربندگی  
 بجز اطاعت و انقیاد مد آور دند و از پیش گاہ نوازش والا باضافہ یک سواری بہ بعضی دہ  
 پانزدہ سرافرازشدند۔ روز سوئم کوچ فرمودہ یانغ و ہرہ از فرزند ول والا ہمایوں روکش  
 فرودس بریں و سپہر بوقلموں گردید۔ بندگان حضرت ظل سبحانی صاحب قرآن ثانی  
 فرمان عنایت مشحون بخط خاصہ مبارک مرقوم گردانیدہ بدست فاضل خاں فرستادہ بزبانہ  
 آن فاضل کامل پیام نیز حوالہ فرمود۔

## مضمون فرمان ہمایوں پیام عنایت مشحون آنکہ

چوں بمقتضائے مشیت ایندو بیے چوں در میان آن قرہ باصرہ سلطنت و  
 جہانیانی و غرہ تاصیہ بظلمت و کامرانی و شانہ زادہ بلند اقبال صحبت بکدورت و طلال نجامید  
 آسچہ در پردہ غیب و حجاب تقدیر ستور بود بروئے بروز افتاد۔ از انجا کہ در فرمان  
 قضا و قدر و ارادت خالق خیر و شر چون و چرائے بشر را مدخل نیست اغراض عین ازل  
 از منتہات نشاء خود شناسی و خدا دانی مست، یا ظہار امرے کہ لکنوں الشراح خاطر و انساب  
 طبع اقدس بدان متعلق و منوط آمدہ بندل توجہ والا ناگزیر شرف وقوع پذیرفت، غرض  
 از تمییز این مقولہ آنکہ تعاضلے باطن و تمنائے خاطر بہ تماشائے جمال و لغائے فرحت  
 اسمائے آل فرزند ہوشمند بیدار خرد کہ چراغ ضیا و فروغ افزائے این دو دمان دولت اقبال

است بغایت ست کہ حوصلہ تقریر و تخریر اندازہ آں را بر نمے تابد خاصہ کہ آں درۃ التاج خلافتِ دالئی درر نہیں فریدۃ زینت افزوز اکیل فرما نہوائی را بنا بر سعی سابقہ ازلی و ارادت پیشین روزگار دلاز و زمان طویل بایں ہمہ قرب مکان و مجال لفریب نزول اتفاق نہیعتاد و مارا پس از ان چنان امراض متضادہ مشدیدہ کہ رشتہ امید توقف دریں نشارا مل سوز حوادث اندوز قطعاً مقصود و منقطع بود از شفا خانہ عنایت حکیم علی الاطلاق بمقتضائے اذامضنت فہوشیفین شربت گوارائے صحت کرامت وصول پذیرفتہ فی الحقیقت حیات تازہ و زندگی دوبارہ عطا گردید، التهاب نیران شوق و لواہج ہشتیاق با علی نہایت رسیدہ یقین کہ خواہش قلبی و آرزوئے باطنی آں فرزند نیک اختر والا گوہر دریں باب از تاب غلیان نشا رحمت بر کیفیت طلب غریبصر بلقائے بزرگ کنعان خواہد بود زیادہ بریں حوصلہ طاقت بار انتظار را بر نمے تابد و پسندیدہ عالم استحسان آنست کہ آں آداب دین خود رسم شناس عقل بزودی ہرچہ تمام تر مرہم راحت بر جلاحت ترصد نہادہ خاطر اقدس را بمشاہدہ جمال و لقاے فرحت افزائے خود فرحت آگین و مسرت آموہ سازد

## مصرع

زود آے دل تنگ مرا مونس جان باش

فاضل خاں فرمان عظیمت عنوان فرمان فرمائے جہاں را در خدمت شاہ جہاں سخت گیتی ستاں بردہ بقانون خرد خردہ واں ادائے پیغام نمودہ سخنان دل پسند و کلمات اجبند کہ ملائم وقت و مناسب حال بود بعرض والا رسانید۔ آں شاہ فرخندہ طالع خجستہ منظر لطیب

سے (ج) کہ حوصلہ تانے تابد۔ (ب) بغایت ست کہ از اندازہ حوصلہ تقریر و بیان آں را بر نمے تابد۔



واضح و صحیح ساطع و بوجهات معقولہ و تمثیلات مقبولہ گنرا لیا و خواست کہ عشیقہ مراد را بکسوت قبول بیاراید و غنچہ مقصود و چمنستان اجابت تمنا از نسیم حصول بکتابید اصلاً را کتبہ امید بشام نہ رسید و ازالہ ہمہ تدبیرات و تہنیدات فائدہ بر اصل غرض متفرغ نگشت لاجرم محزون و ملول مراجعت نموده صورت مجلس او در خدمت اشرف اعلیٰ و محلہ معروفہ داشت، حضرت صاحبقرانی با زخیل السد و فاضل خاں را نزد آن نوباوہ ریاض خلافت و چانداری فرستادہ فرمان زمین بہت خط مبارک محبوب آل و نھان ہموالکان صادر فرمود۔

## حاصل کلام افت نظام خاقان گم غلام آنہم

با وجود حقوق پرورش بناز و نعیم و تربیت و تلقین و تعلیم بہ نوازشات سبکراں و عنایات سبے پایاں اختصاص بخشیدن بجناب بلند و میراتب ارجمند فائز گردانیدن با ہمہ حقوق ابویت و ادلی الامر متکم کہ بفرمان شاہنشاہ علی الاطلاق اطاعت و امتثال حکیم مالا زرم واجب و کلام ربانی و کتاب آسمانی بر آن ناطق ازاں فرزند سعادت مند کلا راستہ مرا یائے حسن اعتقاد و مجموعہ دانش و بینش خدا داد است و پیوستہ عمر گرامی را برضا جوئی و نیک نامی و حق شناسی و خدا افانی صرف کردہ بسیار بعید سے تماند کہ قدر ہم ربانی و رتبہ شوق و خواہش خاطر اقدس را بدر یافت دیدار فرحت آثار خریدش نداشتہ بنایبہ اغولکے و اضلال صاحب اغراض فاسدہ چند ہمیت

دو دشوندار بدماغے رسند      بادشوندار بہ چراغے رسند

از احراز سعادتِ حضور با زاری تند و بواسطہ دوستگامی مشتے بد تمیزِ بطینت مارا دشمن کالم  
 پسندد، و خفیت مارا در فرمایانِ جہاں و اہلِ روزگار تجویز کرده از وہاںستِ عاقبت  
 نیندیشد۔ و برائے دوروزہ زندگی این سرائے حادثہ زائے شرمساری و نجالتِ ابد  
 در پیشِ خدا و رسول بر خود ہموار و آسان گیرد۔ زینہارے فرزند بکارے جرات منمای  
 کہ آخر منتجِ ندامت و پشیمانی گردد و ندامت سود ندهد۔

### منظوم

تسخ بیفگن کہ منہم آفتاب	لے خلف از راہ مخالف بناب
سوسے خدا بین و مشو خود پرست	گر ز خود این نقش گزرتی بدست
گفت بد آموز نہ باد شنید	ور زید آموز شد این راہ پدید
نیک بدانم کہ ندانی تو نیک	گر چہ کنی دعوی و نش و لیک
بے ادبی با چو منے چوں کنی	چوں تو شب روز ادب افزوں کنی
این نہ جوانی ست کہ دیوانگی ست	گر چہ جوانی ہمہ فسرانگی ست
لیک ممکن با پدراں سروری	لے پسر ارچہ پسر عا در خوری
یاد تک کن کہ جب گد گوشتہ	بر سر خراں گئے کہ ہم تو شہ
جو ششش سیار کن زیر پرست	خون منی و دل من مہر جو ست
مشنو و بشنو سخن این ست و بس	گوش کن این گفت من و گفت کس

چوں آلِ دو خان عالی شان بدر دولت خانہ شاہِ فلک مکانِ فائز گردید و خلیل اللہ  
 خان ازا سجا کہ پہاں سرخوش نش رہو خواہی بود و خصنت باز یافتہ یا بلاغِ پیغام و ایصال

فرمان مامور گشت، و فاضل خاں بنا بر مزید اخلاص و غیر سگالی فرمان فرمائے جہاں از مسادت  
 حضور پُر نود محروم و مجبور بودہ قرین حرماں بیرون ماند۔ و خلیل الدخان مجالس آداب  
 حق شناساں و مبائن آئین نمک خواداں قدم بر مسکابے وفائی و منہج بے حقیقی سپرہ  
 بیشتر ایہج غبار فتنہ و مفر گشت؛ و شاہ جہاں نجات و حرم چاہ را بر آں داشت کہ اصلاً سخن  
 حضرت ظل الہی را بسبع اجابت اصغرانہ فرمودہ فتح غزیمت ملازمت نمودہ در جہاں  
 آنحضرت معرفت داشت کہ من از بے توجہی حضرت امین نیستم، مے ترسم کہ مبادا  
 در ہنگام اوراک شرف ملازمت اقدس بندگان عالی قصد من فرمائند انگاہ خلیل الدخان را  
 بموجب راہمندی و صلاح خودش در نظر طاہر بیناں چشم بند نگاہ داشتہ فاضل خاں  
 بر خصمت آن طرف اختصاص یافت، او بملازمت اقدس شتافتہ کیفیت حال  
 معروض داشت، و فرمان فرمائے جہاں آراے از ناسازی روزگار و بے مددی چرخ  
 ستمگار از ہر فرزند دلیند مایوس و دل تنگ گردید و از ملاحظہ ناہنجارے حق ناشکستگ  
 چند کہ حق تربیت و نمک ساہمائے دراز نابود ساختہ در صد دایزلے و آزار آن خسرو  
 جم اقتدار بودند بالسدایو ابواب قلعہ و استعداد در بانست تحصین و استحکام بیروج و  
 بارہ در غایت مراتب یہ تیعظ و احتیاط اشارہ فرمودند، و بعضے از بندائے بادشاہی  
 کہ نظر ہر در طرین جانفشانی و ہواخواہی تگاپورے نمودند بمجافطت ابواب قلعہ مامور  
 گشتہ بشرائط حراست و ہوشیاری بتقدیم رسانیدند۔ چوں پر تو آگاہی بندگان

---

سلسلہ (۱) بودہ - (ب) بود + سلسلہ (ج) فتح غزیمت ملازمت نمودہ - (ب) دور کردن نیت  
 فتح غزیمت ملازمت نمودند + سلسلہ (ج) او - (د) کہ + سلسلہ (ج) و از ملاحظہ ناہنجارے حق نا  
 شناسے چند - (ب) ملاحظہ ناہنجار حق شناس ہر چند +

حضرت جہاں پناہی بریں تفسیہ تاقے ذوالفقار خاں و بہادر خاں بمحاصرۃ قلعہ مامور  
گشتہ با فوج از مبارزان کار طلب بہ ہنگام شب پانے قلعہ رسیدہ کہ و فرآغا کرند  
اما بواسطہ متانت آل حصار دزین و حمانت آل حصین حصیں با این بہرہ و دی صورت  
افتتاح در رات خیال بہادران جلوہ نہ کرد۔ و سرداران با بعضی از لشکر یان سجوالی  
قلعہ در پناہ جدار و اشجار قرار گرفتہ از طرفین صحبت توپ و تفنگ در میان آمد و اشتعال  
آلات حرمت و جنگ بوقوع انجامید۔ سرداران و تفنگچیان پیادہ اندرون حصار قدیم  
اخلاص بر زمین جان سپاری فشرده کمانیستی بہ مانعت و مدافعت پر خستند و  
بجای فشانی و جان ستانی مہمت گماشتند۔ اما اکثرے ازاراتے کلاں و منصب داران  
از حمایت بزدلی تاپ محاصرہ نیامدہ ہم از روز سخت بہ بیادۃ اہتمام تقایاں کہ از راہ  
در پیر آب وریا بانہروں سے آوردند از قلعہ بدر رفتہ سر خود پیش گرفتند و حق نمک  
و تربیت سالہائے دراز بادشاہی معدوم انگاشتند و ادنا سپاسی دادند چون  
آں قلعہ از آسیب نقب و یورش مصلوں بود مبارزان موکب شاہی روز دیگر خود را بسپا  
جلادت بدروازہ خستری رسانیدند راہے کہ آب ازاں طرف بدرودن قلعہ سے بردند  
مسد و ساختند لاجرم کار محصوران بجز گرائید و بہ خطر انجامید۔ و بندگان عالی حضرت  
خاقانی بریں حادثہ وقوف یافتہ خان اخلاص کیش ارادت پرست فاضل خاں  
را بار دیگر بمیل از دست شاہ بلند اقبال بیدار خست فرستاد و فرمانے خطافاں  
بقلم در آورد

طہ (ج) در پناہ + طہ (د) اہتمام + طہ رسانیدہ۔ (ب) رسانیدند +

طہ (و) خاں +

## مضمون فی مان آنکہ

ملک الملک تعالیٰ شانہ کہ ملک کش از تغیر زوال مصون ست کو کبہ اقبال فرزند  
 برومند قوی طالع راجوں کو کب فرورغ بخش شہستان دولت و ضیا افزائے ساحت  
 جہاں داراؤ۔ از گجراتی سپہر نیرنگ ساز و ناسازی روزگار شعبہ بانہ امرے کہ صلا  
 بحیطہ تصور و حوصلہ تعقل در نئے آید بعین الیقین مشاہدہ آقا داد آں فرزند با تاملند طالع بلند  
 یکبارگی مہر فرزند ہی بریدہ بر آتش شوق کہ در کافون درون اقدس سمت التہاب پذیرفتہ  
 نظر نے نیگندہ و چشم از حقوق ابویت و تربیت عمری پوشیدہ مار دشمن کالم پسندیدہ  
 و ایند آزار مارا کہ موجب بدنای دنیا و مورث ناکامی عقیقی ست سہل و آسان انگاشتہ  
 از باز پرس روز شمار عاقل و بے خیر افتادہ۔ اما در یوم یقوم الحساب ازین حرات از کجا  
 حق شکنی چہ جواب خواہند داد۔

### منظوم

پیشیں کہ گویم ز خودت شرم با	کز آپے خونِ خودم اندر فساد
بندہ کہ باشاہ بود کیند جو	خلق چہ گوئند تو ہم خود بگو
وہ ز تو در قلب من آمد غیباً	ہم تو شوی در رخ خود شرمنا
باش بکام کہ بکام تو ام	زندہ کہ نازندہ بنام تو ام
بہر خدا صورت خویشتم	روے مگر وان و تبرس از خدا

سلا (ج) دزد تو در قلب من آمد غبار۔ (ب) دزد تو در قلب من آمد غبار + سلا (ج) زندہ و نازندہ۔

(ب) زندہ کہ نازندہ +

الائق آنست کہ آن قرۃ باصرہ دولت و وارثی برصفت نشکنی و کشور کشائی خود مغرور نموده تکیہ و اعتماد بر سازگاری زمانہ و رفاقت روزگار نکنند کہ چرخ نیزنگ و جهان دورنگ ہملاً اعتماد و انشاید و ازین پیمان نشکین بد عهد قطعاً و فانیاید درین صورت شائستہ خود آنست کہ کارے کہ موجب دہن و فتور این دو دوان عالی شان گردد و از ارتکاب آن اجتناب واجب شمرده ب حفظ ناموس سلطنت چندین سالہ ماکہ مظننہ مغلظت و شکوہ و مکنت اقتدا این دولت در ساحت زمین و زمان چھپیدہ سائر فرمانروایان روئے زمین از ان شلایے سے کہ فتنہ کو شمشیدہ آنچه از فرزندان قابل توقع باشد بظہور آرد کہ نام نیک و اسم قابلیت آن نوباوہ گلشن جاہ و جلال در صحیفہ روزگار و صفحہ لیل و نہار ثابت و پایدار بماند۔

آن سند آراسے خلافت و جہانبانی پس از اطلاع بر مضمون منشور عنایت مہربانی آداب ادب و مراسم اخلاص کمائی بنی مرعی دہشتہ زبان گوہر بیان بی پاسخ بکشاد و گفت +

بشد الحمد والمننتہ کہ این نیازمند در گاہ الہی بے مثل و مانند از بد و اہتر از روح عقل و تمیز الی الآن باندازہ اسکان بشری و طاقت انسانی در تمہید قواعد ارادت و اعتقاد و در تشیہ میانی صدق و سدا و خود را مقصر ساختہ و از ضبط سررشتہ استرفضائے خاطر ہمایوں کو شمشیدہ و از صراط مستقیم عبودیت و جان فشانہ انحراف جائزہ نداشتہ و نمیدارد در راہ بندگی و عقیدت ثابت و راسخ است۔ لیکن از مہر این مقدمات کہ بنا بر ارادت ازلی و ششیت لم یزلی و میاں آمدہ بقضائے طبیعت بشری مغلوب و اہمہ و ہراس نشستہ جرأت آن نمادہ کہ باطمینان قلب و جمعیت باطن عازم احراز سعادت حضور پر نور تواند شد و الا آرزوئے خاطر نیانما اثر این ستمند سرا پا ارادت و اخلاص بر نیل دولت اہد

انفخام سہ سپہر التیام زیادہ ازان است کہ حوصلہ تقریر تو میں اس را برتابد و زبان  
از شکر غنایات شمر سار و مراحم و اشتقاق بے شمار اقدس قاصر۔ اگر آئین مرید نوازی مدعی  
فرمودہ حکم والا بشرت نفاذ رسانند کہ بعضی از مردم این مرید شخصت بقلعہ باریافتہ بجائے  
جمعے ملازمان سرکار عالم مدار کہ بحفاظت روپ کوٹ و مداعل مامورانہ قرار گیرند و از پیش  
گاہ غنایت خسروی سحر است ابواب قلعی امتیاز و اختصاص یابند۔ این فرد وہی جان سپا  
بجح خاطر و سکون باطن و اطمینان دل بجنود اقدس رسیدہ سعادت زمیں یوس اقدس  
اشرف حاصل نماید و زبان عقیدت بیان بعد از تفصیلات بکشاید غایت مرید نوازی خواهد  
بود +

بندگان عالی حضرت خاقانی بر امتقنائے وقت و فرمان قضا بر این معنی رضا دادہ حکم  
فرمود کہ بندگان بادشاہی کیس از قلعہ بیرون رفتہ ابواب بر روی اولیائے دولت  
روز افزون شاہی مفتوح گردانند ہر چند این معنی از مصلحت دولت دور بود فرمانبرار امتثال  
مثال و ایما را لازم الاتباع ہمایوں مستحکم شناختہ از حصار بیرون شناختند و ابواب دولت  
بر روی بندگان شاہی جہاں پناہی باز داشتند ہر سپہر کرامت و سروری سلطان محمد با  
ذوالفقار خاں و شیخ نیر و بہادر خاں و اسلام خاں بموجب فرمان والا بتاریخ روز جمعہ یازدہم  
شہر رمضان المبارک سنہ داخل قلعہ شدند۔ در وہ قلعہ و بروج را بطنب خود در آوڑہ  
جمعے از معتمدان را بجای بخت محافظت و حرارت باز داشتند نگاہ سلطان محمد باسلام  
بجنود اقدس اشرف آمدہ بادراک سعادت ملازمت ہمایوں استعادیافت یکورنش و  
زمیں یوس و تسلیمات عبودیت سامت سر افتخار برافراشت و بندگان انجلیحضرت باں  
۱۵ دلا از پیش گاہ۔ (ب) و پیش گاہ + ۱۵ (۱) اولیائے + ۱۵ (۱) و یازدہم۔ (ب) پانزدہم +

تو بس نہال آ بسال جہانبانی جمہر مرصع غنایت فرمودند و روز دیگر نواب قدسی القاب  
فلک احتجاب بادشاہزادہ جہاں و جہانبانی بیگم صاحب لائزداں مسندارائے انجمن جاہ  
وجلال و متکی الائمک دولت و اقبال یعنی شاہ جم جاہ فرستادہ بینائے نربانی آں خوشید  
فلک عظمت و کرامت و گوہر بحر عصمت و جلالت حوالہ فرمودند چوں حضرت از ستر معلا  
بدان جاتشریف برد و خیر قرب الوصول علیٰ العالیہ سبح والا شاہی فلک قدر رسید بجلالت  
قاعدہ معہودہ و قانون ستمہ مراسم استقبال و شراط اعزاز و اکرام و آداب ادب و احترام  
اصلاً رعایت نیافتہ اشارت عالی دربارہ نصحت بار باندروں سردار قات اقبال یہ نفاذ  
رسید و آں ہر سپہر عظمت و ذکا نزل فرمودہ باندروں شکوئے دولت تشریف برد و شاہ  
والاجاہ در حرم سرائے ہمایوں باں کریمہ دو دمان سلطنت و جہانبانی بآئین شاکستہ طاقات  
کردہ برستد عزت و کرامت اجلاس داد۔ پس آں عیفقہ نقذس نژاد زباں یاد لائے  
پیام پدربزرگوار کشادہ سخت از تفقعات و توجہات حضرت ظل سبحانی نسبت بر برد  
کامگار و مراتب اشتیاق و عواہش خاطر یلقائے فرحت افزائے آں جناب ظاہر ساختہ  
انگاہ سرکلادہ مقصود و آکرہ فرمودند کہ مرضی خاطر واقفنائے باطن اشرف اقدس حضرت  
ظل سبحانی بدین معنی متعلق گشتہ کہ ولایت پنجاب و مملکتہ کہ بدان منسح واقع شدہ بہ دار  
شکوہ غنایت فرمائند و گجرات بدستور بامراکشیش اختصاص یابد و ولایت بنگالہ بہ شاہ  
شجاع مسلم باشد و مملکت دکن بہ سلطان محمد تعلق گیرد و منصب الائے ولایت عہدہ یون  
و خطاب ستھاب بلند اقبال کل ممالک محروسہ ماورائے ولایت مقسومہ مذکورہ بشاہ والا قدر

۱) بیگم صاحب + د ب) بیگ صاحب + ۲) (ج) فرمودہ (د ب) فرمودند + ۳) (د) برد +

۴) (ج) اجلاس - د ب) اجلاس +

مبارک از دانی گروہ مناسب آنست کہ امتثال حکم و استرضائے خاطر اشرف اقدس را موجب حصول سعادت کونین و وصول مآرب نشاتین دانستہ بدین امر کہ دولت این در ضمن آن مضمر است رضادہند و قدر این غایت سترگ و نوازش بزرگ مثنائت در شکر این مہبت عظمیٰ بہ عطیہ کبرئے سراپا تسلیم و رضاباشتہ و مقالات فاسدہ و سخنان بیہودہ ارباب غرض بسبب اجابت اصغار فرمودہ بے دغدغہ تردد عازم احراز سعادت و تقبیل انابل فیاض شہنشاہ مخلص نواز گردند کہ بے شائبہ شہدہ فائدہ ریب موجب رضا و خوشنودی خدائے عزوجل در رسول اجل صلوات اللہ و سلامتہ علیہ در ضمن این متحقق است و بندگان حضرت را کہ شوق و آرزو مندی ببقائے راحت افزای مبارک زیادہ بر آنچہ در حوصلہ تقریر و قالب تبیین گنجائش دارد بہر چیز دوتر بدیدار فیض آسنا خود مستبج و مسرور سازند اولے و فضل خواهد بود +

بندگان حضرت جہاں پناہی از اقبال این معنی پہلو تہی کنند، و از خصومت و عناد و ارتشکوہ شکایت فرمودند و گفت تا مقدمہ او فیصل نہ یابد حصول سعادت حضور اشرف تعقد تمام دارد و دریں باب جرات نئے توں کردہ حضرت عصمت قباب قرین حزن و اندوہ مراجعت فرمودہ صورت ماجرا خدمت اشرف اعلیٰ مکشوف گردانید و ازین مہر کلامت مالہ کلام و سآست تمام بخاطر ہمایون آن خسرو عالی مقام راہ یافت و روز سوم بعد از گفت و شنید بسیار خاطر مبارک حضرت جہاں پناہی برائے احراز سعادت ملازمت اقدس و تحصیل دولت زمین بوس حضور پر نور و تکبیل مراسم استرضاء و خوشنودی خاطر مقدس قرار گرفتہ بدین عزم صواب از منزل دل کشائے باغ دہرہ بدولت و اقبال سوار

شدند از انجا کہ مشیت ایزدی و ارادتِ خدائے عزوجل بامرد دیگر متعلق شدہ بود کارکنان کارخانہ قضا و قدر بخلاتِ تعاضاتِ قلبِ خلاقِ شانے بس عبرت افزا در پردہ خفا مخمور داشتند این رائے صواب آگین سمت انقلاب گرفت، و این غزیمت سعادت فریں صورتِ فسخ پذیرفت، و بمجرد توجہ والا گہ از دولت خانہ معلی سوار شدہ عنانِ سمنہ اقبال سبک فرمودند شائستہ خاں امیر الامرا و شیخ میرزا پیش رسیدہ معروضند استند کہ تصبیحِ این غزیمت و تمیمِ این ارادت از پیرایہ تصدیقِ خود مصلحت شناس و زیور تجویز عقل صواب اندیش معراست و خیر اندیشان تمام اخلاص و قدویان عقیدت کیش را از انصواب این امر دور از کار جان در قالب ماندہ و ہمہ منگاک تیر و نشیب تفکر فرو شدند، خدا را بر جانِ قدویان بے ریائے خود ترجم فرمودہ از امضائے این غزیمت مصلحت دشمن اجتناب و احتراز فرمائند و دے بدولت پیرامون این مقدمہ برآیند کہ ہر گاہ کام بخش حقیقی زمام دولت و عنانِ سلطنت را بقیضہ اقتدار و کفِ اختیار اولیائے دولت بے زوال توفیق فرمودہ باشد و ملازمان سرکار فیض آثارِ قلعه را بضمبط خود در آورند و بندگانِ اعلیٰ حضرت را در کل سررشتہ اختیار از دست در شدہ بقید دولت خواہاں در آمدہ و اثر سے از مخالفان درون قلعه پیدائیت، چہ بریں دہشتہ کہ عبت و بے باعث ضرور در جائے کہ منظمہ خطر و ملاحظہ فتنہ و شر باشد تشریف فرمائند۔

ازیں اقوال نمرہ مقربان خیر سگالان کہ بحسب ظاہر بینی بر صلح و صواب بود و تمام در خاطر ہمایوں پدید آمدہ از ہماں جا عنانِ بارگیر دولت کشید۔  
دیں اثنا کہ آن حضرت کے سمع ہمایوں بر سخاں دولت سگالان دہشتہ مترود بودند

تا بیرون حساب رسیدہ فرمائی کہ بندگان اعلیٰ حضرت بخط مبارک بدراشکوہ نوشتہ اند  
 روئے اعتماد بحال احتمال و احتیاط بدحوالہ فرمودہ بودند کہ اصلاً احد سے راہیں راز و قوف  
 نداوہ نمودار بنان با دشمنیگہ بدراخلافت شاہجہاں آباد بدراشکوہ رسانیدہ جواب بیارو  
 بنظر انور جہاںپناہی درآورد +

## خلاصہ مضمون فرمان آنکہ

داراشکوہ لشکر خود را جمع کرده در شاہجہاں آباد ثبات قدم ورزدا و در آن جا خندان  
 و لشکر ثبت دارد، و زینہارا و از انجا پیشتر نگذرد کہ ما بدولت درین جا ہم را فہم نامیم۔  
 این فرمان مصدق و صدق اقوال خیر خواہان آمدہ رائے زمین نیک نکالان دولت  
 ابد قرین نزد شاہ جم تمکین درجہ استحسان و جائزہ تحمیس یافت و کمال توجہ ظاہر و باطن  
 اعلیٰ حضرت بحال داراشکوہ موجب بخشش خاطر خلیفہ شاہ کشور گیر شدہ و فرسخ آن عزیمت فرمود  
 از پیش دروازہ گذشتہ در حویلی داراشکوہ نزول جاہ جلال نمودند، و سلطان محمد حجاب  
 عالی تمامی کارخانجات یادشاهی را از خزائن و دقائن و مرصع آلات و جواهر وغیرہ بقیض  
 درآوردہ مختوم گردانید۔ و بندگان اعلیٰ حضرت بنا بر تقدیر رب قدیر بے اختیار مطلق شدہ  
 از درجہ اعتبار و اقتدار ساقط و مایط گردید۔ ازاں پس از حرم سرے والا و مشکوئے  
 معلیٰ بحال حرکت و خروج نیافت، و محرران دیوان قضایں قضیہ عبرت افزائے جہاں را  
 بتاریخ بیست و یکم رمضان المبارک ۶۶۸ ھ نولیندہ در سیاہہ میل و نہار ثبت گردانیدہ

۱) چیلہ۔ ۲) حساب + ۳) ۶۷) بنظر انور جہاں پناہی درآورد + ۴) ۶۷) لشکر خود را جمع کردہ در شاہجہاں

آباد + ۵) تقدیر رب قدیر بے اختیار مطلق۔ ۶) تقدیرات ربانی بے اختیار مطلق +

سررشته این شمارہ درجیدہ روزگار مضبوط ساختند۔ و خود دقیقہ رنج معنی زا بجهت تاریخ  
 این سائخہ غریب و حیرت آسما و اعتبار و یا اولی الالبابہ بر تختہ بلعیرت رقم زد +

## ارتفاعِ رایاتِ اقبالِ بجزیمِ تہِ صالِ دارِ اشکوہ و شتافتن<sup>۱</sup> آن جنابِ بصوبہٴ پنجاب و گرفتاریِ سلطانِ اُدیش و دیگر سوانح

### دولت افزا

چون مہم بندگانِ اعلیٰ حضرت بموجہ کہ خامد حقائق نگار بہ تبیانِ آن پرداخت  
 فیصل یافتہ قلعہٴ کبر آباد بانخراسن و وفائن مسخر بندگانِ حضرت جہاں پناہی گشت۔ و کل  
 بیوتات و کارخانہ جات باوشاہی بضبط اولیائے دولت روز افزون حضرت مشاہی درآمد  
 مسامع جاہِ جلال رسید کہ داراشکوہ در شاہجہاں آباد طرح اقامت انداختہ بفرہم آوردن  
 سپاہ پرانگندہ و لشکر متفرق شدہ خود بہت مے گمارد و فیصل دادنِ مہم آن جناب  
 و بانجام رسانیدن کار نیم تماش بقصد مصلحت دولت از واجبات شمرده ہمگی سہ  
 روز در حویلی داراشکوہ توقف فرمودہ فی الجملہ بہ تنسیق و نظام مہم کبر آباد توجہ والا مبذول  
 داشتہ ذوالفقار خاں را بجا فطنتِ اعلیٰ حضرت و جراتت قلعہ تعیین نمودہ و اسلام خاں  
 بصوبہ داری کبر آباد اختیار یافتہ بدین عنایت کبرے سرستخار بر فراشت و بادشاہ ہزادہ

۱۱۱ و شتافتن آن جناب + ۱۱۲ د (۱) مسخر بندگان حضرت جہاں پناہی گشت۔ (ب) بندگان حضرت

جہاں پناہی مسخر گشت + ۱۱۳ (۱) بر فراشت۔ (ب) پرداخت +

جهان سلطان محمد نیز بنا بر مصلحت ملک طاری بموجب فرمان واجب الامعان در کبر آباد  
 رصل اقامت آنگند و حویلی داراشکوه بجهت نزول آن جناب تعلق یافت ادر روز  
 دوشنبه ۲۴ رمضان سنه الیه دولت یار بعزم استیصال داراشکوه در غایت شان و  
 شوکت از مستقر الخلافت کوچ فرموده بجانب دارالخلافت شاهجهان آباد ریاست نصرت  
 آیات مرتفع ساخت روز نخت گند سامی بچسکه اقبال گشته خود بدولت و کرامت  
 در عمارت پادشاهی نزول فرمود درین منزل بعرض باریانندگان محفل والا رسید که سلطان  
 مراد بخش از کبر آباد کوچ نکرده از طریق رفاقت پهلوتی ساخت و جمعی از ملازمان پادشاهی  
 مثل ابراهیم خاں ولد علی مردان خاں امیر الامرا و غیره ملازمت آن جناب اختیار کرده در سلک  
 ملازمانش انتظام یافتند و چون بموجب مناصب راده بیست و ده پانزده مقرر کرده  
 جمعی که بدان جناب رجوع می آرند رعایت کلی می فرمایند قریب بیست هزار سوار  
 در ظل راتیش فراهم آمده روز بروز مردم صورت بین ظاهر پرست که اکثر منزل معنی و  
 حقیقت چندین مرحله در افتاده اند یواسطه طمع منصب و چشم رعایت ازار و دوائی  
 معلی گنهای خدیو جدا شده بان جناب پیوندند و جمعیت سپاهش آنان تا نامست از دیا  
 می پذیرفت آن حضرت و قمرع این معنی را مبان مصلحت دولت و موجب تحلل  
 بنائے کارے که پیش نهاد مهت والابود دانسته بفرکه همیش در افتادند و کس نزد  
 آن جناب فرستاده سبب تخالف و انحراف از طریق رفاقت و صراط مستقیم وقت  
 استفسار فرمود آن جناب اظهار نادانی خود و پریشانی حال سپاه نمود لاجرم آن حضرت

۱۶ د ملک داری بموجب ۴ (جم) در روز دوشنبه ۲۴ رمضان (دب) روز دوشنبه

مبلغ بیت لکھ روپیہ اور ارسال دہشتہ پیغام کر دے کہ بالفعل این مبلغ را بقبر و ریات خاصہ خود و سپاہ صرف نمائند بموجبی کہ بآن برادر والا تیار مقرر کردہ شدہ کہ نثلث از خزانہ و غنائم بسر کار ایشان عائد گرد و و تمہ نیز خواهد رسید انشاء اللہ تعالیٰ بعد از تمام پذیرفتن مہم دارا شکوہ ولایت پنجاب و کشمیر و کابل بآن مسند آرائے سلطنت و جہاندارہی از زانی خواهد شد لائق آنکہ ازین بگنذر خاطر خاطر را جمع دہشتہ زو و تشریف از زانی فرمائید کہ باتفاق و استظهار یکدیگر این مہم خطیر و مطلب بزرگ کہ پیش نہا و مہمت والا است حسب دلخواہ اولیائے دولت صورت داوہ آید۔ و سلطان مراد بخش فی الجملہ تسلی و تسکین یافتہ از اکثر آباد طبل کوچ فرود کرفت و یک گروہ عقب تر از اردوئے معلی و محسکہ والا منزل گزیدہ و بندگان حضرت جہاں پناہی از گزر سامی کوچ فرمودہ منازل پیمایید و سلطان مراد بخش نیز بمرکت در آمدہ بفاصلہ یک کردہ عقب تر منزل سے گزیدہ۔ و چون ظاہر قصبہ متحضرہ مضرب نیام گردوں احتشام گشت بر آن جناب ملحق گردیدہ دور تر نزول نمود، اولیائے دولت ابد طراز اوضاع و اطوار حرکات و سکناتش را مباین طریقہ زانقہ یکدلی و یکچہتی دیدہ ہنگام خلوت در خدمت بندگان حضرت جہاں پناہی صورت حال بکشوف و معرفت گردانیدند۔ درین وقت کہ ہنوز کاروائے عمدہ و مطالب سترگ در پیش است، و معاملہ حسب دلخواہ اولیائے دولت صورت نیافتہ ہمچنان ملتوی و نامشخص افتادہ از مخالفان دولت خاطر خطیر شاہ کشور گیز بجمیت نگرا سیدہ اداوائے آن جناب بیشتر موجب تردد و تخریج خاطر اولیائے دولت ابد قرین گشت لاجرم مصلحت دولت قرین اقتضائے آن فرمودہ کہ

سالہ ۱۰۸۰ بہ نزوریات - (دب) بہ مزدورت + سالہ ۱۰۸۱ (۱) خزانہ و غنائم (دب) غنائم + ۳

آں جناب رامقید ساخته تفرقه خاطر ہوا خواہاں را بحیثیت مبدل گردانند۔

چوں را نہا بریں را بے جمع شد و ایں بادہ صواب مخمر گردید سخت بر مہنوی عقل  
 کارواں بطنقے از مقربان و عمدہ ہائے دولتش را بفسوں و فسانہ و وعدہ تطبیع بمطرح  
 مطاوعت خود آوردند۔ انگاہ یہ بہانہ ترتیب انجمن مشاورت و گنگاش و تدبیر کار ملک  
 آں جناب را استدلال حضور نمودند، او دران روز بنا بر امتناع ہوا خواہاں خیر اندیش  
 خویش بعد از تمسک جنتہ ازیں امر پہلو تہی ساخت و اجابت نہ فرمود۔ و آنحضرت  
 بجهت تشیت ضروری در منزل توقف فرمودہ از را ولایہ ولوٹ اظہار شوق و آرزو مند  
 ملاقات و صحبت کردہ و ایں باب مبالغہ و اہتمام را بہایت رسانیدند و ہم تدبیر مشاورت  
 مہات ملک و دولت را بہانہ در میان آوردہ طلب فرمودند، و چوں آں جناب بنا بر  
 صاف دلی و صاف درونی اقبال ایں معنی نمودہ مستعد سواری شد ہوا خواہاں و خیر اندیش  
 کہ ہتہ تمام را کچھ عذر نمودہ بودند سد را گشتنہ معروفنداشتند کہ ایں فدایاں را از جانب بندگان  
 حضرت جہاں پناہی و خدمتہ تمام ست، نشانید کہ عذرے اندیشیدہ باشد و کار از دست برود  
 و پشیمانی سود نہد۔ آں جناب بنا بر عشوہ شاہد قضا اصلاً سخن خیر اندیش را بسوع قبول  
 رضا جانداہہ بزباں آورد کہ انہا محض اہمہ ست کہ بر طبیعت شما غالب گشتنہ با وجود عہد  
 و بیمان مولد با بیان غلاظ ازل حضرت ایں ہمہ و اہمہ و تردد و مظننہ را بنا طراہ دادن از طریقہ  
 مسلمانی نباشد، بالجملہ آں روز ہم بگفت و گو بسر آمدہ و حضرت جہاں پناہی ایں مقدمہ ملتو کا  
 گذاشتہ پیشتر متوجہ شدن بر بیچ و جنیل پندیدہ و ملائم قانون نقل ندانستہ و قصبہ متعہ  
 یہ تہمید بساط توقف پر دستند و ہر روز پیغام مے فرستادند کہ چوں مطالب عمدہ در پیش

ست بسر سری قدم توجہ پیش نہادین مصلحت کار نے فرمائے وہ بے صلاح و صوابدید  
 آن برادر کا منکار نامہ تازہ شیت امور کلی و جزوی در محل تعین اقتادہ صورت سر انجام و بہت  
 اقتراح نے پذیرد و انتظار تشریہت گرامی از حد گذشتہ اگر بشاہدہ جمال نقائے فرحت  
 از نئے خویش بہتج و مسرور سازند ہم باعث مزید انشراح و ہم موجب پیشرفت کار خرا  
 بود۔ آن جناب از سادہ لوحی تصدیقی این اقوال نمودہ و مقالات مصلحت آمیز زبانی آن حضرت  
 را حلقہ بر حقیقت کردہ تن برضائے مالک القضا در دادہ روز سویم کہ بعنوان سیر و شکار کہ آخرین  
 تردد و با اختیار نمود بصدوب صحرا خرامید و چاشتگاہاں از ان طرف مراجعت نمودہ درین وقت  
 کہ کار پر از ان قضا و قدر بادہ ہمیش مخمر ساختہ بودند نورالدین نام از خواص خود مش کہ در  
 خدمت ملا زمان در گاہ حضرت جہاں پناہی متاع اخلاص و ہوا خواہی عرض مے داد گرم و  
 تند دار از پیش رسیدہ معروض داشت کہ حضرت جہاں پناہی را بیک ناگاہ آزار سخت و جحہ  
 در جوت ہماںک پدید آمدہ بر بستر بے آرامی و فریش بے قراری تکیہ فرمودہ اند و از روئے  
 شوق درونی و شغف باطنی ساعت بساعت حضرت را یاد مے فرمائند، درین ہنگام بے  
 حجابانہ زود تر خرامیدہ بر سر حال نخبستہ مال حضرت جہاں پناہی رسیدن گنجایش دارد  
 آن جناب کلاز یکیدات و تزویرات ابنائے زمان و اصحاب روزگار بس بیگانہ و نا آشنا  
 افتادہ بود تصدیق سخن او کردہ از ہماں راہ عثمان یکران عزیمت بجانب دولت خانہ شاہی  
 جہاں پناہی منعطف فرمود، تند و تیز راندہ با معدودے از خدمت گاران و خواص خود را  
 پیائے دار یعنی برادر دولت شاہ گذردن اقتدار رسانید۔ بجز رسیدن گہبان ہوشمند کہ منتظر

سہ (۷)، در محل تعین اقتادہ (ب) مجال تعین + سہ (۱)، ہم باعث مزید + سہ (۱۱) اصحاب روزگار

(ب) انتخاب زمانہ +

آن جناب نے دنیا استقبال شتافتہ اندرون سردقات دولت خانہ ہمایوں رہنموش شدند  
 و بنا بر نیق ملازمان اولیایرون دروازه گذاشته تہایاندرون در آوردند۔ و  
 آن حضرت نیز بدولت و اقبال از بہر تعظیم و احترام پیش آمدہ کہ جہاد تفتقات را از  
 اندازہ بے شمار و افزون از حساب بتقدیم رسانیدہ اظہار بشارت و خوشحالی فرمودہ  
 بخلو تکدہ خاص بردند و صحبت بے اغیار مصفا تہ از خلوت گاہ آئینہ ضیاء طرح انداختند  
 و نخت ما حضرت یاد شاہانہ پیش نہادند۔ پس از ناول بساط استراحت مہمہ گردانیدند  
 و قرار یافت کہ بعد از استراحت قیلولہ با مشورات و منیبومی و گلگاشش ملکی پروازند و  
 آن جناب حسب الاشارات بندگان حضرت جہاں پناہی بر فراش پائے دراز کشیدہ  
 خدمت گارین والا شاہی جہاں پناہی بخدمتش قیام نمودند۔ عرض از تکلیف استراحت  
 آن بود کہ براق بکشاید و از خود دور کند۔ آن یاد شاہزادہ سادہ لوح و رعایت بے حجابی  
 و بے تکلفی بے آنکہ چہرہ صلاح و آئینہ تامل و تفکر مشاہدہ نماید۔ صلح از خود جدا کردہ بکنارہ  
 گذاشت و چون نخت خود بخواب نکیست رفت۔ بندگان حضرت جہاں پناہی چون دیدند  
 کہ بادہ کار مخمزشد بہانہ استراحت اندرون حرم سرا تشریف بردند و ہمیں کہ بتلائے  
 دام بلاغ خود باشارہ عالی خواص و خدمت گار بیرونی دور شدند۔ پرتسارے از دروں  
 بر آمدہ شمشیر و سایر براق آن جناب از پہلو نش برداشتہ اندرون برد و شیخ میر  
 بعضے دیگر منتظر این وقت بودند۔ چون حالات منتظرہ نامندہ فی الحال اندرون درآمدند۔ آن  
 جناب از آواز پائے و صدائے شمشیر شیخ میر و رفیقانش چشم باز کردہ طرفہ صحبتہ مشاہدہ  
 لہ (چ) و صحبت بے اغیار و مصفا تہ از خلوت گاہ آئینہ۔ (ب) و صحبت بے اغیار و مصفا تہ از خلوت گاہ آئین +

لہ (چ) استراحت۔ لہ (چ) پرتسارے + لہ (ج) پائے۔ (ب) بام پائے +

کردہ برخاست و حیرت زدہ از سلاح و یراق خود نشانے نیافت۔ دانست کہ صحبت  
 چیست از روی ناامیدی و یاس نفس سرد بر آدوہ گفت آخر باہمچو منے درست  
 اخلاص صاف باطن چنیں کر دید و حق عہد و پیمان درست کہ قرآن مجید ضامن طرفین  
 بود بجا آوردید! حضرت بہاں پناہی از پس پردہ فرمودند کہ چون ازاں برادر عزیز دریں  
 ایام دلائے خارج از رشاد کہ در اظہار فتنہ و فساد و موجب ضرر و عباد و بے اطمینانی خلالتی و  
 خرابی بلاد بود نظر ہورے رسید و بواسطہ اغواء و اضلال و نادانی و پست فطرتی موذی  
 طینتے چند کہ در حواشی بساط دولت شتابو دند یا دستخت و غرور در سر آں پچپیدند  
 کہ ارباب بصیرت و ہوش از مشاہدہ آں حال تخلص بنیان جمعیت عباد اسد در پانہ و ہن وقتور  
 امور مملکت متیقن گشتہ اند۔ لاجرم بواسطہ صلاح مزاج آں برادر و مصلحت ملک و ملت  
 روزے چند آں برادر را پادرو امان صبر و سکون و آرام پچپیدن و بگوشہ جمعیت و حضور  
 بساط اقامت افگندن و از دروسری کن ممکن قارغ بودن و از کشاکش زمانہ دارستن  
 لازم گردید۔ والا خدا کند کہ در حق آں نور دیدہ سلطنت و جہانبانی امرے کہ موجب خطر جان  
 عزیزش بود در خاطر خطیر خطور کند۔ بعد الحمد کہ در تمامی عہد و پیمان اصلاً خللے و فتوری  
 راہ نیافتہ و جان برادر در امان الہی معصوم و مامون ست، و طیفہ خرد خردہ واں آں ست  
 کہ بمقتضائے عسی ان تگمہ ہما شینا و ہونخیر کم و عسی ان نخبوا شینا و ہونشر کم۔ دریں  
 ضمن محض خیر دانستہ حزن ملال بخاطر عاظر راہ نہد، زیرا کہ در طرقت ہرچہ پیش ساک  
 آید خیر است۔ انگاہ دلیر خاں و شیخ میر بموجب فرمان فرماں روائے دوران بہاں  
 زماں آں جناب را بر فیمل سوار کردہ روانہ شا، جہاں بانماختند در غایت سرعت و کمال  
 استعجال رہ نورد و مسافت پیما گشتند و بعضے از ملازمان آں جناب کہ در آن روز ملازم

رکالشی بودند مثل شاہمازخان کہ بمنصب پنجہزاری سرفخار و امتیاز مافراشت، و  
دوسہ کس دیگر در ہماں وقت بیرون گرفتار شدہ بندان خرامیدند، و لشکرش کہ قریب  
بیسٹ ہزار سوار تیغ زن نیزہ گذار بودند در ان روز اصلاً بریں حادثہ آگاہ نگشتند۔ مگر  
وقتے کہ کار از دست رفتہ این قضیہ افسانہ روزگار شد انکجاہ از بے چارگی بدرگاہ والا جمع  
آوردہ در سلک الایہ شاہی انتظام یافتند و مخلص خاں بضبط امور ہش مامور گشتہ  
از نقد و جنس و دواب و غیرہ ہر چہ بود قلیل و کثیر و فقیر و ظمیر ہمہ را بقید قلم آوردہ بہ  
سرکار فیض آٹمار رسانیدہ و فرزندان و تمامی اہل حرم سرائے آنجناب از انجا برداشتہ  
روانہ دار الخلافت شاہ جہاں آبا و گردانیدہ و این سائنہ عبرت بخش ندرت انرا بتاریخ  
چہارم شوال ۱۰۵۳ ہجرت ظہور و صورت و وقوع پذیرفت، چون خاطر خطیر شاہ عالمگیر  
بیمین را و تدبیر مرد بند و کشور کشاے از تردد و تفرقہ کہ از مہر کج تلاشی و بد معاشی سلطان  
و اوج بخش پدید آمدہ بود فارغ و جمع گردیدہ ہمخان نصرت و اقبال کوچ بکوچ منازل  
پیما گشت۔ از طنطنہ نہضت اعلام فیروزی انجام کاخ استقلال داراشکوہ بر خاک ہنطراب  
فرو گشتہ۔ آن جناب بسائے ہنطراب و ہنطراب بدار السلطنت لاہور شتافت، و  
حضرت جہاں پناہی پس از قطع منازل سایہ لولائے ظفر انما بحوالی دار الخلافت شاہ جہاں  
آبا و میسوط گردانیدہ بتاریخ بیسٹہم شوال ۱۰۵۳ ہجرت عمارت خضر آباد از فرزند اول والا رشک  
فرمائے جنت المادائے گردید۔ دو روز در ان منزل دلفروز توقف فرمودہ روز سیوم  
از انجا رایات دولت آیات سمت ارتقا پذیرفت و از میان شہر گذشتہ در باغ سرسبز  
نزوالہ و جلال اتفاق افتادہ، و مخلص خاں پسر و تمامی محذرات حرم سرے سلطان مراد

بخش را آورده به زمین بوس والا مشرف گشت، چمن بمساح حقائق مجامع رسید  
 که سلیمان شکوه از کعبه پنجساحتی منازل سنج گردیده آهنگ آن دارد که خود را بر پدید رساند  
 بنا بر آن شایسته خاں امیر الامراء از پیشگاه خلافت برخصت اختصاص یافته بدان  
 مامور گشت که در رکاب نخل حدیقه مکرمت و جلال سلطان محمد که در اکیه آباد تشریف داشت  
 بولایت میانه دو آب برشته تاخته راه عبور بر سلیمان شکوه مسدود سازد و فدائی خاں از میان دو آب  
 آمده بسعادت زمین بوس قانز گشت و بمنصب چهار هزار می ذات و دویست و پانصد  
 سوار سپهسالار برافراشته بر کاب طرف انتساب سلطان محمد تعیین گردیده از پیشگاه  
 نوازش شاهی بعنایت تقاره و انعام اسب مفتخر و مباحی شده حسب الحکم هایون لجنون  
 ایغار بجانب پوتوشتناقت و این همه مسافت دراز در عرصه سه روز طے کرده پیش از  
 وصول شایسته خاں که بر مر عبور سلیمان شکوه تعیین بود رسید به بر سر گذر طریح آقامت  
 انداخت و در همان ساعت نوشته باج بهادر راجه کمایون بخاں مذکور رسید که راجه سرنی نگر  
 با سلیمان شکوه طریقه اعانت و همراهی مرعی داشته یکی از معتقدان خود را بر قافلت تعیین  
 نموده که از گذر هر دو ارگندرانیه از راه نارون بلاهور برساند فدائی خاں نوشته باج بهادر  
 را در عرصه داشت خود به پیچیده بدرگاو والا ارسال داشت و خود به سبیل ایغار شتافته  
 در یک شبانه روز هشتاد و دو مسافت طے کرده با پنجاه سوار در وقت عصر به هر دو ار  
 رسید سلیمان شکوه پیش از وصول فدائی خاں با جمعیت هفت هزار سوار رسید  
 آن روز بر لب آب در موضع جاترمی خيام افراشته بود بسیج آن داشت که وقت شام  
 از آب گذشته در ظلمت شب از دامن کوه بدر رود و شایسته خاں نیز از اکیه آباد بکرت درآمد

آوازه آئے آئے اور وہاں نواحی مشائخ گردید۔ سلیمان شکوہ از رسیدن فدائی خاں و آوازہ پند  
 شائستہ خاں مذہب گشتہ مجال عبور نیافت، و ملازمانش کہ اکثر سادات بارہمہ بودند  
 بواسطہ عیال و فرزندان مغلوب جنود ہراس گشتہ ازاں جناب جُدائی گزیدہ قریب دو ہزار  
 کس قدم در راہ حقیقت و وفا نہادہ رفاقت درزیدند۔ و او بنا بر ضرورت مصلحت وقت  
 بکوہستان سری نگر در آمدہ از صدقات افواج قاہرہ خود را بامتنہ انداخت، و پرتھی سنگھ  
 راجہ سری نگر بائین کوہ آمدہ آل جناب را بولایت خویش برد، فدائی خاں کیفیت حال  
 بدرگاہ خلافت پناہ عرضداشت کہ حسب الحکم آستان بوسہ اشرف علی گزیدہ شائستہ  
 خاں نیز مراجعت نمودہ نزد سلطان محمد در کبر آباد شتافت و از پیش گاہ اورنگ  
 جہان بانی غضنفر خاں بفرجدار بی میان دو آبہ و قاسم خاں بکومت سنبل سرفتخار برافراشتند  
 و سید شجاعت بہ زمینداری ہر دو را مباہی گشتہ بدان صوب شتافت، و حکم ہمایون برفاقہ  
 رسید کہ خانان مذکور بدان طرف نشستہ در امکانہ مناسب کہ بمصلحت کار قرین باشد  
 طرح اقامت اندازند و آئین ہوشیاری و بیداری را بطہور رسانند۔ تا سلیمان شکوہ ازاں  
 کوہ تواند کہ سر بیرون کشد و یا ارادہ فساد را اندیشد +

پائے نہادین حضرت جہاندار بی بر اورنگ سلطنت و کامگاری

و ظہور بعضی وقائع اقبال

شاہ فیروز مند و خسر و اقبال بلند تا سہ روز باغ سر ہندی را از فرزند اول ملالار و کوش

فرود بس اعلیٰ داشتند روز چهارم کوچ فرمود و باغ آغز آباد از زمین نزول خسرو بختت نهاد  
 پایہ سبع شداد یافت و بتاریخ روز جمعہ غرہ ذوالقعدہ مساحتہ کلار باب تنجیم و جداول  
 تقویم مصراع

پہ ساعتی کہ تو لاگتد برو تقویم

اختیار کرده بودند پایہ دولت براوزنگ سلطنت و فرمانروائی نهاد و بر سر بیرون خلافت  
 و دارائی جلوس فرموده وضع و شریعت اقامی و ادانی را بر تشریفات و انعامات بنواخت  
 روزی چند دریں منزل توقف فرموده توجهات جہاں آرائی بہمات دولت و اہمات  
 سلطنت و نسق و نظام امور مملکت بمذول داشت. و انگاہ پایہ در رکاب اقبال  
 نهاد و بصوب ولایت پنجاب نہضت فرمود، داراشکوہ از استماع طغطنہ نہضت آنحضرت  
 از لاہور بجانب ملتان شتافت، چوں خیر حرکت آن جناب بصوب ملتان بعرض  
 عاکفان محفل الا رسید و لیر خاں و قدانی خاں و دیگر بندہ ہائے عمدہ را با پانزدہ ہزار سوار  
 بتکا بیتی اورواں ساختند، و در وقت خصمت بانعامات فیل و قلعت مغتخر و مہاسی  
 گشتہ لک روپیہ را اشرافی بجهت مواجب سپاہ کہ ہمراہ این سرداران تعیین شدہ بود  
 براشتر ہائے تیز رفتار بردعی بار کردہ بھمد و ہستام خانان مذکورہ مقرر داشتند و خود نیز  
 ہمنان نصرت فیروزی از دنیال نہضت فرمود. ہر روز مقررہ سی کردہ جرسی راہ طے کردہ  
 سایہ چتر زرنگار بر بلدہ ملتان مہیسو طگردانیدند. چوں داراشکوہ جلد تر از ملتان گذشتہ  
 بچوہستان ٹٹھہ درآمدہ بود خیر توجہ شاہ شجاع بعزیمت ملک ستانی و رسیدن آن جناب  
 تا پٹنہ و غبار شورش و ضاد دہاں دیار برانگیختن متواتر شائع گردید، بنا بر این افواج قاہرہ

سہ (۱) آغز آباد۔ (دب) غز آباد۔ سہ رج اجمتہ نہاد، یا یہ سبہ شداد۔ (دب) اجمتہ بنیاد سبع شداد  
 سہ (۱) بردعی +

بدنبال داراشکوه سرداد و فدائی خاں را به منصب چهار هزار می امتیاز بخشیده بصوبه داری  
او و دو حواله داری گود کپور زواخته بنا بر مصلحت شورش شاه شجاع بدان صوب گسیل فرمود  
مامور گردانید که به جناب استجمال خود را بدان زمین رساند، و خود نیز بعزم اطفائے تائمه شورش  
و دفع شر شاه شجاع مراجعت فرموده پس از طے مسافت ظلال لولے اقبال بر ساحت  
و کشتائے دارالسلطنت لاہور گسترده باغ فیض بخش بر ایمن نزول ہمایوں  
رشک فرمائے سپہر بوقلموں ساخت سر روز دران منزل دلفروز عشرت اندوز می فرمود  
رایت نصرت آیت بجانب دارالخلافت شاه جهان آباد ارتقاء داد نہم بر بیح الاول ششم  
نزول اجلال فرموده چاروہ روز در عمارت دولت خانہ طرح اقامت انداخته تباریح ہفتم  
شہر ند کوستہ ایہ لولے عالم کشا بعزیمت محاربه شاه شجاع بصوب مالک مشرقیہ  
برافراشت چون سید کاسوا از ملازمان داراشکوه قلعہ آباد را استحکام دادہ متحسن گشتہ  
بود حسب الحکم اشرف اعلیٰ خاں دوران بہ محاصرہ آن قلعہ پر داختمہ مراتب سعی و ہمتام  
بظہور میر سائید و شاه شجاع باستدعائے سید کاسوا زبلدہ پٹنہ بالآباد رسید خان  
دوران از استماع قریب وصول آن جناب تزک محاصرہ کردہ بگورہ شتافت، سید کاسو بموجب  
اشارہ داراشکوه قلعہ آباد و بملازمان شاه شجاع تفویض نموده خود بیرون آمد شاه شجاع بہا  
واموال سلیمان شکوہ کہ دران قلعہ گذاشتہ بود بار کردہ بہ بنگالہ فرستادہ خود در قلعہ نشست  
بندگان حضرت جہاں پناہی گلبن ریاض دولت سلطان محمد را با ذوالفقار خاں اسلام خاں  
و دیگر از بندہائے بادشاہی کہ قریب دہ ہزار سوار بودند براہ راست روان کردہ خود بدولت و  
اقبال بواسطہ بزرگی اُردوئے ظفر و کثرت لشکر نصرت پیکر کنار کنار دریا گنگ طے مسافت

فمودہ ازراہ مکن پور بہ قنوج رسید و انان جا بکورہ کھاتم پورشتافت چوآں سرزمین مسکے  
خاقان نصرت قرین گشت، سلطان محمد بافواج خود وفان دوران و دیگر بندہ ہائے دولت  
ابد نشان ازہر جا کہ بودند آمدہ بار دوسے گہاں پوی ملحق گردیدند، و شاہ شجاع بموضع کچھوہ کہ  
از مسکرا اقبال سہ کروہ فاصلہ داشت رسیدہ خیمام و خرگاہ را برافراشت و تہیہ اسباب پیکار  
و مواد نبرد بہت گماشت، شبی کہ فردائے آل التہاب نیران قتال مقرر بود راجہ جسونت  
سنکھ کہ پیش ازین بہ شاہ شجاع عہد و پیمان داشت و در راہ ہوا خواہی بندگان حضرت  
صاحبقران تکامیشی مے نمود۔ بارادہ برہم زدن ہنگامہ دولت خدا داد از جہل و بیدانستی  
آخڑ ہائے شب با تمام راجپوتیہ از اردوئے معلی برآمدہ بصوب اکبر آباد گریخت و نہت  
کہ چراغی کہ ازین سو بجانہ برافروزد اگر عالم را سراسر طوفان بادگیر و اطفائے آن از حیرت امکان  
بیرون باشد، و بالجملہ آن کا فر خود دشمن بعد بر آمدن از اردو آواذہ در انداخت کہ شاہ شجاع  
از روئے غلبہ و استیلا بر آل حضرت دست یافت، و راجپوتان بے ہنر بدسرتشت  
دست غارت بہ مال و حساب بندہ ہائے بادشاہی دراز کردہ باہر کہ دو چارے شدند تاراج  
مے کردند۔ و غارت کنان مے رفتند بمرتبہ کہ اکثر اسباب و خیمہ سلطان محمد نیز بیاد غارت  
رفت چون صبح اقبال دید کہ کیفیت آن سیاہ بخت بہ عرض خداوند تاج و تخت رسید  
از غایت استقلال و پردلی و عقل کامل و فضل شامل اصلاح حسابے بزرگ رفتہ عدم وجود آن ناپاک  
بطینت متساوی پنداشت +

## گفتار در محاربتہ شجاع الملک

چون شاہ شجاع مستعد پیکار بود آن حضرت نیز نہت خود بفتح و نصرت بمیدان کار آمد

بہ ترتیب افواج نصرت امتزاج توجہ جہاں آراستے برگماشت۔ ذوالفقار خاں بادہ ہزار سوار  
 جہاں فوج ہزاروں را آرائش داد و فوج میمنہ پر پُر دلی گلبنِ روضۂ سلطنت سلطان محمد استحکام  
 گرفت، و اسلام خاں و خان دوران داخل فوج سلطان بودند، و موکب میسرہ بشہا مست  
 بہا در خاں زینت پذیرفت، و در ہر فوجے از میمنہ و میسرہ وہ ہزار دلاور جہاں باز مستعد  
 مقابلہ بودند۔ و طرح فوج راست سیف خاں با مردم جلو کہ سہ ہزار سوار جہاں تیغ زن و نیزہ  
 گزار بودند، مستحکم گردانید، چپ با سید مرتضیٰ خاں با سہ ہزار سوار زینت بخشید، و بندگان  
 حضرت بنفیس نفیس بدولت و ظفر موکب قلب را ہمین ذات ہمایوں لبان سد سکندر  
 و طارم آگہوں رونق بخشید، و معظم خاں یکونے پیش از آرائش صفوت و ترتیب افواج  
 از دکن رسیدہ داخل اردوئے گیمہاں پوسے شد دریں روز در فوج قول قیام ورزید،  
 و طرف دیگر شاہ شجاع بمیدان کار خواستہ افواج را با ہمین کارزار مرتب گردانید، سید عالم  
 با پنج ہزار سوار کا طلب موکب میمنہ را بیا راست، و حسن خورشکی فوج میسرہ را با چار ہزار  
 سوار قائم ساخت، و اسفندیار بیگ بادو ہزار سوار در طرح راست قرار گرفت و سید قلی  
 بادو ہزار سوار طرح چپ را استحکام ورزید۔ و شاہ شجاع بالہ و روی خاں و محکم خاں و سید  
 کاسو بادہ ہزار سوار فوج قلب را استوار ساخت، دریں ہنگام کہ کوس و کرناک از ہر دو طرف  
 غریبہ و لرزہ در زمین و زمان انداخت بہادر ان معرکہ آراستے سرخوش نشہ تہور و جافشاہی  
 گشتہ مستعد مقابلہ گردیدہ از صدائے توپ و تفنگ سپاہ در زیر جوانان صاحب نام  
 و تنگ میتابی آغاز کردند، بیک ناگاہ خیر ناملائم در افواج قاہرہ بادشاہی شائع شدہ اکثر سپاہ  
 و سپاہداران روئے گردانیدہ را و اکبر آباد سر کرند، و جوانان کہ ساہائے دراز در بندگی  
 خاقان سرفراز سیر برودہ در دکن و جاہائے دیگر شمشیر نمایان زودہ بودند، و جافشاہی نہا کردہ

بیشتر سے بدر رفتند و بندہ ہائے قدیمی بادشاہی نیز سالکِ این سلوک ناپسندیدہ  
شدند قریب وہ ہزار بل زیادہ ازیں فوجہا آراستہ و فیلاں علیہا در پیش توڑک ساختہ گریز  
مے رفتند، و راجپوتان حرام نمک کہ بر فاققتِ حبونت سنگھ گریختہ بودند دستِ غارت کشاؤ  
مردم بادشاہی را تاراج مے کوزند، بجاروب نہیب و تاراج مے رفتند، از نیرنگی روزگار  
فتنہ زان صحبتِ غریب رو برداد۔ و ہمیں کہ یک راجپوت یا پوتے سوار نیزہ در دست گرفتہ جلوگہ  
مے شد اینہا با وجود جمعیت لرزان و ترساں گشتہ بساں نقیش دیا و سپکد یو اربے جاں و  
بے حرکت مے شدند۔ یک راجپوت چندین قطار پڑ بار از دست سارباں ہمار گرفتہ پیش  
مے انداخت، و مے راند، میچکس را یارائے آن نہ بود کہ مزاحم آن کافر ملعون و مغلوک  
تواند شد۔ احدے را از سران کہن سال و مردم معتبر از سالہائے دراز این قسم صحبت  
غیر نواز ہوش گذار یاد نداد۔ بالجلہ این خبر موحش دراکبر آباد و شاہ جہاں آباد دستِ شیوع  
پذیرفتہ تالا ہور بلکہ در اطراف و جوانب شہار یافتہ۔ و تازہ تر آنکہ ہر کہ از ان طرف گریختہ مے  
آمدیں خیر ناملا تم موحش را بعد آب و تاب تبیین مے داد، و چنان ظاہر مے کرد کہ گویا  
این صحبت ناگوار بچشم خود دیدہ تا بعد مے کہ شاہ شجاع آن حضرت را ہمراہ خود باکبر آباد  
مے آورد۔ چوں آن کافر تیرہ بخت باکبر آباد نزدیک تر رسید شائستہ خاں کہ دراکبر آباد  
بر مسند حکومت تکیہ مے زد، این راجپوت را بر حقیقت حمل کردہ بہ غایت مضطرب شدہ  
دست و پاگم کردہ بلفکر آن در افتاد کہ بجانب دکن بدر رود تا از آتشِ سخت غضبِ اعلیٰ  
حضرت نجات یابد۔ دریں باب در لصف شب بفاصل خاں پیغام فرستاد و حقوق  
اصف جاہی را در میان آوردہ با و ملتجی شد کہ در خدمت بندگان حضرت در بارہ عفو

تقصیر آتش شفاعت نماید. آن خان خردمند کاروان تبرسی و تسکینش کوشیده گفت  
 ایس همه فطراب را بخود راه دادن از شیوه اولوالالباب بغایت بعیدست - و آن قدر  
 صبر و سکون را کار باید فرمود که ظلمت شب باختر رسد، و انوار روز ضیاء بخش عالم شود، تا  
 مردی که سخنش را اعتما و شاید باشد که از آن طرف برسد، و از آن جا که این خیر مقصنی صدق  
 و کذب است می تواند بود که ایس افواه از حلیه صدق معر باشد و قضیه برخلاف اراجعت  
 حسن ظهور پذیرد - حال آنکه بادشاه خرد ور کوه تحمل و شیر تهویر با وجود ظهور جنین صحبت  
 که غیر فرج هر امل و معدودے در میان مہمینہ و میسرہ در میدان دیگر کسی نہ ماند و از جمله  
 شصت و ہفتاد ہزار سوار جمعے قلیل در گرد و پیش آن شہسوار مضمار جلادت ثبات قدم  
 و زبیدہ نائزہ حرب و قتال ملہب دہشتنہ آن حضرت سرسوز جاہر نیایدہ ہماں ثبات  
 و قرارے کہ داشت قیام فرمود، و عرصہ نیرد از شعلہ فتانی توپ ضرب زدن چوں کورہ حد  
 گرم گشتہ رخت وجود مبارک راں سوختن گرفت، و از جانب افواج غنیم حسن خوشگی عاقبت  
 جلادت بکار برودہ مردانہ بر فرج سلطان محمد تافت، در پیش نیل آن شاہزادہ متہویر و شیر  
 دل کار نامہ بسالت بظہور آورده از ضرب حسام نعل آشام بہا دران نصرت کیش جان  
 سپرد و شیخ ظریف افغان پسر شیخ ابو سعید بھکمن نیز رستمانہ خود را رسانیدہ در نظر خاقان  
 مظفر جوہر شجاعت خویش بیان تیغ ہند ظاہر ساختہ در میدان افتادہ بدست بہادر  
 فیروز مندایر گشت، و سید عالم اسپ جلادت برانگختہ لفظہ دران مضمار کرد و بہا بہادر  
 موکب ظفر و آویخت و عنان تافتہ سلامت بازگشت، و شاہزادہ باسل سلطان محمد  
 ذوالفقار خان و بہا درخان ترددات نمایان دستیز و آویزہ شایان بظہور آورده جلوریز

بر سر غنیمت رفتند۔ و برین مہمت عالم کشا اس میں استقلال و بنائے ثبات و قرار مخالفانہ  
متحمل گردانیدند از مشاہدہ ضعف و ناتوانی و زبوں حالی جانبازان خویش و غلبہ و چسبہ  
شیران بیشہ بسالت گوئی تذبذب سجال شاہ شجاع راہ یافتہ پائے استقلالش متزلزل  
گردید۔ در خلال این حال ثبات و سکون بادشاہ رستم دل متوجہ فتح و ظفر گردیدہ رواج  
نصرت و فیروزی از ہب عنایت ایزدی بر شقہ علم اژدہا پیکر شاہنشاہ ظفر روزی  
وزیدن آغاز کرد، از پر ویزن سپہر سرنگوں خاک تیز نکبت و نکال بر تارک حال مخالفان  
بیخت شاہ شجاع بخلاف نام خویش مانند اصحاب جبین و بے جگران از معرکہ دروان  
عنان تافہ نہریت را غنیمت شمرد + دریں هنگام مراد کام کہ بخطاب محرم خاں امتیاز  
دارد و بعضی دیگر فرصت وقت یافتہ از شاہ شجاع جدا شدند و بر ہمنوی طالع و دلالت  
بخت خود را بموکتب ہمایوں رسانیدہ بسعادت خاک بوسی مستعد گشتند و کوس نصرت  
و گور کہ فتح خاقان نصرت کیش مظفر لوا بلند آوازہ گشتہ غلغلہ بسیار کبادی در کاسہ زمرہ  
گون فلک بچسپیدہ بندگان حضرت ظل الہی در ادائے این تسبیح و تلاوت شکر و  
پاس بدرگاہ نصرت بخش حقیقی مودی ساختہ در بہان مکان و میدان خمیہ و خرگاہ نامہرہ  
ماہ برافراشت، و غنائم بے اندازہ با تمامی توپ خانہ و آلات تحمل و اسباب ممکنت  
شاہ شجاع بسر کار خسر و جہاں مطاع عائد گردید۔ بے خاندانہ تکلف و مشاہدہ ریب تحمل  
و توکل و صبر و سکون دریں معرکہ کاز شہنشاہ خرد پور و خاقان فریدوں فرحمن وقوع پذیرفتہ  
از اندازہ حوصلہ رستم نال بیروں بود + برابر باب ہوش و اصحاب فرہنگ پیداست  
کہ کہ یختن حسبونت سنگہ در نصف شب بدل لفظ کہ حسن نگارش پذیرفت و بر ہم زدین

تمام لشکر در عین گرمی دہنگامہ کرو و فرار و فریب دین اکثر سپاہ و سپاہداران اگر ہمہ کوہ بے ستوں و کوہ البرز سے بود از جائے سے رفت، بے غالبہ ریب از آیات قدرت و آثار حکمت شہنشاہ علی الاطلاق و آفریدگار آفاق ست، کلیں ہمہ سرمایہ پردلی و تہور و مادہ توکل و قوت دل و نیروئے باطن و حوصلہ فراخ و پایہ ریشات و قرار و تحمل و تغافل و اعراض عین و خورد رسا و عقل و الادریک ذات ازیں نوع بشر شرف اجتماع پذیرد و در دو دمان تیموری و سلسلہ بابر می ازیں قسم بادشاہ بہ تمیز و راس و تدبیر و کار دانی و دقیقہ سنجی و مصلحت شناسی دیگر سے برخاستہ۔ و خالق جزو کل این ہمہ صفات پسندیدہ و سمات برگزیدہ دریں سلسلہ جلیلہ و دودمان نبیلہ پدید گیرے عطا نہ فرمودہ۔ عزیزے کہ بعلم تاریخ و فن کتب سیر معرے باشد و براحوال سلاطین سابقہ و خواقین سالفہ ازیں سلسلہ علیتہ و یا از فرمانروایان جہاں آگاہی یافتہ باشد تصدیق این معنی نماید و سے و اندک سخن این خاکسار نفس الامست و از لوث دہانہ و تسامح دالاکش مبالغہ و اغراق مبرا و معراست

و لغد جمع الرحمن نیک مفاخر مصرع

آنچہ شامال ہمہ دارند تو تنہا داری

در شان آنحضرت صادق سے آید۔ بالجملہ آن حضرت تو باوہ بوستان اقبال سلطان محمد بابجھے از امرائے رفیع القدر بہ نگامشی شاہ شجاع و اخراج آن جناب از بنگالہ و انتزاع آن مملکت از دست منسوبان ش تعیین فرمودہ خود بدولت و اقبال رایت مراجعت بر ترفع گردانید۔ و فرمان طغر عنوان بنام ثالثہ خاں و دیگر متصدیان مستقر الخلافت اکبر آباد متضمن کیفیت نسخ و فیروزی اولیائے دولت ابد بنیای و انہزام مخالفان ہزیمت روزی ہم

شرف اصدار پذیرفته آن سرگردان وادی یاس و نوید می و مضطر که از استماع اخبار ملامت  
و اراجیف در عالم لامیت فیها و لایحیی منزل داشتند بیکر کجی جمعیت و آرام رسانیدند

و وقوع اشتعال نواحی عرب و قتال کربت ثانی و خطه جمیر

با داراشکوه و اختصاص یافتن حضرت جهان پناهی فتح

## فونی فری

چون داراشکوه از حدود ولایت طمان گذشته خود را به طمسه رسانید از آنجا بجانب  
گجرات شتافت افواج بادشاهی که بدنبال آن جناب افتاد، بودند برگشته خلیل الدخان  
که بحکومت ولایت پنجاب اختصاص داشت بدار السلطنت لاهور شتافت شیخ  
میردیلیر خان و غیره عازم درگاه جهان پناه گردیدند. و آن جناب چوستان بے دانه و  
آب مابین طمسه و جزناگره را بگام جهد و سعی بفرادان محن و عسرت ورنج و کربت طی  
کرده بحوالی احمد آباد سرکشید و شاهنواز خان ولد مرزا رستم صفوی ناظم صوبه گجرات عراق  
افلاص آمیز و فرزندش ارسال داشته اظهار اطاعت نمود. لاجرم آن جناب دیس  
توجه فرموده به نزدیکی بلده احمد آباد نزول نمود و شاهنواز خان نخست پسران خود را فرستاد  
بعد از آن خود نیز باستقبال شتافت، و آن جناب در ساعت مختار داخل شهر شد و در  
عمارت دولتخانه بادشاهی نزول فرموده از ششمین خاص بادشاهی بنا بر رعایت ادب  
پدید پائین تر نشست و شاهنواز خان مبالغه از حد بیرون برده آن جناب را در حجر و کمر

بادشاهی نشاند، مرکوز خاطر و مکنون باطن آن جناب آن بوده که از راه سلطان پور و میدربان  
خود را بولایت دکن رسانیده در آن ولایت لواحق اقدار برافرازد۔ دریں اثنا رسیدن  
شاه شجاع بفرادان اسباب نبرد و توجه شاه فیروز جنگ بغزیت مجار به بدان صوبت  
شیوع یافته بعضی اخبار نا ملائم پر شهرت گرفت بنابر آن فرصت را غنیمت دانسته  
پیش نهادیمت گردانیده که خود را در کبر آباد رسانیده در باب بیرون آوردن بندگان  
اعلیٰ حضرت صاحبقران ثانی از قلعه کبر آباد سعی و اتمام بطهور رساند باستصواب شاه نواز  
خال بفرایم آوردن جمعیت و اجتماع سپاه توجه برگماشت و قریب بیست هزار سوار  
در ظل ریشش مجموع گردیدند۔ مقارن این حال جسونت سنگمہ کاز کعبہ آمال و قبیلہ اقبال  
روسے تافہ بوطن خود رفته بود تاہر خال نام را حیوتے کاز نوکران عمدہ و معتمد بود  
نزد دار شکوہ فرستادہ پیغام داد کہ محض بواسطہ ہواغرابی و خیر اندیشی آن حضرت از درگا  
عالم پناہ روسے تافہ بدینجا رسیدام و نقش بندگی و رقم عبودیت بندگان اعلیٰ حضرت  
بر صفحہ دل نگاشتنہ سرو جان را در راہ آنحضرت فدا ساختہ ام و امیدے دارم کہ حقوق  
ترسیت و نوازش آنحضرت باین وسیلہ از ذمہ خود ساقط گردانم۔ دریں صورت بصلحت  
دولت آنست کہ بہر چیز و قدر بدین طرف نہفتت فرمائند تا در ملازمت عالی مراتب  
جان فشانی و مراسم سربازی را بطہور برسانم و بار اچھوتان کینہہ در شکراستہ و منتظر وصول  
موکب اقبال نشستہ چشم در راہ آن حضرت دارم و دار شکوہ کاز زومند چنین منصوبہا  
بود فلک را بجام زمانہ دارام دانستہ فی القدر طیل کوچ نواخت و شاہنواز خال را نیز ملانہ  
رکاب و پیشرخوردانیدہ بجناب استعجال منازل پیماگردید۔ پرتو آگاہی حضرت جہان شاہی

بریں حادثہ نافذ بعد از فتح محاربه کچھوہ و نہر بہت شاہ شجاع اعلام نصرت انجام سجاہ  
 اکبر آبادم تعلق ساخت، و پس از طے منازل و قطع مراحل از گندز سمو گنڈ عبور فرمودہ از راہ  
 باری شکارگان متوجہ حضرت اجمیر گشت، شیخ میر و دلیر خاں و صف ٹکن خاں کہ دارا  
 شکوہ را از ٹٹہ گذرانیدہ مراجعت نمودہ بودند و منزل باری رسیدہ بشرت زمیں پوس  
 اقدس مشرف شدہ سر نہتخار تا طاریم دوار برافراشتند، و بہادر خاں نیز از الہ آباد آمد بسعد  
 ملازمت ارفع اعلیٰ مستعد گردید و راجہ جے سنگھ بنا بر اشارت اقدس راہ پیام و  
 مراسلت با راجہ جسونت سنگھ مفتوح گردانیدہ اور از وفامت موافقت و متابعت  
 دارا شکوہ متنبہ ساخت، و پیغام داد فقیرے کہ از تو بوقوع آمدہ تسبیحہ آن جز تخریب  
 بنائے دولت و استیصال تو و ویرانی و خرابی دلایت و وطن تو نیست، ظاہرست کہ دولت  
 و اقبال از دارا شکوہ روئے تافہ و نکت و نکال آن جناب را دریافتہ یا این ہمہ تفسیر  
 عظیم بابے دونماں بیوستن با استیصال خود کوشیدن مست۔ اگر از عقل و خرد نصیب  
 داری و دولت و ناموس خود را دوست مے داری پس وسیلہ شفاعت تفسیرات ہنہ  
 یہ ازیں سخا ہد بود کہ از رفاقت دارا شکوہ اجتناب نمائی و از ارتکاب این امر نکبت آورد  
 باز آئی و خود را برود اعتذار و استغفار زدہ بتوبہ و انابت بدرگاہ شہنشاہ جرم بخش عذر  
 بزیر رجوع نمائی۔ **فرد**

زکے بیدلاں بگرین چوں تیر وطن در کئے صاحب دلتاں گیر

جسونت سنگھ چوں دریں باب بہیم خود تامل نمود و بگرہ و معاملہ خود بر آمدہ  
 ز رویہ سخات غیر ازیں نہ یافت کہ بقبول این معنی از رفاقت و ہمراہی دارا شکوہ محترمزو

مختمب گرده لاجرم ازل جناب متفرگشته بوسیله راجہ جے سنگھ عرضداشت  
ندامت آمیز بدرگاہ جہاں پناہ ارسال داشت و آن حضرت بنا برصحت قلم عفو و رحیمہ  
جائیم ادکشیدہ ذیل آفرش فراخ ساخت۔ داراشکوہ بامید استظہار احانت رفاقت  
حسوت سنگھ تند و تیز قطع مسافت نموده نزدیک تر رسیدہ بود و توقع آن داشت  
کہ حسوت سنگھ استقبال نموده احراز مسادت ملازمت نماید، بخلاف توقع اثر سے ازیں محض پدید  
نگشت، لاجرم بورطہ تخیر فرود شدہ کس لطلب او فرستادہ منوات نشانہائے عقاب  
آمیز صادر فرمود، او برہمنونی بخت نیکو خواہ و دلالت طالع بیدار ازیں داعیہ پہلو تہی  
کردہ دامن دقت خود را از احتلاط و آمیزش آن جناب درجید و معالہہ رایک سو ساختہ  
خود را اصلاً باین کار آشنا ساخت۔ داراشکوہ سپہر خود سپہر شکوہ را نزد او فرستاد  
بمیانہ و تاکید تمام نوشت کہ ما بموجب استدعائے آن مخلص خیر خواہ خود را بجناب  
استعمال دریں جا رسانیدہ ایم اناستین مردی و شیوہ اصالت بعیدست کہ بعید خود  
و فائدہ از رفاقت پہلو تہی کند۔ **مصراع**

و فائے عہد نگو باشد اربیا موزی

اما حسوت سنگھ اصلاً اقبال میں معنی نموده خود را در ترکشید و پردہ حجاب از پیش  
چشم برداشتہ جواب صاف حوالہ نمود کہ من از فدایان درگاہ جہاں پناہ ام از منی توقع  
رفاقت و ہمراہی داشتیم اناستین عقل در سیم خود بعید است، بلکہ ممنون باید بود کہ تمام  
و متعرض ایشان نشدہ خود را بکنار کشیدہ ام و لاجرم آن جناب از رفاقت اعانت  
او مایوس گشتہ یا بچتہ کذا احمد آباد ہمراہ آورده در اجیر طبع اقامت انداخت، و راجہ پناہ  
بے شمار کذا اطراف و جوانب رجوع آورده بودند از پہلو تہی کردین حسوت سنگھ متفرق

شده توپ توپ و قشون قشون با وطن و امكنه خود داشت تا فتنه و تربیت خاں حاکم اجمیر  
 ملاحظه رود و دائر گوہ اجمیر را گذاشتند عازم در گاہ جہاں پناہ گردید و بخشی المملکی محمد امین خاں  
 کہ بادہ ہزار سوار بر حسب مت سنگھ تعین شدہ بود برگشتہ چند منزل عقب تر نشست و ادا  
 شکوہ از قلعه پتھیلی تا کوچیہ مدار و یوارے پست کشیدہ مورچال ترتیب دادہ توپخانہ  
 را بقاعدہ پیکار چپیدہ مردم با جا بجا تعین کردہ منتظر مقابلہ نشست۔ بندگان حضرت  
 کوچ کوچ بکوچ متوجہ اجمیر گشت، تبار سچ بیستم جمادی الثانی ۱۱۹۰ سنہ ماہ سچہ لوائے جہاں کشا  
 از افریقہ قریب اجمیر طالع گردید۔ و بقاصدہ دو کمرہ از مورچال غنیمت معسکہ اقبال گشت، روز  
 نخست پر دل خاں با یک صد و پنجاہ جوان بر سر کوتل کہ از مورچال و دائر گوہ پاکر وہ مفاصلہ  
 داشت، شب بر ایں کوتل گزارانید چون صبح دیدم قراولان مخالفان پیش آمدہ بجنگ  
 پوستند۔ دریں اثنا سے عدوانداز خاں یا دو ہزار سوار جنگ جو رسیدہ بالائے کوتل ندکروہ  
 بر آمدند و از جانب غنیم قراول خاں قریب دو ہزار سوار معرکہ طلب پیش آمدہ آتش مقابلہ  
 را ملتهب ساخت و از وقت صبح تا یک نیم پہر روز با ہم چپقلش داشتند۔ مقارن  
 ایں حال بہادر خاں وصف شکن خاں با توپ خانہ رسید پیشتر قدم جرات نہادند و  
 از دیبال اینہا پیش خانہ والا رسیدہ بقاصدہ پاکر وہ کہ از مورچال غنیم بود دولتخانہ ہمایوں  
 بر آفرشتند و توپ خانہ بادشاہی را در جائے مناسب مقابل امداد تعبیه نمودند از شہر شام  
 تا دم صبح از طرفین توپ و تفنگ را کار فرمودند۔ از صد لے ضرب زہمائے شدہ

خوش لرزہ در زمین وزمان انداختند و در روز دوم چون صبح اقبال بر آمدہ از مشرق

لے (۱) گاہ جہاں پناہ۔ (ب) جہاں + لے (۲) از اجمیر گشت تا طالع گردید + لے (۳) اقبال

لے (۱) بر آمدند۔ (ب) بر آمدہ + لے (۲) با ہم +

دولت دیدم توپ خانہ بادشاہی را ازین جا برداشتنه مقدار پاکر وہ جہی پیشتر بودند  
 و از دو جانب رد و بدل توپ و تفنگ نموده بنائے حیات بسیارے را از باد آورند  
 و قریب نیم روز از دست راست و دست چپ توپ خانہ بادشاہی قریب دو ہزار  
 سوار مسلح از دیوار بست غنیم برون آمدہ قدم جلاوت پیشتر نہادند، و ازین طرف مبارزل  
 نوکب اقبال رو برو شدہ ہنگامہ مقاتلہ را گرم نہ گردانیدند، و تیغ آبدار و سنان جگر دوز  
 شعلہ بار بسان برقی و خشنندہ رسم سینہ شگافی و جگر دوزی را تا زہ ساخت، چل خورشید  
 جہاں تاب تیغ خود را بہ نیام مغرب دکر دہ از سر کہ روز روستے تافت و شب شاد روان  
 ظلمانی گمہ و آفاق برا فراشت، دلیران تیغ زن و مبارزان صف شکن دست از خرنیزی  
 و جگر دوزی بازداشتند نفسے بیار امیدند اما ہنگامہ توپ و تفنگ و آتش بازی  
 باں اندازہ گرم گشتہ پنداشتی کہ ہزاران رعد کیبارگی در خود شش آمدہ نام شب ہمیں صحبت  
 در کار بود۔ روز دوم چون شاہ انجم با تیغ جہانگیر از مورچال مشرق بر آمدہ لولے نورانی بر  
 ساحت گیتی مرتفع ساخت۔ افواج بادشاہی بسان بحر بتلاطم آمدہ بعزم رزم و قتال  
 بمیدان کار خرامیدند، شیخ میر و دلیر خان عقب توپ خانہ قیام دزدیدند و مرزا را جبے سنگہ  
 دست راست توپ خانہ صف کشید و پسران شائستہ خان امیر الامرا با افواج خان نکو  
 دست راست میر زلبے سنگہ قدم جلاوت فشر دند، و راجہ روپ چند با جمعے از راجہ نانا  
 کوہ نور و قدم جلاوت و بسالت از جانب کوہچہ مدار پیدا گشتہ بالائے آن کوہ صعود نمودہ  
 میں با شتا قریب دو ہزار سوار نبرد آنا از مورچال دارا شکوہ بر آمدہ ہمت بدرخ راجہ  
 روپ چند گماشتند۔ پسران شائستہ خان جلاوتے بکار بردہ باں فوج غنیم مردانہ در

آویختند، بزور تیغ و سنان آنها را بازگردانیدند. درین هنگام پسران شایسته خا  
 بدنبال آن رود تا فنگان زیر کمان رفته مورچال را که در دامن کوهی ترتیب داده بودند <sup>مستخلص</sup>  
 ساختند و خود در آن مورچال قائم شده طرح اقامت انداختند. درین هنگام شیخ میر و  
 میرزا راجه و دلیرخان با فوج نصرت نشان از جانب باغ ابوسعید متوجه شده در غایت  
 جرات و جلاوت پیش آمدند. و بهادرخان با ده هزار سوار از طرف تالاب راناساگه زیر کوه  
 درآمد و فوج از جانب غنیم قریب بدو هزاره لبر کردگی شاه نوارخان و قلیچ خان از مورچال برآمد  
 با شیخ میر و دیگر سربازان موکب اقبال روبرو شدند و آتش قتل سخت با شغال  
 درآمد. جمیع از طرفین راه عدم پیوند. روز بغروب قریب شده شام نخت تیره مخالفان  
 قریب شدن گرفت. درین اثنا گفتند که از توپ خانه غنیم که باهست تمام سوجاگی مغل مقرر بود  
 بسینه شیخ میر خورده جان شیرین فدائے راه دلی نعمت ساخت. دلیرخان دلیرانه قدم  
 پیش نهاد و بشایب میر حکم در مخالفان را از پیش برداشت، در سر وقت شاه نوازخان  
 که در مورچال خود بر بلندی قیام در زنده بود لشکریان را بمقاتله و محاربه ترغیب و تحریک  
 نمود، رسیده بخزندگ حاراشکاف کارش را تمام ساخت و جسد او بر داشته نریل انداخت  
 و قلیچ خان که شریف صفدرخان باشد زخمهای منکره بر داشته در آستانه کرد و فرخورا  
 یک سوانداخت، چمن در همان جیس تیغ زین خاوری از هویل آن معرکه محشر نمون بگوشه  
 مغرب شتافت و شب سردقات مشک نام گد جهان برافراشت سپهداران هم  
 خورده بهر طرف متفرق گشتند. و مبارزان موکب جهان کشانی تمامی مورچال را بدست آورد  
 در معبر غنیم درآمدند. سرداران افواج بادشاهی روسے بجانب داراشکوه که بر بند تالاب

۱۵ (ج) از که بر بند تالاب "تا" در پرده شب بدر شتافت، (ب) نهاده و آن جناب (باقی صفحه)

لشستہ تماشا کے تردداتِ جانبازاں سے نمودار، ہجوم افواج آں جناب وقت فرصت را  
از معنماتِ شمرده در پردہ شب بدر رفت، و خواتین حرم سرلے خود را پیش کردہ از  
راہ ناگور متوجہ گجرات گشت، و آں جہاں تند و تیز شتافت کہ تاسہ روز، ہیچکس از انجنا  
و مسکت توجہ او آگاہی نیافت، و قلعج خاں چون بواسطہ زخم داری طاقتِ سواری نہشت  
در وقت شب خود را بہ مورچال صفت شکج خاں رسانید، و با آنکہ زخمہائش را درختسند  
اما چون زخم کاری بود جاں نبرده راہ آخرت پیوود + از حصول این شخ نفاہ شادی و  
کوس مبارکبادی در لشکر اقبال بلند آوازہ گشتہ غلغلہ ظفر و طنطنہ فیروزی در گنبد نیلگون  
پیمپید، و قنائیم نامحسور نصیب دلیرانِ عسکر منصور گشت۔ و اکثرے از ملازمان نامور  
دارائی و سائل انگختہ بدرگاہ عالم پناہ التجا آوردند۔ و الاشکوہ با معدودے چند آوارہ  
وادی را دربار گشت۔ راجہ جے سنگھ و بہادر خاں با بیت ہزار سوار تنگاموشی آں جناب  
مامور شدہ بدنبال او شتافتند۔ و جسونت سنگھ چون از غایت خجالت و شرمساری  
روئے حضور نہداشت، حسب التماس راجہ جے سنگھ سبکدست صوبہ گجرات امتیاز  
یافتہ بدان ولایت رفت + این فرسخ نامدار بتاریخ بیت و نہم جادی الثانی سنہ  
نصیب اولیائے دولت پایدار گشت، بندگانِ حضرت جہاں پناہی بدولت و اقبال  
بتاریخ چہارم جب سندالیہ عنان یکران مراجعت بجانب دارالخلافت شاہجہاں آباد  
منعطف ساخت، و پس از قطع مسافت سایہ چتر زرنگار بر ساحت دارالخلافت

دیقیہ صغومہ، بر بندہ تالاب لشستہ تماشا کے وارداتِ جانبازاں سے نمودار۔ از ہجوم افواج فرصت

را از معنماتِ شمرده در پردہ شب بدر رفت + ۱۵ (ج) یکران۔ (ب) الوند + ۱۶ (ج) سایہ

چتر زرنگار۔ (ب) سایہ از نگار +

گستردہ دولتِ خاتمہ ہمایوں از فر نزول وارثِ ربیع مسکوں در شک فرمائے طارم آنگوں  
 دروکش سپہر بوقلوں گردید۔ آلِ حضرت بنائے سلطنتِ والئی براساسِ معدلت  
 نہادہ ظلالِ عاطفت و نوال بر مفارقِ طوائفِ انامِ عبس و ساخت، و بقویتِ دین  
 متین و ترویجِ شرع حضرت سید المرسلین کہ بر روانِ مقدسش ہزاراں درود و  
 آفرین آفرینندہ زمان و زمیں بادہمتِ جہاں آراے کما نبغی برگاشت و جمیع  
 مساجد کہنہ کہ بواسطہ تعمیر از منہ وادوار و تادمی ایام و درازی روزگار خلل و فتور  
 تمام در بنا و ارکانِ آن راہ یافتہ بود از جهت بے توجہی و عدم توفیقِ سلاطین و حکامِ ہائے  
 پیمان ویران و خراب افتادہ و اکثر از انبیہ فرمانروایان گذشتہ مثل سلطان فیروز شاہ  
 سلطان بہلول لودی و اولادش بودند معمار توجہ عالم آراے خلیفہ الرحمن تعمیر و  
 تعمیر آن پر ختم بمرتبہ نوی رسانید، و ائمہ و موزنان و خطباء و دیگر خدمہ از سرکار جہاں  
 موظف گشتہ معین گردیدند، و طلبہ علم با نذاذہ تحصیل علوم یومیہ اختصاص یافتہ بجمع خاطر  
 بہ تحصیل علمِ دینیہ اشتغال ورزیدند، ہنگامہ تلمذ و تلمیذ و تعلیم و تبلیغ گرم گشتہ دینِ اسلام و  
 علومِ دینیہ رادونی و رواج پذیر آمد، و مقتضائے کرمیہ اعزہ علی المؤمنین و اذلت علی  
 الکفرین در بارہ متابعانِ دین و پے روانِ سننِ سنیہ حضرت خاتم النبیین توجہ و الابتعا  
 اقصیٰ مبذول گشتہ اصحابِ بدعت و الحاد و تحرقانِ صراطِ مستقیم شریعتِ غرا و زمرہ  
 زنادیقِ اہلِ نفاق و طائفیہ قید کردہ ہند و ستان شائع بودند تنبیہ و سزائے لائق یافتہ

۱۵ (۱) از "از" و حکامِ ہائے "تا" بمرتبہ نوی رسانید + ۱۵ (۱) خطباء و دیگر خدمہ از سرکار جہاں

موظف گشتہ معین گردیدند - (ب) خطباء و دیگر خدمت از سرکار جہاندار و طاقت معین کردند +

از اعمال ناشائستہ و افعال شنیعہ مجتنب و محترز گشتہ و متابعت اہل علم و ارباب فتنہ  
 گزیدہ بصوم و صلوة اشتغال نمودند سرمد کہ بعشق ہند و بچہ مبتلا شدہ از راہ بے یقینی  
 بعنوان خاکساری زلیت مے کرد و بفتوے ارباب شرع بجلت بر تنگی کہ اصلاً بستر عورت  
 متوجہ نہ بود از لباس حیات عاری گردید و بسیارے بے تکلفانہ و بے غمانہ در پیشین حال  
 بحکم

## منظم

گر تیغ بارو در کوئے آن ماہ گمرون نہادیم الحکم شد  
 گردن تسلیم نہادہ در نفس واپس این ترازہ سر آیدند۔

## فرد

عربانی تن بود بخبار رہ دوست آن نیز بہ تیغ از تن من واکرد

در مساجد و معابد رونقے و رو بے پدید آمد۔ و در ہمیں ایام بادشاہ گرد و ن غلام بتجدید جشن  
 جلوس مبارک ترتیب فرمودہ و وضع و شریعت افاصلی و ادانی سلطنت بانعامات و تشریفات  
 و اضافہ مناصب و مواجب اختصاص و امتیاز یافتند۔ و صدے بسط و انبساط و تکلیف  
 عشرت و نشاط سمیت تعلیم یافتہ کارخانہ دولت و سلطنت و دولت نانہ خلافت و  
 سعادت زمین تازہ و تزیین بے اندازہ یافت۔ و ہم در شانے جشن تودید گرفتاری  
 داراشکوہ رسید مورث مزید مسرت و نشاط و بہجت و ہنسا گشت و مایہ نشادمانی و دید  
 کارمانی در دولت سرے سلطنت و جہان بینی بلند آوازہ گم دید۔ غلغلہ سرور و ولولہ سور  
 در طارم مینا پیچیدہ زمین و زمان و پیر و جوان زبان مبارکبا و کشاند و روزگار چوں گل  
 سلہ درجہ بحکم نظم گری تیغ بارو در کوئے آن ماہ گمرون نہادیم الحکم شد +

بھیل بہار وہاں پر ازخندہ و دل لبالب از شگفتگی و نشاط آئندہ جان طرب دوام و  
بے غمی اید در روئے زمین طرح انداخت۔

تعیین جنود اقبال بسرکردگی گلبنِ یاضِ اجلال سلطان محمد  
بہت اخرج شاہ شجاع از ولایت بنگالہ انتزاع آں

ملک از دستِ آن جناب مسواخ کہ دریں ضمن روئے و ہد

چراغ خان نصرت قرین روئے زمین و صاحبِ کورہ تمکین در کچھوہ ہمین غایت  
زمان و زمین بفتح و ظفر اخصاص یافت و شاہ شجاع از ضرب تیغ آتش بار و لیران  
موکب فیروزی آثار براہ ہزیمت شتافت، ہسی سر و جو بہا عظمت و جلال سلطان محمد  
از پیش گاہ اورنگ جہان بانی بہنگاموشی شاہ شجاع و انتزاع بنگالہ از شاہ شجاع ماورگشتہ  
راحت توجہ بدالصبوب برافراشت، و عمدہ و زر لے مینع الشان منظم خاں باتالیقی شاہ ہزارہ  
و اساتقی عساکر نصرت شعار سپہ سوار برافراشتہ در ملازمتِ آن جناب نہمہنت نمود و افضا  
خاں دیباد خاں و سلام خاں و فتح جنگ خاں و لودھی خاں و داؤد خاں و کنور رام سنگھ و راجہ  
دی سنگھ و راجہ سجان سنگھ و اندرمن ہندیہ و احتشام خاں و سبید فیروز خاں و راؤ  
بہاؤ سنگھ و لدراؤ مستر سال و سید مظفر خاں و لہ سید شجاعت خاں و اخصاص خاں و خوشگی  
ورشید خاں انصاری و دیگر منصبداران کہ جملہ سہ ہزار سوار تیار بودند برکاب ظفر انتہا پشاہ ہزارہ

لہ را، آن ملک از دستِ آن جناب - (ب) آن مالک + لہ (د) ناہار + لہ یعنی سرداری

عالی جناب تعیین شده سلطان والا تبار در رعایت عظمت و اقتدار بجزیمت استیصال  
 عجم عالی مقدار در حرکت آمده - شاه شجاع در بهادر پور مورچال برب آب ترتیب داده  
 باستحکام تمام قیام نمود - سید کاسو این مرتبه از قبل شاه شجاع قلعه اله آباد را مستحصن ساخته  
 در آن جا طرح تحصین انداخته بود - بهادر خاں اورا بعنائیت بادشاهی ستمال گذاشید بعد  
 و پیمان از حصار بیرون آورده قلعه اله آباد را به خان دوران سپرد - و سید کاسو با برنجی از  
 اموال ردیه سلیمان مشکوه که گذاشته و بر انداخته شاه شجاع بود همراه خود گرفته عازم درگاه  
 جهان پناه گشت اشهرزاده سلطان محمد نزدیکی بهادر پور رسید بواسطه طفیان آب با  
 این همه کثرت عساکر از معبر نتوانست عبور نمود - لاجرم شکریه فیروزی اثر بالاسی آب  
 شتا فتنه آب را چون نزدیک اله آباد پایاب گذاشتند از میان کهری کنت گذشت  
 از راه چنار بر سر غنیم رسیدند و فدائی خاں حسب الحکم اشرف از گور کھپور روانه پلنه  
 پیش از رسیدن شاه شجاع بهشت روزه بجوالی پلنه فائز گردید و نورالحسن که از پیشگاه  
 نوازش شاه شجاع بخطاب سیف خانی امتیاز یافته بر بند حکومت پلنه تکیه می  
 نمود به نواز آتش در روزه حقیقت رسیدن فدائی خاں بخدمت شاه شجاع عرض داشت  
 که و - آل جناب از بهادر پور بر خاسته بجای استیصال تشریف به پلنه آورده داخل ناشد  
 در باغ جعفر خاں نزل نمود، در آن جا به تمهید بساط اقامت پرداختن مبارک مصلحت  
 دانسته بلکه مجال نیافته بصوب موگیگر در حرکت آمد - پس از نهضت شاه شجاع  
 بهشت روز بادشاہنزاده والا گهر سلطان محمد با فوج قاہرہ به پلنه رسید و خیام و خرگاه  
 برافراشت - فدائی خاں درین جا شرف ملازمت شاهنزاده والا گهر در یافته بیکسکه منصوبه

پیوست - چون شاه شجاع در مونگیر طرح اقامت انداخته راه عبور عساکر منصور مسدود گردانید  
بود عبور جنود اقبال ازان طریق بواسطه استحکام و انسداد از حیر امکان بیرون بود - لاجرم  
از راه کهرک پور منزل پسیاگم دیدند بالا بالا گذشته در حوالی مونگیر سرکشیدند شاه شجاع از  
قرب وصول افواج بحرامواج نظرفاصل آگاه گشته از مونگیر کوچ کرد و بکوهت رفت  
در انجا استقامت درزید - چون مونگیر بتصرف اولیائے دولت روز افزون در آمد و  
راجہ بہروز زمیندار مونگیر حکم ضرورت از خدمت شاه شجاع انفکاک حسبہ مشرف ملازمت  
شاهزادہ والاتبار حاصل نمود - قدم در راه خیرسگالی و خدمت گاری سپرده جنود نصرت  
موعود را بجانب چهار کھنڈہ رهنمون گردید و خود پیش پیش شتافتہ لشکر را در منازل میراب  
و علف فردے آورد و مردم خود را تعیین کرده از اطراف و جوانب رسید غلہ بار دوسے  
گیہاں پوسے رسانید - چون راه چار کھنڈہ تادوازده منزل درہ ہائے تنگ بار  
وراہ ہائے صبلہ و عسکر العیور وارد ہنگام بر آمدن بران طرف پڑ صعب و ناہموار کہ  
اصلاً بوسے عمرات بمشام وقت متر دین فارتے شدہ لشکر فیروزمی اثر بہ ترتیب  
کہ از پیشگاہ اورنگ سلطنت فرماں شدہ بود جرتار و برنار و قول مقدمہ و ساقہ مرتب  
گشتہ راہ نوروی آغاز کردند، ذوالفقارخان بادوہزار سوار مبارز صفت شکنن ہراول  
مقرر شدہ، و اسلام خاں با پنچہزار سوار در میمنہ قرار گرفت، و فدائی خاں با پنچہزار سوار  
جواں جاں فشاں فرج میسرہ را مرتب داشت، و معظم خاں با کنور رام سنگھ و اخلاص  
خاں خورشکی و راوہاؤ سنگھ دادہ و سید مظفر خاں ہمراہ سلطان در قلب قیام و زبید  
۱۷۱۱ عید عساکر منصور مسدود گردانیدہ بود + ۱۷۱۱ (۱) از "سرکشیدند" تا "آگاہ گشتہ از  
مونگیر + ۱۷۱۱ پیش +

و داد و دخال باد و ہزار سوار فوج طرح چپ را تہ تہ میں داد، ورشید خاں انصاری باد و ہزار  
 سوار پُر جگر طرح راست را بیا راست، بدیں ترتیب و آئیں قطع مسافت نموده بعد از  
 دوازده روز از جنگستان چہار کھنڈہ گزشتہ داخل اولکہ زمینداری خواجہ کمال شدند  
 دریں سرزمین ناگاہ خبر نا ملائم استہار پذیرفتہ بنائے استقلال مردمان را متزلزل ساخت  
 و چنان شل شد کہ بعد از اشتعال نوابز حرب و قتال در خطہ پاک اجمیر و راشکوہ لہ اسے  
 اقتدار و استیلاے برافراشت، و حضرت جہاں پناہی بصوب دکن نہضت فرمودند  
 لاجرم در لشکر ظفر اثر شورشی غریب پدید آمد کہ از اقوال کا ذبہ عوام برالسنہ و افواہ خاں  
 سے گزشت کہ سلطان محمد با معظّم خاں و جمیع منسوبان دولت شاہی از راہ اڑ سیہ بجا  
 دکن خواہد شتافت کنور رام سنگھ و راؤ بہا و سنگھ و امر سنگھ و صدر المروت و چتر پوج  
 چوٹان شیر بیگ و سید شجاعت خاں قریب چہار ہزار سوار بنا بر جہل و نادانی بے آنکہ  
 دریں باب تامل نمایند این خبر را حیف را محل بر حقیقت کردہ با تفاق یکدیگر از لشکر  
 فیروزی اثر برآمدہ عنان مراجعت بجانب اکبر آباد انعطاف دادند و سپاہ فیروزی  
 دستگاہ از اولکہ خواجہ کمال گزشتہ بمخصوص آباد رسیدند و از انجا روئے ہمت بجانب  
 راج محل نہادند۔ و شاہ شجاع از کہ ہے طبل کونج زدہ بجناب استعجال قطع منازل  
 فرمودہ بہ راج محل درآمد و اہل محرم سراسے خود را با تمامی منسوبان اموال و سبائب نواز  
 انداختہ بدو کھچی کاز راج محل شش کروہ فاصلہ دارد شتافت و آن موضع را قائم کردہ  
 طرح اقامت انداخت۔ والہ وردی خاں از زفاقتش پہلو تہی کردہ در راج محل ماند  
 آن جناب ازین معنی سمحت بر آشفتنہ خشتاک برگشت و بہ راج محل درآمد الہ وردی

خال را با سیف اندھاں پیرش گرفتہ سید قلی بموجب اشارات آن جناب ہر دو را بیدار  
تیغ آبدار روانہ ملک مردم ساخت۔ و آن جناب بعد از قتل آن بے گناہان باز بدو کھچی  
شتافہ از آب گنگ کہ در آن محل از اطراف و جوانب بسیار شاخہاے آب کھیدہ  
رودخانہاے خورد و جد اول و انہار ملل داخل شدہ قریب بہ نیم کردہ جریبی پھنڈا  
عبور نمود و اہل حرم و سایر بیوتات و کارخانجات را گدرا نیدہ آن سرزمین را استحکام  
بخشیدہ نوارہ را قائم داشت، و در غایت استقلال طرح اقامت و بساط استقامت انداخت  
دریں اثنا لشکر بادشاہی سجاولی راج محل رسیدہ ماہچہ لولے سلطانی از مطلع قریب  
شریف مطوع پذیرفت، قریب چہار ہزار سوار از ملازمان شاہ شجاع کہ ہنوز از آن محل  
عبور نیافتہ بودند از رسیدن افواج قاہرہ دست و پاگم کردہ ناچار براج محل مراجعت  
نمودند۔ ذوالفقار خاں با پنج ہزار سوار داخل راج محل شدہ آن مردم را استمالت نمودہ  
ہمہ را نزد سلطان محمد فرستاد تا در سلک ملازمان بادشاہی انتظام یافتند، سلطان محمد  
با فوج تسلیم شاہ ایں روئے آب مقابل غنیم شہستہ خیام و نگر گاہ تاگنبد آگہوں  
برافراشت، و معظم خاں با پانزدہ ہزار سوار از سلطان محمد جدا شدہ برستی کہ در آن محل  
آب کم بہاست و ہمگی پنج دریا از آب بزرگ جدا شدہ بدان طرف افتادہ اصل اقامت  
انداخت در راہ عبور بر مخالفان بند کردہ تا نوارہ را بد کہ نتوانند بزد۔ شاہ شجاع تمامی  
نوارہ را بتانڈہ بردہ در انجا بر بند اقامت نشست۔

### منظر

تیغ بدان طرف وزیں سمئے آب      تیغ بموں تانفہ چوں آفتاب

لے (اے گناہاں۔ دی) یے گناہے + مے (ہم) ملازماں +

دزدی و تزی لشکرش      برده ز عالم همه خشک و ترش  
 یانت خبر نماند این سپاه      کز پی شمشیر بریده ست راه  
 از غضب آنگند برابر و گره      دزدی کیس که ده کماں را بزه

معظم خاں چند منزل کشتی بدست آورده فریب سه ہزار کس از آب سوتی گذرانیہ  
 وسید عالم کہ بفرمان شاہ شجاع در مقابل معظم خاں طرح اقامت انداختہ بود بر عہد  
 آن جماعت وقوت یافتہ ناگہاں بر سر شاہ ریخت و بدست یاری تیغ شعلہ بار سفینہ  
 حیات جمع کثیر را غرق کرد اب فنا گردانید۔ و بقیۃ السیف را بسلسلہ قہرمانی اسیر  
 ساختہ نزد شاہ شجاع ارسال داشت و بجانب کہ بہ آمدہ ہماںجا طرح اقامت  
 آنگند و تنی چند کرازاں و رطلہ ہلاک نجابت یافتہ بودند باز بارودے معظم خاں پیوستند  
 و آن تدبیر کہ معظم خاں اندیشیدہ بود بنا بر تقدیر کارے کہ از پیش تر فتنہ متعکس  
 گر وید و داؤد خاں یا پنجہزار سوار از پٹنہ در شید خاں نیز از حضور سلطان بہاں منسلح نامزد  
 گشتہ بداور خاں پیوست و خواجہ شکی باو ہنر سوار جنگ جواز مسکیر شاہ شجاع بر آمد  
 خود را بانوارہ و رعایت چستی و چاکلی بان فرستائیدہ در محازی داؤد گنہ شمشہ آں ارا از  
 عبور مانع گردید۔ چوں دو ماہ بدیں رنگ بسر آمد سلطان محمد کہ سردار شکر بود از روئے  
 جہل و نادانی و غرور جوانی دل از ہر پدر فریدون فر برداشتہ با شاہ شجاع رجوع آورد  
 و ابواب رسل و رسائل مفتوح ساختہ پنهانی عراقین اخلاص آمیز در خدمت عم بزرگوار  
 ارسال داشت۔ و پس از رجوع عہد و پیمان شبے کہ در فائنت ظلمت حاسہ لبر از رویت

۱) معظم خاں (دب) مظفر خاں + ۲) تیغ شعلہ بار سفینہ حیات جمع کثیر را غرق کرد اب فنا گردانید (دب)  
 تیغ سفینہ جمع کثیر را غرق کرد اب فنا گردانید + ۳) (ج) تیغ شعلہ بار سفینہ حیات جمع کثیر را غرق کرد اب فنا گردانید (دب) + ۴) رسائیہ +

حامل بود و از بیوب رواج مصری دریا بتلاطم رسیده هر موجی بسان کوه بروئے  
آبے نمود امصرع

بشے تاریکے صدره موج دریا بے اهل بالک

پاره از جواهر و مرصع آلات و اشرفی برداشته باد و سه خواجه سرانے و خدمت کار محرم  
اسرار سرا پرده را پاره کرد و بدر برآمده در زور قے نشسته پیش شاه شجاع شتافت  
چون غمخسید جهان تاب شاد و این ظلمانی بریده از میان خلوت کده خاوری برآمد شاه  
شجاع باه اندر آنکه چون سردار لشکر راجه آنکه بر او اطاعت پویه زند و سر بچرخبر انقیاد  
آورند چه گزیرد نواره را آراسته نوزک ساخته بدین طرف فرستاده تا جمیع امرے پنا  
از آب گذشته مشرف ملازمت حاصل نمایند. از وقوع این مقدمه حیرت افزا در لشکر  
بادشاهی طرفه شویش پدید آمد و وضع و شریف و صغیر و کبیر انگشت حیرت بدندان تفکر  
گرفته ب فکر هم بادشاهی و چاره کار خویش فرمودند و سپاه از بے سری چون تن  
بے سر بر هم خورده سر در شسته کارا برنگشت. آخر کار جمیع امراس و سرداران فراهم آمد  
نواره شاه شجاع را به توپ و تفنگ تقابل کردند و بستیزه پیش آمدند. لاجرم از نواره  
برگشت. روز سوم معظم خاں از سوتی و ذوالفقار خاں از راج محل آمده انجن مشاورت  
آراستند و جمیع بندانے روشناس بادشاهی در آنجا مجتمع گردیدند. بعد از قیل و قال قرعه  
سروری بناهم معظم خاں زدند و تمنا سروری آن سپاه بناهم آن خاں عالی جاه مقرر داشتند

س (ج) از "شاه شجاع بانند آنکه تا" سر بچرخبر انقیاد آورند چه گزیرد (ب) شاه شجاع بانند آنکه چون

سردار لشکر کوشا بنده و الا تبارست. آمده باشد لشکر راجه آنکه بر او اطاعت پویه زند و بزنجیر عنایت در آورند

چه گزیرد + س (ج) در انجا - (ب) در انجن خاقلی +

انگاہ معظم خاں بد بد بے سروری و کوبہ سپہداری باز سجانب سوتی شتافت و ذوالفقار  
 خاں براج محل مراجعت نمود۔ فدائی خاں و سلام خاں و خانانان و دیگر بخت ہزار  
 سوار در در طہ دو کھچی قیام در زینند۔ و کارشکر ازین نسق و نظام یافتہ وجود سلطان محمد  
 لا از افواج نصرت امتزاج یکے کم گرفتند تا آنکہ موسم بارش در رسید، و ابریکے  
 سیاہ از ہر طرف پدید آمدہ بر روی ہوا سمت تہ کم پذیرفت و از قطرات مطرات ابر  
 سیاہ آب بر روی زمین بیلاں آمدہ دیدار از کثرت آب و ہوا طغیان در  
 افتادہ بہر طرف موج طوفانی صورت ظہور یافتہ از ہبوب نسائم صبا و دبور و شمال و  
 جنوب آب گنگ چہار موج زن گشت معنی کلمات فی بحر یعنی مینشہ موج من قوتہ  
 موج من قوتہ سبحا کلمات بعضہا فوق بعض در صورت وقت حسن بیدائی یافت

### منظر

ابر سراپردہ بیلا کشید	سبزہ صفت خویش بھی کشید
سیل عناں بس کہ بتندی گذشت	باد بزرنجیر گامہش بداشت
تندی سیلاب بیلائے کوه	از شغب آوردہ زمین راستوہ
برق بہر سوئے بتا بے دگر	دشت زہر جوئے پڑ آبے دگر
برق بشمشیر بر آوردہ تاب	گشتہ زرہ پوش سوار این آب
روز زستی بغاں آمدہ	دور خرابی بکراں آمدہ
آب فراخ و ہمہ را راہ تنگ	آمدہ لشکر ہمہ از آب گنگ
لشکر انبوه چو دریا بجوشش	سیل ز غضبیدن آن در خویش
پائے ستوران بزین در شد	گا و زمین را سم شان شد

خیمہ لشکر ہمہ بر روی آب      راست چو دریا کہ بر آرد جباب  
 بود بہر جا کہ نزول سپاہ      تنگی جو بود و فراخی گاہ

معلم خاں بواسطہ کثرت باد و بالبل یا پانزدہ ہزار سوار در موضع معصومہ بازار طریح  
 ثبات و قرار انداختہ لشکر را از تعب تردد و شدت آوینہ و ستیز بیارامیدند فانی  
 خاں و اسلام خاں دو دیگر منصب داراں و امرائے کہ مجموعہ پانزدہ ہزار سوار بودند بصوابت  
 معظم خاں در راج محل اقامت ورزیدند۔ و مقرر شد کہ رسد غلہ از معصومہ بازار بلشکر  
 راج محل مے رسیدہ باشد۔ و حال آنکہ از معصومہ بازار یک دانہ نہ رسیدہ لشکر  
 راج محل از کثرت آب و قلت طعام بستہ درآمدند و غلہ بمرتبہ غلا کرد کہ سیرمی  
 بہ پنجرہ و پیر بہنراں خون جگر میسر مے شد، و گاہ نمے شد۔ و مردم بجائے طعام خون  
 جگر مے خوردند۔

### منظومہ

ز تنگی کہ فقیر و گم غنی بود      بخوان رزق او خوں خورنی بود  
 چنان بے دانگی بر بود آرام      کہ بہر مرغ نعمت خانہ شد دام  
 دہان آسیا از دان بے بہر      چو مورا از خورن ناں صاحب الدہر  
 ز بے نانی دہن بر روی مردم      نمے جنید چہ لبہائے گندم

چوں قحط و تنگی در راج محل بقائیت رسید مردم لشکر بچگر آئیدند زیرا کہ راج  
 محل پشتہ بیش نیست و پیرامونش آب محیط گشتہ آں مقدار غلہ کہ آدم و دو اب این ہمہ  
 لشکر عظیم را کفایت کند صورت امکان نداشت بنا بر اں ایشان را بعد از دو ماہ چون

طاقت طاق شدہمہ برخاستہ نژد و معظّم خاں یہ معصومہ بازار شتافتند و از محنت تنگی  
و صعوبت بے نانی نجات یافتند۔ شاہ شجاع سپاہ خود را توڑک ساخته از حصارات  
بیرون خرابید و بیک ناگاہ داخل راج محل شدہ نمود و قائم دستوار گردانیدہ تاد  
ماہ کہ بس استقلال کو فتنہ پس از انکہ موسم بارش باختر و پایاں رسیدہ طغیان میاہ و شدت  
بحار و روغلت و تنزل نہادہ، انگاہ سپاہ خود را آراستہ و لشکر را توڑک ساخته روئے بلاد  
و تہور بجانب معظّم خاں نہاد و بغایت مردانہ و در رسید۔ معظّم خاں بہ توجہ آن جناب وقوف  
یافتہ با استعداد و محار بہ از معصومہ بازار بیرون شتافت و از انجا مقدار چہار کروزہ مسافت  
کردہ از دریائے کہ در آن سرزمین مے گذر و گذشتہ اقامت و رزیدہ و حیر بر آن رود  
ترتیب گردانیدیکے متصل معسکر خویش و دیگر بقاصدہ نیم کردہ پایاں تر تا عبور لشکر  
فیروزی اثر ازل رود خانہ بسہولت دست دہ۔ شاہ شجاع بعد از دوازہ روز در نیند  
پھلی کہ مہرب نیامشس بود بغیرم رزم سوار شدہ لوئے استقلال مرتفع ساخت و دیرانہ  
بر سر معظّم خاں تاخت۔ معظّم خاں نیز بہ قانون نبرد در میدان صف آراستہ مستعد مقابلہ  
استادہ یک نیم پہر روز بلند شدہ بود کہ ہنگامہ آوین و ستیز گرم شد۔ و با جدت  
دلاوران طرفین آتش جنگ و شرار پیکار زیاد کشیدہ نخت ہستی جمعے کثیر محرق  
گردانید۔ انگاہ شاہ شجاع بمقتضائے الحرب ضدّہ عمل نمودہ با ہستگی عطف  
عناں فرمودہ از مقابلہ لشکر فیروزی اثر منحرّت گشتہ بہ بکس و وقار روان شد و آواز  
درا فاد کہ از جنگ پہلو تہی کردہ براج محل مراجعت نمود۔ لاجرم جمیع سرداران و سپاہ  
کشان جنود اقبال از جرگہ گذشتہ بگاموشی آن جناب روان شدند۔ شاہ شجاع بہ یکبار  
بجانب جبرے کہ بقاصدہ نیم کردہ پایاں آب ترتیب یافتہ بود تند و تیز راند و بر سر یکہ تا

خاں کہ پچھار صد سوار بمحافظت جہرے پرداخت بسانِ برق خورشندہ بیختمہ او را  
 باہمراہانش بضر ب سہام خون آشام و سیدوف صاعقہ بار بر خاک ہلاک انداخت  
 و ازاں جہر عبور کردہ ازاں طرف آب متوجہ افواج قاہرہ شد۔ چون مقدمہ سپاہ  
 بجہر دیگر کہ پیش روئے لشکر نصرت پیکر بود نزدیک رسیدہ ذوالفقار خان حیات  
 رستی و جلالت حیدری بکار بردہ باہمت ہزار سوار دلاور بسانِ برق فاطمہ حست  
 و چالاک خود را بجہر رسانیدہ فی الفور آتش در جہر زدہ شعلہ نار بلند گردانید و جہر سوختن  
 گرفت۔ مخالفان مجال عبور نیافتہ آں روئے آب صف کشیدند اگر ذوالفقار خان  
 این کار دست بستہ را بلہور نہ رسانید شاہ شجاع ازاں پل فرصت عبور سے یافت  
 بے غائلہ ریب چشم زخم عظیم بہ لشکر فیروزی اثر سے رسید و کار بہ قباحت سے  
 انجامید، دریں وقت معظم خاں مجال یافتہ از ہماں را کہ شاہ سچاع مشتافتہ بود از  
 عقب روان شد چون بر سر جہر سے کہ یکہ تاز خاں بقتل رسیدہ بود رسیدہ اسفندیار  
 خاں کہ از جانب غنیم بر سر پل استادہ بود بقدم مانعت پیش آمد و از ضرب تیغ  
 بہادران موکب اقبال روانہ کشور عدم گردید۔ شاہ شجاع از قتل اسفندیار خاں و عبور  
 جنود فیروزی نشان آگہی یافتہ بنائے استقلالش متزلزل گشت دیگر مجال استقامت  
 نیافتہ بہ سلطان محمد و جان بیگ و تمام سپاہ خود بجانب قریہ کہ پاتوج نمود۔ قریب  
 پچھار صد سوار در قریہ مذکور داخل شدہ خود را قائم ساخت۔ و مبارزان کتبہ نصرت  
 نصیبہ متوجہ آں موضع شدہ نگیں دار آں موضع را ہمایاں گرفتند۔ چون شاہ انجم از  
 تسخیر روئے زمیں ملول شدہ بھصار مغرب مشتافت سپاہ سیاہ پوش شب جلوہ گر  
 شدہ سردقات ظلمانی گرد آفاق برافراشت۔ معظم خاں صید بدام افتادہ را کہ وہ

بجیمہ خود مراجعت نمود و گفت کہ بہ ہنگام شام و وقت شب باغیم اگر ہمہ زیوں شدہ  
 باشد مدآویختن مبارزان کار دیده جائز نہ شدند۔ انہوں از دست ماجان بر نتواند شد  
 چون طلوع صبح از بیدائے مشرق سمتِ ظہور پذیرد و جو گمانداختہ دستگیری کخم و شاہ  
 شجاع شب دران موضع ثبات قدم ورزیدہ روز دوم مقام کرد و سپاہ متفرق شدہ  
 او از اطراف و جوانب فراہم آمدہ ہمے پدید آمدہ روز سیوم از موضع کہ پا بر آمدہ با تکیں و  
 تانی بجانب سوتی در حرکت آمدہ افواج ظفر شمار از دنیال کے ظہور نیز کنان روانہ شدند  
 پس از بیت و نہ روز بر سر دو کچی رسید۔ و سپاہ موکب اقبال دریں مدت بتعاقب  
 آن جناب سرگردان شتافت۔ بیک ناگاہ عطف غنا فرمودہ آتش قتال بر  
 افروخت و مبارزان لشکر اقبال کرا دنیال بے توزکانے آمدند حیرت زدہ ناچار متوجہ  
 پیکار شدند و در وقت عصر ناکرہ محار بہ گرفتہ شغلہ بالا کشید۔ و از دلیران محفل ظفر  
 محل ہنگی چار ہزار بر سر کار رسیدہ دیگران ہم عقب ماندہ بودند و ذوالفقار خاں با  
 سی ہمد سوار کہ دلائ ہنگام ہمراہ داشت در برابر شاہ شجاع افتادہ قدم ہمت در میدان  
 جلاوت بیفشرد۔ فدائی خاں کہ ہنگی دولیت سوار بودند از حمیت و بسالت ہمد  
 ذوالفقار خاں رسید۔ ہر دو خان شہامت نشان ہنگامہ کشش و کوشش را گرم داشتند  
 ترو دات نمایاں و تلا شہائے شایاں ظہور رسانیدند۔ و اسلام خاں و دیگر بہا دلائ را  
 ہنگام صفت آرائی بلندیے پیش روئے آمدہ و قایہ امن گردید۔ معظم خاں کہ صاحب  
 فرج قلب بود از پس ذوالفقار خاں بجانب سلام خاں مائل گشتہ دران طرف قیام

۱۰ (ب) جلوریز کنان۔ (د) زینکنان + ۱۰ (ج) محفل ظفر منزل۔ (ب) محفل ظفر محفل + ۱۰ (د)

سی ہمد سوار۔ (ب) سی ہمد ہزار سوار +

ورزیدند و شدت جنگ و صعوبت کار بر فزود الفکار خان و فدائی حال افتاده تا نصف شب از طرفین با اشتعال سهام خون آشام و توپ و تفنگ شعله بار پر داختمه از صد آه ضرب زن لبان رعد غلغله درگنبد و وارانداخته شاه شجاع سه کثرت حمله با تپ پهلوی کرده از بالائے پشته بشیب دویدند اما میا زران جان باز بشیبه تیر عالم گیر و ضرب توپ جهان کشا مجال نداده باز گمروانیدند تا آنکه شب از نصف سخا و زنگنید و وجبه از غنک و کیسه از باروت تهی گشت و دلیران هر دو طرف از بس تلاش و تزد و بستوه آمدند - لاجرم دست از آمیز و ستیز باز کشیده در همان عرصه نام و تنگ نیام برافراشته و یا بدامن آرام کشیده طلایه هر دو سپاه از مسکله بیرون آمدند - لبان ماه تا صبحگاه چشم در راه حزم و میثاق باز داشتند -

## بیت

طلایه بر آمدند هر دو سپاه شده پاس دارنده تا صبحگاه

چون از طنطنه طلوع خاقان و ارالمک انجم سپاه ظلمت راه او بهرام میبود و مساحت جهان نورانی گشت، جنود اقبال از عقب فوج فوج و توپ توپ رسیدن گرفت - شاه شجاع اقامت در آنجا مناسب ندیده بتانده شتافت، و عساکر منصوره از آن مجال مراجعت نموده براج محل آمدند - اسلام خان و دیگر بندهاے با پنجهزار سوار در دو کچی لوائے اقامت برافراشتند و داؤد خان که در کرسی نشسته بود بواسطه امتناع خواجہ مشکلی نمی توانست عبور نمود - و ریس وقت را میت استیلا مرفیع ساخته مشکلی را از پیش برداشت - مشکلی طریق مراجعت را پذیرا گشته بشاه شجاع پیوست، و مخلص خان و عبدالصمد خان بعد از محاربه بر موضع کرپا یا دو هزار سوار

آمده بسا که فیروزی مآثر پیوستند. و دلیر خاں نیز پیش از مصاف و کھچی باد و  
 هزار سوار از تا بینان نمود آمده در کوسی باد اود خاں ورشید خاں ملتجی گردیده. چون  
 داد و خاں نوار مختصر از پلنه همراه خود آورده سپاه فیروزی دستگاه بر آن نواره از آب  
 عبور نموده هفت کمره بی بالا بر ساحل رودخانه مسکه گردانیدند. درین اثنا سلطان  
 محمد از بدعا شی خود از شاه شجاع متوجه گشته. بنحوی که ازین جا رفته بود به سان هدایت  
 ازان جا باز آمد. چهل پیش از توجیه خود درین باب با سلام خاں ایمائی که ده هتد خاں  
 عهد و پیمان بادشاهی فرموده شب به تیاق خاں مذکور رسید نزول فرموده از درگاه  
 آسمان جابه فرما صادر شد که سلطان محمد را روانه حصن و اشرف نماید بعد از آن منظم خاں  
 و ذوالفقار خاں در اثنائ راه بر بستر سجوری پهلونهاد بنا بر هشتاد مرض در آل آباد  
 توقف نمودند. فدائی خاں را بر اقامت و حراست آن جناب تعیین کرده روانه درگاه  
 و الا ساخت. فدائی خاں با تا بینان خود به لوازم حزم و شرائط تیغچه پرداخته سلطان  
 محمد را در پاکی نشانده روان شد. چون بکنلا پانی رسید مرحمت خاں کماز درگاه خلعت  
 پناه بهمت آوردن سلطان محمد تعیین شده بود رسید. فدائی خاں حسب الحکم جهان  
 مطیع سلطان محمد را بر مرحمت خاں سپرده خود را در گور کھچور که در جاگیرش تنخواه بود  
 شتافت. در مرحمت خاں سلطان محمد را در دار الخلافت شاه جهان آباد بدرگاه عالم  
 پناه حاضر آورد. حسب الحکم اقدس آن سلطان خسرو دشمن با بند و زندان دم ساز  
 گشته پس از چند ماه در قلعه گوالیار محبوس گردید و منظم خاں پس از فرستادن سلطان

سده (۱) "از" آمده بعسا که "تا" باد و هزار سوار + سده (۱) جاہ + سده (۱) اکی + سده

(۱) بود + صه (ب) یساق خاں +

محمد بدو ماه پایانی پیدا کرده از رودخانه مالوه عبور پیدا نمود۔ اما قریب سه ہزار کس در آن  
 آب غرق گردیدند۔ شاہ شجاع بر عبور عساکر منصور آگاہی یافتہ بنائے  
 استقلالش فروشت و با چهل و پنجاہ کس در سفینہ نشستہ در غایت ملکیگی جدیدہ ڈھاکہ  
 شتافت و سایر اموال و اسباب آل جناب در آن منزل ماند۔ معظم خان ہمہ را فراہم  
 آوردہ مصحوب اخلاص خان خوشیگی بدرگاہ قلاق پناہ ارسال داشت۔ و اسلام خاں  
 بسبب بد معاشی معظم خان بستوہ آمد۔ پیش از عبور رودخانہ مالوہ بر خاستہ خانم  
 در گاہ ثریا جاہ گردید و مخلص خان باستصواب معظم خان تا بینان خود را در راج محل  
 طرح اقامت انداخت۔ معظم خان با جمیع لشکر ظفر اثر لولے اقدار مصحوب ڈھاکہ  
 مرتفع ساخت، و شاہ شجاع از قریب و صول جنود نصرت موعود از سلطنت فرماں  
 روائی آن ولایت دل برداشتہ با سران ولایت مکہ شتافت۔ و با ہماں چہل مرد  
 کہ قدم ہمت در راہ حقیقت و وفا کہ پیرایہ زین مردان ست سپردہ بودند، بر نواریہ  
 نشستہ با تاجی اہل بیت خود بار جنگ شتافت و جمیع ملازمانش با جان بیگ کہ  
 از عہدہ ہائے دولتش بود در ڈھاکہ ماندند و اسباب سلطنت و آیات دولت و کل  
 کار خانات و بیوتات آل جناب کہ بواسطہ عدم فرصت دنا مساعدگی وقت گذشتہ  
 رفتہ بود معظم خان در سرکار جہاں مدار ضبط نمودہ بدرگاہ والا ارسال نمود و بمیان رعایت  
 مالک منان مالک محروسہ بند و مستان بے مسامتہ غیرے در تصرف اولیائے  
 دولت ابد بنیان قرار گرفتہ از فیضان ابر معدلت خاقان گردوں توں رشک فرمائے  
 جہاں گردید۔ سلیمان شکوہ از خوف و ہراس افواج گیتی ستان یہ پناہ سر می نگذرا مید

کوہستان رامادائے خود ساخته بود لہجی راجہ سے سنگھ زمیندار کوہستان کو  
 بزنجیر اطاعت شہر یار کشور کشفیروں فر د آورده او را مصوب پسر خود بدرگاہ آسمان  
 جاہ فرستادہ حکم ہمایوں در قلعہ گوالیار محبوس گشتہ و پسر راجہ پر تھی سنگھ مرزبان  
 در جلد و سے این خدمت و جزائے اطاعت بمنصب ہزاری پانصد سوار میر فرستادہ شدہ  
 در ملک ملازمان درگاہ عالم پناہ انتظام یافت ۔

## تسخیر ولایت آسام بہ جلالت و تدابیر بہ رکن سلطنت

### و جہان داری معظّم خان و کیفیت بے رخ از سوانح دیگر

چون معظّم خان از آنجا کہ از پیش قدمان مہرہ قرن سپہداری و قدرہ دقیقہ سخنان  
 عالم سروری بود از قوانین ملک ستانی و ملک داری کما سنہی آگاہ چون تمامی ملک  
 بنگالہ را از تصرف شاہ شجاع بر آورده تحت ضرب پا خود در آورده دران دیار را رایت استقلال  
 واقف از برافراشت؛ بقضائے رسالت اہمیت بہ تسخیر ولایت مملکت آسام برگماشت  
 و آن مملکت وسیع در شمالی ملک بنگالہ واقع شدہ و مدت از تصرف ملک بنگالہ  
 موصول بود۔ دریں مدت ہیچ یکے از حکام بنگالہ سابقہ و حال ر نفقش تسخیر آن ولایت  
 بر صفحہ ضمیر و لوح خاطر حسن ارتسام و سمیت تصویر نیافتہ۔ دریں دلائل خان شہادت  
 نشان باعانت و اقبال جہاں کشائے بادشاہی و امداد سمیت بلند بانک سعی و تلاش

شہ (ج) راجہ پر تھی سنگھ مرزبان کوہستان + (ب) راجہ پر تھی سنگھ چند مرز کوہستان

کمند تدبیر بر شرفه تسخیر آل کشور بلند انداختہ بے مجاہد آمد۔ و مرزبان آن دیار یا  
وجود کثرت جمعیت سچاہ و سامان ملک داری تاب مقاومت بلکہ اقامت نیارود  
آوارہ کوستان گردیدند، و در تنگنا سائے جبال ماوائے گرفتند۔ و از مرناسازی  
آب و ہوائے آن کوہ امراض شدیدہ و بیماری ہائے متضادہ بران وحشیانہ  
پیما طاری گشتہ بسیارے از رزقا و اعونہ آن را و آخرت پیوند و جنود اقبال نیز  
صد آسام بہ ہمیں بلیہ مبتلا گشت۔ جسے کثیر بر فراش بیماری غلطیدند۔ با وجود این معظم  
خال قدم ہمت فشرودہ مدت یک سال ددان ولایت کو س استقلال سے نواخت  
تا آتکہ خود نیز بہ بستر ناتوانی تکیہ نمود و بمرض الموت مبتلا گردید۔ و از آثار و علامات  
سفر ناگزیر متفطن شدہ بحکم ضرورت بہ تمہید باطمصالح ہمت گماشت و حاکم  
آن ولایت را کہ سرگردان و دشت اوبار بود ممنون احسان ساختہ پینکشی لائق بر و مقرر  
کردہ دست ازاں ملک بازداشت، و ہچنان بیمار و مریض بہ بنگالہ آمدہ در اندک مدت  
نفس واپس شدہ ازیں نشاربے ثبات رخت بعالم باقی برد بیمار پنج روز چارشنبہ  
دوم رمضان ۱۰۳۸ھ فرانش قضا بساط حیات آن اعظم پیم و سپہ سالار معظم بدست  
اجل نور دیدہ برویش جلیاب خاک و نقاب تراب انداخت و در سوم شوال سنہ  
ہزار و ہفتاد و دو مرض جسمی بر ذات حال اقدس حضرت جہانبانی طاری گشتہ بر  
بستر بخوری تکیہ فرمودہ و مدت بیماری امتداد یافت۔ خیر خواہاں و ہوہویاں صمیمی را  
بر و طربلا مبتلا ساخت، اما بمیامن نیت درست و تدبیر صائب آن حضرت در مالک

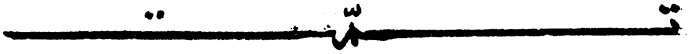
لسہ (۱) طاری ۱۰۳۸ھ (۱) مبتلا ۱۰۳۸ھ (۲) و حاکم آن ولایت را کہ سرگردان و دشت اوبار بود۔ (ب)

و حاکم آن ولایت کہ سرکردہ آن کوہ و دشت بود + ۱۰۳۸ھ (۱) ۱۰۳۸ھ +

وسیعہ ہندوستان و قلمرو بیکراں فرمانروائی جہاں فتنہ چشمِ تنواست کشادہ امور سلطنت  
 و ہمام دولت بقانونِ مراد حسنِ نمشیت یافتہ اصلاً از ہنجِ اعتدالِ خارج نیفتاد۔ تا  
 آنکہ غرۂ صفر سنہ ہزار و ہفتاد و سہ از حکمتِ خائے غنایتِ ازلی شربتِ گوارا سائے  
 شفا سائے کاملِ بکامِ حالِ آن خسروِ عادل و شہر یارِ باذلِ رسیدہ نویدِ امن و امانِ مسامح  
 جہانیاں چھپیدہ گلبانگِ ہیبت و سرورِ بہ زمین و زماں در گرفت، و غلغلہ کو کوی  
 نشاطِ ساکنانِ بساطِ سپہرِ اسر خوشِ پیمانہٴ تہنیتِ گردانید و امور ملک و ملت  
 رواجے تازہ و رونقِ بے اندازہ یافت،

در شہرِ رجبِ سنہ ہزار و ہفتاد و شش ہنگامِ حضرتِ خاقانی صاحبِ قرآن  
 ثانی در دولتِ خائے اکبر آباد بعلتِ جس بول در مضیقِ آزار و رنجِ افتاد۔ روزے  
 چند پہلوی مبارک بر سبتِ ضعف و ناتوانی نہادہ شبِ دوشنبہ و میت و شہتم  
 شہر مذکور پس از قضا سہ گھڑی نجومی ندائے ارحمی الی ربک بمع رضائے شنید  
 در غایتِ شعور و ہوشیاری بسانِ بیدار و لانِ معنی آگاہ با مضائے امر و صیت پر دوختہ  
 و بر نورِ شمعِ ایمان و بدرقہٴ اسمِ اندس آفرینندہ جان و جہاں طریقِ منزلِ عقبی سٹے  
 فرمودہ بفردوسِ بریں تخرامیدند، چون بنا بر اقصائے روز گار و رالِ جس اند  
 شاہزادہ ہائے والا تبار امرائے فرسیعِ القدر حاضر نمود لاجرم تھے معدودہ از خراج  
 سرا و غیرہ نعلش محفوفِ رحمتِ پروردگار آن شہر یارِ سپہرِ اقتدارِ جلاوتِ قانون  
 بادشاہانِ نامدار و آدابِ آباے واجداد بزرگوارش قریبِ صبحِ نخستیں بر کشتی  
 نہادہ از راہِ دریا و گیند کہ معمارِ ہمتِ خودش بہیں مصلحت بنا فرمودہ بود بروند۔ و

تقاضاست با شرافت و اعیان شهر و علما و فضلا و صلحاء و وقت حاضر آمدند و بران حضرت  
 نماز جنازه خواندند - و مطابق سنین سینه حضرت سید المرسلین صلوة الله علیه جسد  
 لطیف و جسد شریفش در مرقد منور و مضع مظهر نهایه بمغفرت سبحانی و رحمت رحمانی  
 مغروق غرق رحمت گردید - ان شاء الله و انما الیه راجعون -



تمام شد اقبال نامه حضرت شهنشاه طه آرا مرگاه مغفرت نشان اوزنگ زریب عالمگیر  
 اسکنه الله تعالی و المنان علی درجات الجنان - بدستخط اضعف العباد فقیر کرم الهی بتایخ بست  
 چهارم محرم الحرام بروز یکشنبه بوقت ظهر صورت تحریر یافت ۲۶ ساله  
 یلوح الخط فی القریطاس و هرا دکاتبه امیرمسم فی التراب  
 بتاریخ ۳ رگت ۱۹۳۵ء تصحیحش قراغ یافتم -

# فہرست اسماء

## الف

ابراہیم خاں دکنی بون خان ۶۵  
 اجیر ۸۶، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۹۵  
 اعتقاد خاں ۹۲  
 احمد آباد ۸۲، ۸۵  
 اخصا خاں ۹۲، ۹۲  
 اربیبہ ۱۲، ۹۵  
 اسام ۱۰۴، ۱۰۸  
 اسفندیاری بیگ ۷۷  
 اسفندیار خاں ۱۰۲

اسلام خاں (خدمت یار خاں) ۲۸، ۲۶، ۲۹  
 ۱۴۹، ۱۵۶، ۱۶۶، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰  
 آصف خاں (کھن بیا خاں) ۲۹  
 اعتقاد خاں ۹۲  
 اکبر آباد ۱۲، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 الہ آباد - ۷۵، ۸۴، ۹۳، ۱۰۵  
 الوردی خاں ۷۵، ۷۵  
 امر سنگھ ۹۵  
 انڈین ۹۲  
 اویسین ۲۱، ۲۶، ۲۸، ۳۱، ۳۰  
 اورنگ آباد ۱۵، ۱۶، ۱۸، ۳۳  
 اورنگ زیب ۱۰۱  
 اودھ ۷۵

## ب

بارج بہادر راجہ کلاں ۷۲  
 تاریخ آگر آباد ۷۲  
 بلخ الیسیہ ۸۸  
 بلخ جعفر خاں ۹۳  
 تاریخ دہرہ ۵۰، ۶۱  
 بلخ سرہندی ۷۱، ۷۳  
 بلخ فیض خاں ۷۵  
 بیلار ۲۱  
 برٹن پور ۲۶  
 بخت ۱۰

## بج

بلوچ پور ۳۲  
 بندھیلی ۱۰۱  
 بھاگ نگر ۱۲  
 بنگالہ ۱۱-۱۲، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 بہار خاں ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 بیجا پور ۳۸، ۳۷  
 سید ۱۴، ۳۷  
 بیگ صاحب ۳۲، ۳۰، ۲۶

## پ

پٹنہ ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 پنجھی سنگھ ۷۲  
 پردل خاں ۸۶  
 پنجاب ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 پھدوار خاں ۳۳، ۳۴

## ت

تربت خاں حاکم اجیر ۸۶  
 توران ۳۹  
 ٹھٹھہ ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵  
 تیان خاں ۱۵

## ج

جان بیگ ۱۰۲، ۱۰۱  
 جاتری (موضع) ۷۲  
 جسونت سنگھ (راجہ) ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 جعفر خاں ۲۹  
 جلال گڑھ ۸۲  
 جس سنگھ د (راجہ) ۸۲، ۸۹، ۱۰۴

## ح

حیدر آباد ۱۲  
 حسین بیگ خاں ۸۶  
 خان دوران ۷۷، ۹۳  
 خان خانان ۲۵، ۳۰، ۳۹  
 خان عالم ۲۵

## خ

## خف

خضر آباد ۷۱  
 خلیل السد خاں ۲۳، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 خواجه کمال ۹۵

## د

دارم سکھ (شہزادہ بلیز نقیال) ۵-۹۵  
 داؤد خاں ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 دریائے گنگ (آب گنگ) ۷۵، ۹۶  
 دکن (دکھن) ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 دیکنی ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲

## دلا

دلاور خاں ۷۷  
 دلیر خاں ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 دھولپنور ۲۰، ۲۱  
 دھاکہ ۱۰۵، ۱۰۶  
 دی سنگھ (راجہ) ۹۲  
 دیپال ۲۶  
 ذوالفقار خاں ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

## راج

راج محل ۹۵-۱۰۰، ۱۰۱  
 راج سنگھ (راجہ) ۳۳، ۳۴  
 راج سنگھ (کنف) ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲

## راو

راو سترال ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 راج سنگھ ۲۸  
 راج سنگھ ۳۱  
 راج سنگھ خاں ۲۵  
 راج سنگھ خاں انصاری ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰  
 راج سنگھ (راجہ)

## روپ

روپ بلج سنگھ ۲۲، ۹۵  
 روپ چند (راجہ) ۸۷

## سج

سچار ۹۳  
 سچر بھوج چہاں ۹۵  
 سچیل (آب) ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰





آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

---

سیدنی پند

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اگر کوئی عیب سے بے خبر ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۲۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۳۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۴۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۵۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۶۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۷۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۸۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۹۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۱۰۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔

۱۱۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۱۲۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۱۳۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۱۴۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۱۵۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۱۶۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۱۷۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۱۸۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۱۹۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔  
 ۲۰۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے پوچھ لے۔



